خصوصی اشاعت

INTERNATIONAL URDU MONTHLY
KHILAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan

کلمۂ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ نہ ڈالو"

ماہنامہ

سپاہ صحابہؓ کا ترجمان

خلافت راشدہ

جولائی 2000 فیصل آباد (پاکستان)

بیاد : مجدد العصر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

بانی : شہید ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

سپاہِ صحابہ سٹوڈنٹس

شہادتوں اور سعادتوں کا

دس سالہ سفر

کارکردگی اور کارنامے

عشرہ رفتہ کی مسلسل جدوجہد

تعلیمی اداروں میں بے مثال محنت

مستقبل کے چیلنجز

ماہنامہ

غلبہ اسلام کی جدوجہد، خلافت راشدہ کا نفاذ، ناموس صحابہ کے تحفظ کا علمبردار

خلافت راشدہ

بانی:- شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقیؒ

بیاد
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

جلد نمبر 11 | شمارہ نمبر 7

زیر سرپرستی: علامہ علی شیر حیدری ◇ مولانا محمد اعظم طارق

آئینہ مضامین

صفحہ نمبر		نمبر شمار
4	اداریہ	1
5	قائدین سپاہ صحابہ کے پیغامات	2
9	شہادتوں اور سعادتوں کا دس سالہ سفر	3
11	سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس قیام کے حالات واسباب	4
13	سرفروشوں کا لشکر	5
15	سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اور اس کا کام	6
18	سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کارکردگی کے آئینہ میں	7
20	سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے چند نمایاں کارنامے	8
22	پندرہ روزہ الایثار	9
24	سالانہ تربیتی اجتماعات	10
25	یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے	11
28	قائد طلباء سے انٹرویو	12
31	انقلابی تحریکوں میں نوجوانوں کا کردار	13
33	مثالی کارکن	14

چیف ایڈیٹر:- انجینئر طاہر محمود
ایڈیٹر:- ابو اسامہ صدیقی
سرکولیشن منیجر:- حافظ عبد الغفار

مجلس مشاورت

مولانا ضیاء القاسمی، شیخ حاکم علی، ڈاکٹر ... ، مولانا عبد الغنی، مولانا حبیب الرحمان انقلابی، مولانا علی اکبر میتگل، مولانا فیاض الرحمان حیدری، مولانا محمد احمد سیالوی، مولانا نیاز محمد ناطق بالحق، مفتی عبد الخالق، ارشد محمود (امریکہ)، مولانا محمد صدیق ہزاروی (دوبئی)، مولانا عبد الحفیظ مکی (سعودی عرب)، حافظ عبد الحمید (برطانیہ)، قاری امان اللہ (سعودی عرب)، عبد الرحمان (نیویارک)، قاری عطاء الرحمان فاروقی (سمندری)، مولانا حبیب الرحمان (بنگلہ دیش)، مولانا مسعود الرحمان (چارسدہ)، قاضی حامد الہاشمی (حویلیاں)، مولانا عبد الغفور ندیم (کراچی)، مولانا عبد اللطیف نعمانی (کینیڈا)، مولانا محمد احمد مدنی (کراچی)، مولانا یحیی عباسی

مجلس ادارت

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی، مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی، مولانا حفیظ الرحمان طاہر ایبٹ آباد، مولانا محمود الرشید حدوٹی، حبیب اللہ مجاہد، قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

قانونی مشیران

محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ

بدل اشتراک سالانہ

متحدہ عرب امارات 100 درہم امریکہ 50 ڈالر
سعودی عرب 150 ریال برطانیہ 25 پونڈ بھارت بنگلہ دیش 200 روپے

ترسیل زر وخط وکتابت کے لئے:- دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد فون نمبر 640024

قیمت -/15 روپے | سالانہ -/150 روپے

اکاؤنٹ: حافظ عبد الغفار انور 3-776 الائیڈ بنک ریجنسی پلازہ فیصل آباد

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا

افضلُ الجِهادِ کلِمۃُ الحقِ عِندَ سُلطانٍ جائِرٍ

کلمۃ الحق

یکساں اور غیر طبقاتی نظام تعلیم

وقت کی اہم ضرورت

تعلیم قوم کے ہر فرد کی ضرورت ہے، جب تک تعلیم عام اور معیاری نہیں ہوگی اس وقت تک ترقی کا خواب تعبیر کو نہیں پہنچ سکے گا۔ جدید ٹیکنالوجی کے دور میں تعلیم جس قدر عام ہونی چاہئے اسی قدر اسے بامقصد بھی ہونا چاہئے۔ تعلیم ہی سے قوم کی نسل نو کی تعمیر ہوتی ہے اور نسل نو ہر قوم کا بنیادی اثاثہ ہوا کرتی ہے' یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ۵۳ سال گزرنے کے باوجود ہم اپنی نسلوں کو بامقصد نظام نہیں دے سکے' لارڈ میکالے کا وہی فرسودہ نظام تعلیم آج بھی رائج ہے جو پاکستان بننے سے قبل تھا۔ یہ ایک ایسا نظام تعلیم ہے جو غلامانہ ذہنیت کے حامل ایسے لوگ تیار کرتا ہے جو کلرک یا ڈاکیا بننے کی صلاحیت تو رکھتے ہوں' لیکن قوم کی راہنمائی کا تصور ہی ان سے محال ہو جبکہ قوم کو اس وقت جدید ٹیکنالوجی' جدید معاشیات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں جدید معلومات سے آراستہ ماہرین کی ضرورت ہے جو اپنے اپنے میدان میں بھرپور صلاحیت کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ملک' قوم اور مذہب کی محبت سے بھی سرشار ہوں۔ اور یہ اوصاف ان میں اس قدر نمایاں ہوں کہ اسلام دشمن طاقتوں کی غلامی کے طوق سے قوم کی گردنیں آزاد کرا کر اپنے ملک و قوم کی آزادانہ خدمت کر سکیں۔

ہمارا موجودہ ملکی نظام تعلیم اس قدر فرسودہ ہے کہ اس کے پروردہ اور فیض یافتہ سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے ایران کے بدنام زمانہ متنازعہ لیڈر مسٹر خمینی کو پیغمبر تک کہہ ڈالا اور اب معافیاں مانگتے پھر رہے ہیں۔ یہ نظام تعلیم کی فرسودگی ہی تو ہے کہ ملک کا سابق چیف جسٹس یا تو پیغمبر کے مقام کو نہیں سمجھ پایا۔ یا پھر وہ دیدہ و دانستہ ملک کے امن سے کھیلنا چاہتا ہے نیز یہ نظام تعلیم طبقاتی تقسیم سے بھی بھرپور ہے' جس کی وجہ سے آج قوم جہالت' مہنگائی' بے روزگاری' بدامنی اور بے چینی کا شکار ہے اس کے برعکس اگر ہم نظام خلافت راشدہ کے دور کا جائزہ لیں تو ہمیں مسلمان دنیا بھر پر چھائے نظر آتے ہیں' میدان سیاست ہو یا میدان جنگ' طب کا میدان ہو یا سائنس کا' ہر میدان میں مسلمان سب سے آگے تھے اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ اس وقت تعلیم تمام طبقات کے لئے یکساں اور بامقصد تھی۔ اس کے فیض یافتہ آج بھی دین اور دنیا دونوں کے اعتبار سے قابل رشک اور باعث فخر سمجھے جاتے ہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ ایک شخص سائنس دان ہوتا تو ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کا ماہر بھی ہوتا تھا' ایک شخص اگر علم طب کا ماہر تھا تو ساتھ ساتھ فقہ اور دیگر علوم دینیہ میں بھی اس کی مہارت مسلم ہوتی تھی' یہ اسلامی نظام تعلیم کا کرشمہ تھا اور یہی زمانے میں مسلمانوں کی ترقی کا راز بھی۔ آج اگر ہم مغرب کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں' غلبہ اسلام اگر ہمارا مقصود ہے اور ملک کو ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں یکساں اور اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ نظام تعلیم نافذ کرنا ہوگا۔

نیز ان سطور کے ذریعے ہم موجودہ حکومت کی طرف سے بجٹ میں نظام تعلیم کو نظرانداز کرنے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور ہمارا مطالبہ ہے کہ تعلیم کو بنیادی حیثیت دیکر اس کے لئے قومی آمدنی کا کم از کم 5 فیصد مختص کیا جائے تاکہ خواندگی کی شرح بڑھ سکے۔

پیغام۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اپنی تنظیمی، تبلیغی، فکری اور نظریاتی جدوجہد پر مشتمل "خلافت راشدہ" کا ایک خوبصورت نمبر شائع کر رہی ہے۔ سٹوڈنٹس ہر دور میں اور ہر تحریک میں ہراول دستہ کا کردار ادا کرتے آئے ہیں۔ یہ ان نوجوانوں کا گروہ ہوتا ہے جن کی عقل جوش و جذبات کے تابع ہوتی ہے جس کی بناپر وہ ہر جماعت اور تحریک میں ایک نئی روح پھونکنے کا سبب بنتے ہیں۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی اب تک کی رپورٹ نہ صرف تسلی بخش ہے بلکہ قابل تحسین بھی ہے اس پر حافظ اقرار صاحب سمیت میں تمام سٹوڈنٹس کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں حقیقی طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ طلباء ہی ہمارا سرمایہ اور اثاثہ ہیں یہی وہ قوت ہیں جن میں اگر نظم و ضبط کا فقدان نہ ہو تو ہر طوفان کا رخ موڑنے اور ہر فرعون کو قدموں پہ جھکانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ سمجھ لیں کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس سپاہ صحابہ کا بیس کیمپ ہے جس سے تیار ہونے والے طلباء بعد میں جماعت کی باگ ڈور کو احسن طریقے سے سنبھالتے ہیں۔ قائد طلباء کو نصیحت کرتا ہوں کہ طلباء کی فکری اور نظریاتی تربیت پر مزید توجہ دیں۔ اللہ آپ کو دفاع صحابہ کے مشن کی تکمیل کا ذریعہ بنائے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ والسلام

محمد ضیاء القاسمی

پیغام قائد سپاہ صحابہ ضیغم اسلام علامہ علی شیر حیدری دامت فیوضہم

مجھے یہ جان کر بے کراں مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ ماہنامہ خلافت راشدہ نے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی بے مثال جرات و ہمت اور دس سالہ جہد و کاوش کے موضوع پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے میں اس پر ماہنامہ خلافت راشدہ کی انتظامیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے نوجوان جانبازوں نے ناموس صحابہ کے تحفظ کے سلسلہ میں سپاہ صحابہ کے شانہ بشانہ گزشتہ دس سالوں میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ وہ ہمارے لئے باعث افتخار اور آنے والی نسلوں کے لئے باعث تقلید ہیں۔ ان نوجوانوں نے اس وقت ناموس صحابہ کا پرچم تھاما جب کفریہ طاقتوں کی یلغار سے ملک کے درو دیوار کانپ رہے تھے اور ملک عزیز کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ایرانی انقلاب کے اثرات امڈتے ہوئے ایک سیلاب کی مانند اسلامیان وطن کی متاع ایمان کو غرقاب کر رہے تھے یہ وہ وقت تھا "جب اصحاب جبہ و دستار" سے لیکر برسراقتدار طبقات تک کے قلوب و اذہان میں خمینی ازم کے جراثیم سرایت کر چکے تھے اور پاکستانی قوم "من حیث القوم" و رہبر و رہزن کا امتیاز بھول چکی تھی یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ اگر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی صدائے حق فضاؤں میں نہ گونجتی اور ان سر بکف نوجوانوں کا قافلہ اس پر لبیک نہ کہتا تو آج ہمارا وطن سیاہ افکار و عزائم کے حامل روسیاہوں کی مکمل گرفت میں ہوتا۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی جہد عمل سپاہ صحابہ کی تاریخ کا زریں ورق ہے تعلیمی اداروں میں نظام خلافت راشدہ اور تحفظ ناموس اصحاب پیغمبر کا نعرۂ رستاخیز سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کا کارنامہ ہے۔ سٹوڈنٹس نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا جادہ قرآن و سنت پر گامزن ہو جانا اسلامی انقلاب کی نوید ہے۔ حافظ اقرار عباسی اور ان کے تمام رفقاء ہماری دعاؤں کا محور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

علی شیر حیدری۔ لندن)

پیغام۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق دامت برکاتہم العالیہ

کسی بھی قوم کی قسمت کا ستارہ اس وقت جگمگاتا ہے جب اس کی نسل نو علم و آگہی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ کردار اور اوصاف کے زیور سے مرصع ہو کر میدان عمل میں اترنے کی اہل بن جائے' ورنہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے جب عظیم قوموں اور اعلیٰ روایات کی حامل ملتوں نے اپنی نسل نو کی باگ ڈور اس قدر ڈھیلی چھوڑ دی کہ وہ مادر پدر آزاد ہو کر جس طرح چاہے ہوس و حرص کی باڑیوں میں منہ مارتی پھرے اور شرفا کی پگڑیاں اچھالنے اور بزرگوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے کے لئے سرگرم رہے تو پھر صدیوں پرانی تہذیب و ثقافت اور انسانی اقدار و روایات کے محلات کو زمین بوس ہوتے دیر نہیں لگتی ان قوموں کا نام ونشان تک تاریخ کے صفحات اور زمین کے چہرے سے مٹ کر رہ جاتا ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر زندہ قومیں جس عنوان پر سب سے زیادہ زور دیتی ہیں وہ یہی ہے کہ اپنی نسل نو کو محفوظ ہاتھوں میں دیکر ماحول و معاشرے کے برے اثرات سے بچائیں اور علم و ہنر' عمل و کردار کے روشن اوصاف سے متصف کریں۔

ویسے تو سپاہ صحابہ کی جدوجہد کا مقصد ہی یہ ہے کہ ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے والے انسانوں کو اصحاب رسول کے دروازے پہ لاکر رشک ملکوت بنادے اور امت رسول کو حقیقی معنی میں دامن مصطفیٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں لا کھڑا کرے' تاہم اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ ہماری تمام تر محنت و کاوش کا اس وقت تک محور وہ بزرگ و جوان ہیں جنہیں بد قسمتی سے ایسی فضاؤں میں پروان چڑھنا نصیب ہوا جس میں ایک مخصوص نظریہ و فکر پر مبنی شدید آندھیاں اور طوفان سادہ لوح لوگوں کو گھاس کے تنکوں کی طرح جگہ جگہ پھینکنے اور ادھر ادھر لے جانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھیں۔ ایسے حالات میں پل کر جوان ہونے اور بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے والے ایک مخصوص سوچ و فکر کے خول میں اس طرح بند ہو کر رہ گئے ہیں کہ اب ان کے قلوب و اذہان سے وساوس و اوہام پر مبنی مخصوص نقطۂ نظر کا رنگ صاف کرنا نہایت مشکل امر ہے لہٰذا اس عظیم کام کے لئے جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ اپنی توجہ نسل نو کی تعمیر کی طرف دی جائے تاکہ ہمارا مستقبل روشن اور تابناک ہو سکے اور عالم اسلام کو ذلت و رسوائی کے طوق سے آزادی نصیب ہو۔

بحمد اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کے لئے دس سال قبل ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء کو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی داغ بیل ڈالی گئی اور اللہ پر بھروسہ کر کے کام شروع کر دیا گیا گو راستہ کئی لحاظ سے خاصہ مشکل تھا۔ قدم قدم پر رکاوٹوں اور مسائل سے اٹا ہوا تھا' تاہم نوجوان طلبہ قیادت کے عزم و جرات اور استقلال سے ہر مشکل مرحلہ سر ہوتا چلا گیا اور ہر رکاوٹ دور ہوتی چلی گئی' صرف دس سال کے عرصہ کی محنت کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ دینی اداروں میں نوے فیصد بیداری پیدا ہو چکی ہے سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں کا ایک بڑا طبقہ سپاہ صحابہ کے موقف اور مشن سے آگاہ ہو چکا ہے۔ نوجوانوں کی ایک بڑی کھیپ حقائق و سچائی کی مشعل ہاتھوں میں لئے ضلالت و خرافات کے اندھیروں کو مٹانے کے لئے رواں دواں ہو چکی ہے میں اس سلسلے میں کنجوسی سے کام نہیں لوں گا بلکہ اظہار حقیقت کے ساتھ اپنے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کو اس مقام اعلیٰ تک لانے والے رہنماؤں میں جناب عمر فاروق بھٹی صاحب' حافظ عبدالوہاب راشد اور موجودہ قائد طلبہ حافظ اقرار احمد عباسی کا بہت بڑا کردار ہے بلکہ موخر الذکر عباسی صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے طلباء کو جس طرح منظم و مربوط کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کردار اور اوصاف کی پاکیزگی و سربلندی کے لئے جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابل صد تحسین ہیں۔ دعا ہے کہ رب کریم ہماری نسل کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اپنی توانیاں صرف کرنے کی توفیق بخشے۔

محمد اعظم طارق

Scanned with CamScanner

پیغام۔ حضرت خلیفہ عبدالقیوم سینئر نائب صدر سپاہ صحابہ پاکستان

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی سپاہ صحابہ میں سنہری تاریخ ہے' سٹوڈنٹس نے پورے ملک کے طلباء میں سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھی اور تعلیمی اداروں میں تعلیمی خرابیاں دور کرنے کی بھرپور کوششیں کی ہیں' جن میں انکو بڑی بڑی کامیابیاں ہوئی ہیں۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے مشکل گھڑیوں میں پوری جماعت کو زندہ رکھنے کا کردار سرانجام دیا' جب پوری قیادت جیل میں تھی پرائے تو پرائے اپنے بھی چھوڑ گئے تھے۔ طلباء کرام نے اس وقت جماعت کے قائدین کے حکم پر لبیک کہا اور ہر طرح کی قربانی دی۔ کبھی علامہ شعیب ندیم کے حکم پر قربان ہو رہے تھے اور کبھی محمد احمد لدھیانوی کے پیغام پر اپنی جوانیوں کو نچھاور کرتے کبھی مسعود الرحمن عثمانی کے پیغام پر سرگرم ہو جاتے اور کبھی احتجاج ہوتا تو شیخ اور خلیفہ کے دائیں بائیں شیروں کی طرح کھڑے نظر آتے۔ ہر مشکل گھڑی میں ثابت قدم اور معاون ثابت ہوئے بلکہ اگر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ مشکل وقت میں جماعت کی بقاء بھی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی جرات و ہمت اور جماعت کی حوصلہ افزائی کا سبب ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ طلباء کرام نے تعلیمی اداروں میں اسلامی احکام نماز' روزہ' جہاد' تلاوت' دیانت داری' حیاء' ادب اور دینی غیرت کے جذبہ کو زندہ کیا' خصوصاً طلباء کے دلوں میں عظمت صحابہ کا جذبہ زندہ کیا جو کہ ان کی کامیابی کی بڑی دلیل ہے۔ طلباء کرام سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے زہد تقویٰ اختیار کرنے' تلاوت ذکر اور اوراد کو کثرت سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی پوری توجہ حصول تعلیم پر لگائیں ہمیں آپ سے کافی امیدیں ہیں' ہم چاہتے کہ آپ جیسے دیانت دار دوست ملک کے تمام شعبوں اور محکموں میں افسر بن کر جائیں تاکہ قوم و ملک اور اسلام کی خدمت کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ میں سے وقت کے محمود غزنوی' صلاح الدین ایوبی' طارق بن زیاد جیسے مسلمان پیدا ہوں گے اور اسلام کی شمع کو روشن رکھیں گے نیز فاروقی کی للکار اور محمد بن قاسم کی یلغار بن کر ملک خداداد میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر رہے۔ اسلامی خطوط پر چلنے اور عظمت صحابہ کا جھنڈا لہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو مقاصد خیر میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

خلیفہ عبدالقیوم

پیغام جناب ملک عمر فاروق صاحب بانی و سابق صدر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اپنی عمر کے دس سال مکمل کر چکی ہے۔ ان دس سالوں میں اصحاب رسولؐ کے مقدس نام اور مشن کی برکت سے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے جو ترقی کی' حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بے مثال ہے جہاں ہر طرف مصائب ہی مصائب ہوں۔ ناگہانی آلام نے شب خون مارنے کا مسلسل عمل جاری رکھا ہو' کفریہ طاقتیں اپنی تمام تر توانائیوں سمیت اہل حق کو ملیامیٹ کرنے پر تل چکی ہوں۔ ایسی تنظیم کا پنپ جانا اور اپنا میدان بنا لینا تائید ایزدی کی علامت ہے۔

مجھے اس بات پر اطمینان ہے کہ دس سال قبل حضرت امیر عزیمت شہیدؒ کے حکم پر بندہ ناچیز کے ہاتھوں تعلیمی اداروں میں جس مشن کا آغاز ہوا تھا آج وہ مشن قلم و کتاب سے وابستہ ہزارہا مبارک نوجوانوں نے حرز جان بنایا ہوا ہے۔ ان کے قدم مسلسل اپنی منزل مقصود کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ دھوپ چھاؤں اور موسموں کا تغیر و تبدل ان کے راستے نہیں روک سکا۔ یہ نوجوان ملک و ملت اور دین حق کا سرمایہ ہیں۔ آنے والی نسلیں ان کے نقش قدم سے سراغ منزل ڈھونڈھیں گی۔ اور یوں اہل حق کا یہ کارواں طلوع سحر تک رواں دواں رہے گا' حافظ اقرار اور اس کے جانباز و جانثار دوستوں کے لئے ہدیہ اخلاص۔۔۔۔۔والسلام

محمد عمر فاروق

Scanned with CamScanner

ایک پیغام کارکنوں کے نام

نظام خلافت راشدہ...... ہماری منزل ہے ہماری تمام تر جدوجہد و سعی اس راہ میں ہے...... ہم نے اچھی طرح یہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیا ہے کہ ناموس صحابہ کا تحفظ نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی پہلی منزل ہے اس لئے کہ جب تک قوم کے ہر نوجوان بالخصوص طلباء کے دل خوف خدا و عشق مصطفیٰ کے ساتھ ساتھ حب صحابہ سے نہ ڈھالے جائیں...... معاشرے میں صحابہ کے خلاف پھیلائے جانے والے پروپیگنڈے کا توڑ نہ کیا جائے اس وقت تک اسلامی انقلاب اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی منزل پانا ایک خواب سے کم نہیں لیکن اس عظیم کام کے لئے جواں عزم اور غیر متزلزل ایمان والے مخلص ایثار و قربانی کے پیکر، محرک، وفا کے خوگر اور باکردار و صالح کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلامی اصولوں پر اپنے آپ کو قائم رکھے ہوئے ہوں، اس جماعت اور تحریک میں شامل افراد کی سیرتیں، سیرت نبیؐ، سیرت صحابہؓ کا آئینہ دار ہوں اور جو اسلام کو مکمل نظام حیات کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی صلاحیت بھی اپنے اندر رکھتے ہوں، اور جن کے قول ان کے عمل کے عین مطابق ہوں اور جو ہر لحاظ سے اس مشن کی صداقت اور حقانیت پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہوں۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے کارکن کی حیثیت سے ہمارا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن سے قوم کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں کہ وہ اس ملک میں نہ صرف نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی راہ ہموار کریں گے بلکہ ناموس صحابہ کا مکمل تحفظ کرنے کیلئے اہم کردار ادا کریں گے...... یہ اس وجہ سے ہے کہ اس مشکل ترین وقت میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے بحیثیت تنظیم و تحریک اپنی "خصوصیت" مشن سے اخلاص اور اپنے کارکنوں کی سیرتوں اور عام طلبہ سے انفرادیت کے ذریعے عوام میں اپنی خاص پہچان اور اعتبار کی فضا قائم کی ہے......!

یہ ممکن نہیں کہ ناموس صحابہؓ کے تحفظ، اور نظام خلافت راشدہ کا نعرہ لگانے والے کی سیرت و کردار میں دیکھنے والے کو ان عظیم ہستیوں کی سیرت کی کوئی رمق بھی محسوس نہ ہو۔ اور ان کے عمل اور قول میں کوئی تضاد ہو اور پھر بھی قوم یہ توقع رکھے کہ یہی لوگ انقلاب برپا کریں گے...... بلکہ اس طرح سے تو ہم لوگوں کو اصحاب رسولؐ سے بدظن کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو!...... یہ بات خوب سمجھ لیجئے کہ ہماری اخلاص و للّہیت ہماری فعالیت اور ہمارے کارکنوں کی قابل اعتماد سیرتیں ہی ہماری کامیابی کی اصل ضامن ہیں۔ ہم خواہ کسی بھی طرح کے مشکل میں گرفتار ہوں کسی بھی طرح کی مخالفتوں کا سامنا ہو، ہمیں ہر حالت میں رضائے الٰہی کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ اپنی سیرت و اخلاق کو اسلامی اصولوں کا عکاس بنانا ہوگا، ہمیں کسی صورت میں بھی اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کرنا ہوگا...... بلکہ ان چیزوں کی جتنی آج ہمیں ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی...... میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ...... پورے خلوص دیانتداری اور خوف خدا کے ساتھ ایک دفعہ اپنا جائزہ لیکر دیکھیں کہ...... کس حد تک آپ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے ایک فعال کارکن کہلانے کے مستحق ہیں؟...... سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس میں شمولیت کے بعد آپ کی سیرت و کردار اور اخلاق میں کیا تبدیلی آئی ہے؟ اور یہ کہ آپ کی سیرت کس حد تک احکامات خداوندی اور سیرت نبویؐ و صحابہؓ سے ملتی جلتی ہے؟...... تنظیمی کام کرتے ہوئے آپ کس حد تک اصولوں کی پابندی کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حافظ عبدالوہاب راشد، سابق صدر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان

پیغام! قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی مختصر مگر لازوال جدوجہد پر مشتمل خلافت راشدہ کا خصوصی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے اس شمارے میں آپ کو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے پرعزم باہمت اور سرفروش کارکنوں کی مخلصانہ جدوجہد کی ایک جھلک پڑھنے کو ملے گی۔

اس موقع پر میں تمام کارکنوں کے نام میں صرف ایک ہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ میرے ہمسفر ساتھیو! آپ تعلیمی اداروں کے محاذ پر ہیں آپ کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے سامنے درپیش چیلنج کیا ہے؟ نوجوان نسل کے مسائل مغالطوں کا شکار ہے؟ آپ نے اس ماحول میں کام کرکے اس کو یکسر بدلنا ہے آپ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ماضی تو اپنی آب تاب دکھا کر ہم سے اوجھل ہوگیا۔ اب مستقبل کی تیاری کرنا ہے لیکن اس کام کے لئے عزم، اور امید کی روشنی ضروری ہے مجھے اب یقین ہے کہ

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے خالی
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے

Scanned with CamScanner

شہادتوں اور سعادتوں کا دس سالہ سفر

حبیب اللہ مجاہد

طلباء ہی کسی قوم کا قیمتی سرمایا ہوا کرتے ہیں جن پر کسی قوم کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے بالخصوص پاکستان جیسے ملک کے طلباء جس کی بنیاد ایک نظریے اور ایک نعرے پر رکھی گئی تھی اس ملک کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں' کہا جاتا ہے کہ نوجوان خاص کر باشعور تعلیم یافتہ نوجوان معاشرے اور قوم کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں' اگر جسم کی ریڑھ کی ہڈی میں نقص ہو تو جسم کا مفلوج ہونا اٹل ہوتا ہے اسی طرح اگر نوجوان اس قوم کے اجتماعی فکرو نظر ضروریات' اور نظریات کے محافظ ہونے کی بجائے ان کے بالکل مخالف سمت میں چل رہے ہوں تو وہ قوم کسی طرح ترقی کا خواب دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی اپنے مقاصد حاصل کر سکتی ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تاکہ یہاں ایک آزاد اسلامی ریاست قائم کی جا سکے جہاں اسلامی قانون نافذ ہو' اسلامی شعائر محفوظ ہوں قرآن و سنت کی تعلیم و عمل عام ہو لیکن بدقسمتی سے یہ سارے خواب قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی ادھورے رہ گئے' یہاں اسلامی نظام تعلیم کی بجائے انگریزی و مغربی نظام تعلیم نافذ کر دیا گیا۔ جس کے پڑھنے والا طالب علم اسلام سے دور تر ہوتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس بات کی تھی کہ نوجوانوں بالخصوص طلباء کو اسلام کی روشنی سے آگاہ کرتے ہوئے ان کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کی جائے۔ طلباء کو سماجی اخلاقی اور نفسیاتی انتشار و بیماریوں سے بچاتے ہوئے ان کی فکری رہنمائی کی جائے۔

یہاں افسوس کے ساتھ ایک اور حقیقت کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ طلباء میں بہت ساری تنظیمیں قیام پاکستان کے بعد اور پہلے سے بھی کام کر رہی تھیں۔ مگر نہ تو کوئی طلباء تنظیم ان خطوط پر کام کرنے میں کامیاب ہو سکی اور نہ انہیں ایسا کرنے دیا گیا نتیجتاً بہت سی طلباء تنظیمیں' تعلیمی اداروں میں اپنا نام پیدا کرنے اور ہولڈ قائم کرنے کیلئے دہشت گردی پر بھی اتر آئیں ان تنظیموں کو آپس میں الجھانا سب بڑا اور اہم ہتھیار ثابت ہوا جس کے ذریعے اصل مقاصد سے طلباء تنظیمیں ہٹتی گئیں۔ بعض تنظیموں نے صرف سیاسی تنظیموں کے آلہ کار کے طور پر اپنا نام پیدا کیا جس سے طلبہ میں بھی سیاست اتر آئی جس کے مضر اثرات و نتائج سب کے سامنے ہیں۔

دوسری طرف بدقسمتی سے مسٹر اور ملا کی تفریق اور دینی و دنیاوی نظامہائے تعلیم نے ایک طبقے کو دین سے برگشتہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہوئی تھی اور ان دو طبقات کے درمیان خلیج روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی جس کے نتیجے میں طلباء تنظیمیں بھی اکثر ایک ہی طبقے تک محدود ہو کر رہ جاتی تھیں ایسے حالات میں آج سے دس برس قبل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو چند خدا پرست اور درد دل رکھنے والے نوجوانوں نے جو وقت کے ایک بہت بڑے مجدد امیر عزیمت علامہ حق نواز شہید کے نظریات سے متاثر تھے۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے نام سے ایک غیر سیاسی خالصتاً مذہبی طلبا تنظیم کی بنیاد رکھی تو اس وقت اس تنظیم کے بارے میں ملا جلا رد عمل سامنے آیا مگر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ طلباء تنظیم صرف دس سالوں میں ایک بہت بڑا مقام اور نام حاصل کر لیگی بعض احباب تو کہا کرتے تھے کہ ایک ایسے وقت میں جب تعلیمی اداروں میں لادین عناصر کا غلبہ ہے اور ہر بات کلاشنکوف کی نوک پر ہی منوائی اور کہی جاتی ہے' اسلام کے نام طلباء میں لادینیت پھیلائی جا رہی ہو' جہاں شعائر اسلام کا مذاق عام ہو وہاں پرامن جدوجہد کے علمبردار نظام خلافت راشدہ کے احیاء اور ناموس صحابہ کے تحفظ اور طلباء کی فکری و نظریاتی تربیت کی خواہاں تنظیم کا کامیابی حاصل کرنا تو کجا اپنا وجود برقرار رکھنا بھی ناممکن ہے مگر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی دس سالہ کارکردگی اس بات کا ثبوت ہے کہ آج کے اس دور میں بھی تشدد کے سہارے کے بغیر اپنا وجود تسلیم کرایا جا سکتا ہے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے دس سال کے قلیل عرصے میں ناقابل یقین اور فقید المثال کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس عرصے میں اس نے دعوت' تربیت تنظیم' اصلاح کردار فروغ مشن تحفظ ناموس اصحاب رسول' طلباء حقوق نظام خلافت راشدہ کی ضرورت و اہمیت سے آگاہی اور اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ جیسے مقاصد کے حصول کیلئے بڑی تیزی سے اپنا سفر جاری رکھا ہوا ہے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے سیرت النبی اور سیرت الصحابہ کو بنیاد بنا کر ان عظیم مقاصد کیلئے دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلباء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتے ہوئے مسٹر اور ملا کی تفریق اور دونوں طبقات کے درمیان خلیج کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے طلباء کے ذہنوں میں پائے جانے والے اسلام سے دوری کے عنصر کو مٹاتے ہوئے طلباء کو اسلام کا سچا سپاہی بنانے کا فریضہ سرانجام دیا ہے جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے ہر قسم کے فروعی' گروہی لسانی علاقائی اور فرقہ ورانہ تعصبات

Scanned with CamScanner

سے بالاتر ہو کر طلبا کو حقیقی اسلام سے متعارف کرانا اور اتحاد و یکجہتی کی مالا میں پرونا سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا نصب العین ہے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس چاہتی ہے کہ عصر حاضر میں اسلام کے نام سے اٹھنے والے فتنوں سے نئی نسل کو بچایا جائے اور ان کی ایسی بنیادوں پر تربیت کی جائے کہ وہ آگے چل کر قرآن و سنت کی روشنی میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی جدوجہد میں عملاً شریک ہوں۔ معاشرے میں مغربی استعمار اور یہودی ایجنٹوں کی طرف سے اسلام کے خلاف پھیلائے گئے جال سے طلباء برادری کو محفوظ رکھنا ناموس رسالت' اہل بیت' واصحاب رسول کے خلاف طلباء کے ذہنوں میں ڈالے جانے والے شکوک و شبہات سے حفاظت اسی صورت ہی ممکن ہے جب ان میں سیرت نبوی' سیرت صحابہ اور اس پر عمل کی ضرورت کا پیغام عام کیا جائے۔ دراصل یہ وہی خطوط ہیں جن پر تربیت پانے والے طلباء ہی قوم کے لئے ایک صالح اور غیور قیادت کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

عام طور پر اس طرح کے مقاصد رکھنے والی کسی تنظیم کا تعلیمی اداروں میں پھیلنا مضبوط ہونا' اور طلباء کو اپنی طرف راغب کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے مگر جب جذبہ صادق اور مقاصد بلند ہوں تو معاملہ بالکل الٹ ہوتا ہے' سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے ساتھ بالکل یہی معاملہ پیش آیا' اس میدان میں نووارد ہونے کے باوجود دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پیغام دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلباء میں بے حد پزیرائی حاصل کرنے لگا' یہی وجہ ہے کہ صرف دس سال کے عرصے میں اس کی ممبرشپ میں لاکھوں طلباء نے حصہ لیا اس وقت سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی مرکز' صوبہ' ڈویژن' ضلع' کی تنظیمات باقاعدگی سے پورے ملک میں قائم ہیں جبکہ اکثر تعلیمی اداروں میں باقاعدہ کام جاری ہے اس قلیل عرصے میں چاروں صوبوں اور شمالی علاقہ جات' آزاد کشمیر' میں ایک مضبوط نیٹ ورک قائم ہو چکا ہے جو حصول مقصد کیلئے سرگرم ہیں۔

اپنے مخصوص نصب العین اور مقاصد کی بنا پر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کو روز اول سے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مخالفتوں' مزاحمتوں اور مصائب و آلام کے ساتھ ساتھ بے سروسامانی اور عدم وسائل کے باوجود یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اکثر علاقوں میں ہمارے کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا' دہشت گردوں کے ہاتھوں کارکنوں کو شہید کیا گیا لیکن ان انتہائی مشکل مراحل میں بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے تشدد کی راہ اختیار کرنے کی بجائے صبر و تحمل کے ساتھ حصول مقصد کی جدوجہد جاری رکھی گئی' ایک ایسے دور میں جب کہ کلاشنکوف کے دھانے ناموس صحابہ کے تحفظ' نظام خلافت راشدہ کے احیاء اور اسلام کے اخوت و محبت کے پرچم تلے طلباء کو متحد کرنے والوں کیلئے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ پرامن طریقے سے جدوجہد برقرار رکھنا اور تشدد کی طرف میلان کو ختم کرنا خود ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلا شبہ آج سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ملک کی سب سے بڑی مذہبی طلباء تنظیم اور علم و عمل کا نشان سمجھی جاتی ہے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے دعوت کے ساتھ ساتھ تربیت پر توجہ دیتے ہوئے ملک بھر میں تربیتی پروگرام کا جال بچھا دیا جس کے نتیجے میں اس کے کارکن باصلاحیت اور تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ مشن پر پختگی میں اپنی مثال نہیں رکھتے۔ ملک بھر میں اپنے وابستگان کیلئے ایک مخصوص تربیتی نظام وضع کیا گیا ہے جس پر ہر ممبر کا گزرنا لازمی ہے اس نظام کے مطابق ابتدائی مرحلے میں حبیب کا کورس مکمل کرایا جاتا ہے (جو رکنیت سازی کا پہلا مرحلہ ہے) جس میں مخصوص کتب کے علاوہ نصاب برائے حبیب کا کتابچہ بھی شامل ہے اس کے بعد صدیق کا مرحلہ آتا ہے اس کے مخصوص کورس کو مکمل کرنے کے بعد رکن بنایا جاتا ہے ماضی میں بعض ناگزیر حالات کی بنا پر اس تربیتی نظام پر توجہ کم رہی البتہ اب اس سلسلے میں بعض اہم کامیابیوں کے حصول کے بعد مستقل لائحہ عمل تیار کیا جا چکا ہے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے اپنے افکار و نظریات کی ترجمانی کیلئے اخبارات میں نمایاں کوریج حاصل کرنے کے علاوہ لٹریچر اور کتابچے شائع کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اب تک تقریباً سینکڑوں مختلف قسم کے کتابچے اور لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں گزشتہ سالوں میں امام مسجد نبوی کے تاریخ ساز خطبہ حج کا انگریزی و اردو ترجمہ لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر ملت تقسیم کیا گیا جس میں انہوں نے سعودی عرب سے عیسائی افراد کو نکالنے کے مطالبے کے علاوہ ایران کے اسلام کے خلاف اقدامات پر درد انگیز خطاب کرتے ہوئے امت مسلمہ کے نوجوانوں بالخصوص اہل اقتدار کے ضمیر کو جھنجھوڑا تھا۔ اس کے علاوہ صحافتی و ادبی میدان میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے الایثار کے نام سے پندرہ روزہ خبرنامہ شائع کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے جسے اس وقت اندرون و بیرون ملک لاکھوں افراد پڑھا کرتے ہیں۔ جس میں تمام دینی' مذہبی اور محب وطن سیاسی و جہادی تنظیموں کے بیانات عالم اسلام کے حالات کے علاوہ پرمغز تحریروں کے ذریعے نوجوانوں میں اسلامی شعور بیدار کرنے کا عظیم سلسلہ جاری ہے یہ کسی طلباء تنظیم کی طرف سے جاری کردہ پہلا اخبار ہے جس میں تمام تنظیموں کو مناسب نمائندگی حاصل ہے۔

کسی بھی جماعت کے فعال اور متحرک ہونے کا اندازہ اس کے تحت ہونے والے پروگراموں سے لگایا جاتا ہے اس میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی کارکردگی روز اول سے بے حد نمایاں رہی ہے۔ راولپنڈی کی سنی طلباء امن ریلی ہو یا کراچی سے لیکر کوئٹہ اور خیبر سے گلگت تک مختلف کانفرنسیں اور سیمنارز اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اس میدان میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے جو نام پیدا کیا ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر سال یوم دفاع پاکستان یوم دفاع صحابہ ۶ ستمبر کو ملک بھر میں منایا جاتا ہے جس میں ریلیاں اور کانفرنسوں کے علاوہ سیمینار ہوا کرتے ہیں جبکہ اس کے علاوہ یوم پاکستان چودہ اگست یوم وفات رسول اکرم ﷺ' یوم وفات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' یوم شہادت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' و حسین' یوم شہادت عثمان غنی' و یوم شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہما یوم وفات سیدنا امیر معاویہ کے علاوہ دیگر مواقع پر ملک بھر میں عشروں کا اہتمام ہوا کرتا ہے جن میں مختلف مکاتب فکر کے علماء' زعما' نمائدین' مفکرین' دانشور اور

باقی صفحہ 27 نمبر 11

قیام کے حالات و اسباب

صاحبزادہ حبیب اللہ مجاہد۔ مرکزی جنرل سیکرٹری

برصغیر پاک و ہند پر صدیوں سے مسلمانوں کی حکمرانی تھی یہاں زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی رنگ تھا اسلامی تہذیب کے روشن اور رہنما اصولوں پر کاربند ہونے کی وجہ سے مسلمان جو کہ لاکھوں کی تعداد میں تھے اپنے سے کئی گناہ زیادہ آبادی پر حکومت کر رہے تھے یہی وجہ تھی کہ غالب قوم ہونے کی وجہ سے اسلامی اصولوں کی معاشرے میں پذیرائی ہوئی اس طرح بے شمار لوگ جو دوسرے مذاہب کی بھول بھلیوں اور تاریک راہوں میں بھٹکے ہوئے تھے مسلمان ہو گئے۔ لیکن جب اسلامی معاشرے نے چند غیر اسلامی رسوم و رواج کو اپنا نام اور اسلام کو ثانوی حیثیت دینا شروع کیا تو روبہ زوال ہونا شروع ہو گئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے جب انگریز نے اس خطے میں قدم رکھا اور اپنا تسلط جمانا شروع کر دیا تو آہستہ آہستہ انگریز کا نوآبادیاتی نظام پروان چڑھنے لگا۔

جب انگریز برصغیر کے طول و عرض میں اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہو گئے تو ان کے سامنے دو قومیں تھیں۔ ایک وہ جو صدیوں سے غالب اور اپنی تاریخ و تہذیب پر نازاں جبکہ دوسری صدیوں کی غلام محکوم اور مغلوب قوم جس کا ماضی ہرگز قابل فخر نہیں تھا۔ چنانچہ انگریز کو مسلمانوں اور ہندوؤں میں سے زیادہ خطرہ مسلمانوں سے تھا اس لئے انہوں نے اپنی ساری توجہ اور توانائیاں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا نشان تک مٹا دینے اور ان کے غرور کو خاک میں ملا دینے پر صرف کر دیں اسلام کے علاوہ کسی دوسری قوم مثلاً ہندوؤں کے پاس اپنا کوئی نظام یا ضابطہ نہیں تھا۔ اس لئے ان کے ہاں مغربی یا اسلامی نظام میں کوئی فرق نہیں تھا۔ جبکہ مسلمان اپنا ایک تشخص رکھتے تھے' اپنا ایک نظام اور ضابطہ حیات رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ انگریزوں کے عتاب کا نشانہ بنے' ہندوؤں اور انگریزوں کے اس اتحاد کو دیکھ کر مسلمانوں میں مایوسی نے جڑیں پکڑیں پھر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی گئی لیکن اس کی ناکامی کے بعد ان کی ہمت بظاہر جواب دیتی گئی ہندو انگریزی گٹھ جوڑ نے اسلامی تہذیب و تشخص کے خاتمے کیلئے ہر ممکن جدوجہد کی۔ اور اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے۔ اس وقت تک برصغیر میں عربی اور فارسی نظام تعلیم رائج تھا اور مدارس میں جہاں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی وہاں طب و حکمت تاریخ و فلسفہ' اور ادب کی تعلیم بھی ہوتی' اس گٹھ جوڑ کے نتیجے میں انگریزی زبان کو فارسی و عربی کے بجائے ذریعہ تعلیم بنا کر ایک متوازی نظام تعلیم قائم کیا گیا جو مکمل طور پر مغربی نظام تعلیم تھا' عدالتوں سے اسلامی قوانین ختم کر کے انگریزی قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا' مسلمانوں کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان دو طبقوں میں تقسیم ہو گئے ایک مغربی نظام تعلیم کا حامی' دوسرا اسلامی نظام تعلیم کا حامی' مغربی نظام تعلیم کے حامیوں کی انگریزی سامراج کے ہاں خوب پزیرائی ہوئی انہیں سرکاری عہدوں اور مراعات سے نوازا گیا ان کے لئے برطانوی سامراج نے "سر" اور طرح طرح کے القابات مختص کئے۔ یہ طبقہ جوں جوں مغربی نظام تعلیم حاصل کرتا جاتا اسلام سے دور ہوتا جاتا۔ ان دو طبقوں میں جو رنجش پیدا کی گئی تھی وہ یوں بڑھتی گئی کہ اسلامی نظام تعلیم کے حامیوں نے مغربی فکر کے حاملین کی خوب مخالفت کی تاکہ اسلامی روح مسخ کرنے کی سازش ناکام ہو جائے اس مخالفت کے باوجود معاشی مجبوریاں مسلمانوں کو مغربی طرز تعلیم کی طرف کھینچتی چلی گئیں۔ مغربی نظام تعلیم حاصل کرنے والے ذہنی اور فکری طور پر صرف نام کے مسلمان رہ گئے اسلامی طرز زندگی کے بجائے مغربی طرز زندگی اپنانے میں فخر محسوس کرنے لگے۔

اس سب کچھ کے باوجود ایک حقیقت یہ تھی کہ راسخ العقیدہ مسلمان اور علماء کی ایک کثیر تعداد موجود تھی جو پوری طرح اسلام کا دامن تھامے ہوئے تھے۔ ان کے نزدیک انگریز کے خلاف جدوجہد لازمی قرار پا گئی چنانچہ مسلم رہنماؤں کی طویل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجے میں لا الہ الا اللہ کے نعرے کو بنیاد بنا کر ایک آزاد مملکت قائم کر دی گئی۔ جسے پاکستان کا نام دیا گیا تاکہ یہاں آزاد معاشرے مین اسلامی نظام کے نفاذ کے ساتھ آزادی سے زندگی بسر کریں۔

Scanned with CamScanner

قیام پاکستان کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو تا جو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین ؓ کے دور میں نافذ تھا۔ جہاں اعلیٰ عدالتوں سے لے کر ادنی سرکاری امور تک میں اسلامی تہذیب و احکامات کی جھلک نظر آتی ہو۔ جہاں خوشحالی امن استحکام نمائندگی کے ہر شعبے میں نمایاں ہو۔ جہاں تعلیم اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔ لیکن شومئی قسمت کہ آزادی کے بعد ہم سمجھنے لگے۔ بس اب کام ہو گیا۔ آزادی کا مقصد یہ سمجھا نے لگا کہ جہاں مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہلا سکتے ہوں اور حکمران ہوں۔ اس غلط تصور نے دشمنان اسلام کو ملک میں سازش کا جال بچھانے کا موقع دیا۔ چنانچہ آزادی کے بعد بھی یہاں وہی قوانین نافذ ہیں۔ جو اس سے قبل نافذ تھے۔ انگریزی نظام عدل انگریزی نظام معشیت و سیاست اور انگریزی تعلیم مغربی تعلیم سے آراستہ لوگوں کو پذیرائی ملی اور انہی لوگوں کو حکومت کے عہدے سونپے گئے۔ جو اسلام کی روح سے نابلدی اور مغربی افکار کی تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے ہنوز انگریز کے ذہنی غلام تھے۔ دوسری طرف انگریزی نظام تعلیم کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی جبکہ اسلامی نظام تعلیم نے مکمل روگردانی اختیار کی گئی۔ اسلام سے دوری کا رجحان بڑھنے لگا اور فاسقانہ اور ملحدانہ غیر اسلامی نظام مقبول ہونے لگا اسلام صرف عبادات اور عبادت گاہوں تک محدود ہو تا گیا سب سے زیادہ نقصان دوہرے نظام نے دیا جو دینی اور دنیاوی طبقوں کے نام پر تقسیم ہو چکا تھا۔

یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ ابھی ایسی ہستیاں موجود تھیں جن کے دل میں قوم کا درد اور اسلام سے محبت کی شمعیں روشن تھیں۔ تاریکی کے ان اندھیروں میں یہ ہستیاں چراغ راہ ثابت ہوئیں پھر انہوں نے قوم کو سنبھالا دیا اور ان کی حقیقی منزل کی طرف رہنمائی کی۔ چنانچہ علما نے سیاسی جدوجہد شروع کی اور طویل جدوجہد کے ذریعے اس ملک کو سیکولر سٹیٹ بننے سے روکنے کے لئے اہم کردار ادا کرتے تھے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ اس کے لئے مستقل حکمت عملی اختیار کی جائے۔ تاکہ کفریہ طاقتوں' ملحدانہ قوتوں اور اسلام کے نام پر غیر اسلامی نظریات کو فروغ دے کر ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والوں کے راستے میں بند باندھ جاسکے۔ بالخصوص تعلیمی اداروں میں پروان چڑھنے والی اس نسل نو کو بچایا جائے جو ان غلط نظریات کی حامل قوتوں کے لئے تر نوالہ بنے جا رہے تھے اور انہی پر ملک اور قوم کے مستقبل کا دارومدار تھا ضرورت اس امر کی تھی کہ ان دونوں طبقات کو قریب کر دیا جائے تاکہ ان کے درمیان ہم آہنگی اور فکری یکسانیت کا عنصر پیدا ہو اور آنے والے وقت میں یہ ملک اور اسلام کی خاطر خواہ خدمت کر سکیں۔

پاکستان کو بنے پچاس سال ہو چکے تھے لیکن نہ تو یہاں اسلام نافذ ہوا تھا نہ ہی ملک مضبوط اور مستحکم ہو سکا تھا آئے روز حکومتوں کی تبدیلیاں معاشی بد حالی کا سبب بن رہی تھی اور تعلیم کا شعبہ پسماندگی کا شکار تھا حکمران غیروں کے آلہ کار بن کر ان کے ہاتھوں میں کھیل رہے تھے۔ ان حالات میں ایک اور طوفان اس لٹریچر اور ان نظریات نے برپا کر دیا جو قریبی ملک ایران کے انقلاب کے نتیجے میں انقلابیوں نے اپنے ہم مسلک گروپوں کے ذریعے یہاں تقسیم کیا تھا اس لٹریچر نے بالخصوص نوجوان نسل کے دل سے اسلام کی رہی سہی محبت نکال کر رکھ دی ان کے ایمان کو متزلزل کر دیا۔ اس لٹریچر میں اسلام کے بنیادی عقائد' توحید' رسالت' نماز' قیام قیامت' جنت دوزخ' اور قرآن و حدیث کے مقابلے میں من گھڑت متوازی نظریات پیش کر دیئے جو اسلام کے نظریات سے مختلف تھے۔ بالخصوص اس لٹریچر میں صحابہ کرام اور خلفائے راشدین و امہات المومنین کو براہ راست تنقید تبرا اور بعض جگہوں پر تکفیر کا نشانہ بنایا گیا۔

ان حالات میں چند مخلص طلبا نے جو مجدد عصر امیر عزیمت حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہید کے نظریات سے متاثر تھے دینی اور دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبا کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کا فیصلہ کیا ان دونوں طبقات کے درمیان دوری اور پائے جانے والے شکوک کو ختم کرنے کے لئے صحابہ کرام کی شخصیات کو پل کی حیثیت دی۔ چنانچہ حب صحابہ سے سرشار طلبا کی ایک جماعت تشکیل دی۔ جس کا نام سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس رکھا گیا یہ اس جماعت کی مشن کی سچائی اور موقف کی پختگی ہی تھی جس کی وجہ سے اور خدا کے فضل سے پاکستان کے طلبا نے اس تحریک کی دعوت کو سمجھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس سے وابستہ ہو گئے چنانچہ 11 جنوری 1990ء میں جھنگ کی سرزمین پر وجود میں آنے والی چند طلبا پر مشتمل یہ تنظیم آج ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے کالجز یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے طلبا کی کثیر تعداد اس مشن اور پروگرام سے وابستہ ہو گئی یہ طلبا جو کچھ عرصہ قبل تک ایک دوسرے سے ملنا اور ایک دوسرے کی بات سننا تک گوارہ نہیں کرتے تھے اب ایک قیادت' ایک نصب العین' اور ایک ہی مشن کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ گویا یہ تنظیم مستقبل میں ایک ایسے معاشرے کی نوید سنا رہی ہے جہاں بغض حسد' کینہ اور دوریوں کی بجائے اتحاد' اخوت اور رواداری کی فضا قائم ہو گی اور یہ دونوں طبقات مل کر مستقبل میں اس ملک میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں اہم کردار ادا کریں گے۔

صرف سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ہی کیوں؟

یہاں پر ایک ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ پاکستان میں اور بھی بہت سی سیاسی' اور مذہبی طلبا تنظیمیں ہیں پھر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی کیا ضرورت؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ پاکستان میں جو تنظیمیں کام کر رہی ہیں وہ یا تو اسلامی ہیں یا غیر اسلامی تنظیمیں ایسی تنظیمیں ہیں اسلام کے بارے میں بالکل نابلد اور مغربی نظریات کی حامل۔ یا پھر روسی اور ایرانی طرز فکر کی حامی یہ تنظیمیں نہ تو اسلام کی خیر اہ خواہ ہیں نہ ہی ملک کی' ان کا راستہ روکنا ملک کی بقا اور اسلام کے حیا کے لئے ضروری ہے دوسری قسم اسلامی تنظیموں کی ہے۔ یہ تنظیمیں اسلام کا نام بھی لیتی ہیں' لٹریچر بھی رکھتی ہیں اور اپنے چیدہ چیدہ کارکنان کی تربیت بھی کرتی ہیں لیکن ان میں دو خامیاں نمایاں ہیں اول یہ کہ یہ فرقوں کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں ان کی تنظیم میں مخالف فرقہ کا کوئی طالب علم تو شامل ہو سکتا ہے اور نہ مخالف فرقے کو یہ برداشت کر سکتی ہیں۔ دوم یہ کہ ان تنظیموں کے ہاں اسلام کے بارے میں اور اسلام کے نظریات کے بارے میں واضح کوئی پروگرام نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ سے ان میں گروپنگ اور ایک دوسرے پر عام کیچڑ اچھالنے کا رواج ہوتا ہے ایسے میں ان کے لئے اپنا وجود قائم رکھنا ہی مشکل ہوتا ہے چہ جائیکہ یہ اسلام کی کوئی خدمت کر سکیں۔

اس کے برعکس سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ایک واضح اور صاف ستھرا نظریہ اور پروگرام رکھتی ہے اس میں ہر اسلامی فرقے دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث' کے طلبا شامل ہو سکتے ہیں۔ اسلامی نظام کے بارے میں اس کے پاس نظام خلافت راشدہ کو آئیڈیل بنانے کی وجہ سے مکمل اسلامی تصور موجود ہے اس کے علاوہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں دینی اور دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبا یکساں اہمیت کے حامل ہیں اور مشترک جدوجہد میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے دشمنوں کی ایک بڑی سازش طبقاتی تقسیم ناکام ہو رہی ہے جبکہ دیگر طلبا تنظیمیں یا تو صرف دینی اداروں تک محدود ہیں یا پھر دنیاوی اداروں تک جس کی وجہ سے دعوے کی حد تک تو وہ یکساں اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کی بات کرتی ہیں عملاً خود اس کی مخالفت کر رہی ہوتی ہیں اللہ کے فضل اور کارکنوں و رہنماؤں کے خلوص کی وجہ سے پاکستان کی واحد مذہبی طلبا تنظیم سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ہی ہے جو ٹوٹ پھوٹ اور گروپ بندی سے محفوظ چلی آرہی ہے۔

اب کہا جا سکتا ہے کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس میں جو طلبا شامل رہے اور تربیت پاکر عملی میدان میں گئے اور جو طلبا تربیت پارہے ہیں مستقبل میں یہ طلبا اس ملک میں ہی نہیں پوری دنیا میں اپنی اہلیت مخصوص تربیت ایثار قربانی اور خلوص کی بدولت نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا سبب بنیں گے انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان کا بچہ بچہ اس تنظیم کارکن ہوگا اور پوری دنیا میں اسلام کی عظمت کا پھریرا لہراتے ہوئے انقلاب کا ہراول دستہ بنے گا۔ اس لئے کہ اپنے قیام سے اب تک ناساعد حالات مخالفوں کے طوفان اور طرح طرح کے مصائب کے باوجود شہادتوں کی داستان رقم کرنے والے ہی دراصل انقلاب کا سبب بنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تنظیم کا حامی و ناصر ہوگا (آمین)۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس
سرفروشوں کا لشکر

محمود الحسن معاویہ اسلام آباد

"یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے تعارف میں اتنا کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں" نوجوان رگوں میں سرسراتے ہوئے اس خون کا نام جو عظمت صحابہ کے لئے بے دھڑک بہہ نکلے ہے"

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ان سرفروش' پرعزم' باکردار نوجوانوں کے لشکر کا نام ہے کہ جنہوں نے ۱۴۰۰ سو سال کے بعد اصحاب پیغمبر ﷺ کی قربانیوں کو کتابوں سے نکال کر عملی زندگی میں حقیقی معنوں میں زندہ کر دکھایا ہے۔ یقیناً آنے والا مورخ ان دیوانوں اور سرفروشوں کی داستان عزیمت کو سلام عقیدت پیش کئے بغیر نہیں گزر

Scanned with CamScanner

سکے گا۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نام ہے مجاہدوں کے اس لشکر کا کہ جنہوں نے عفیفہ کائنات 'صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت کے لئے اپنی چمڑیاں ادھڑوائی ہیں۔ بات سرفروشی کی آئی تو ایک دو واقعات کی طرف اشارہ کرتا چلوں۔ 1953 میں لاہور میں شمع رسالت کے پروانوں کا جلوس تھا۔ فوج نے جلوس پر فائر کھول دیا۔ بیسوں پروانے شمع رسالت ﷺ پر قربان ہو گئے۔ اسی اثنا میں ایک نوجوان آگے بڑھا اور پوری قوت سے نعرہ لگایا "ختم نبوت زندہ باد" قریب کھڑے فوجی کے اپنی رائفل کا بٹ اس کے سر پر مارا' اس کے سر سے خون کا فوارہ بلند ہوا اور وہ نوجوان بے ہوش ہو گیا۔ فوج نے اس کو ٹرک میں ڈال کر عدالت میں پیش کر دیا کہ یہ نوجوان "فسادی" ہے جیسا کہ آج کل ہمیں کیا جا رہا ہے۔ جج نے نوجوان سے پوچھا کیا کہتے ہو؟ نوجوان نے عدالت کے کٹہرے میں پوری قوت سے وہی "نعرہ" ختم نبوت زندہ باد بلند کیا جج نے فوراً حکم دیا کہ ایک سال قید بامشقت یہ سنتے ہی اس نے پھر نعرہ لگایا "ختم نبوت زندہ باد" جج نے فیصلہ دے دیا "دو سال قید" نوجوان پھر وہی نعرہ لگایا غرض جج سزا بڑھاتا رہا نوجوان نعرہ مستانہ لگاتا رہا جج نے آخری فیصلہ سنایا کہ اس کو فوراً پھانسی دے دو۔ اس نے پھر نعرہ لگایا اور بلند آواز سے کہا کہ "اے اللہ گواہ رہنا کہ میں مرتے ہوئے بھی ختم نبوت کا پھریرا لہرا رہا ہوں جج نے کہا اس کو چھوڑ دو یہ "یہ دیوانہ" ہے اس نے پھر نعرہ لگایا "ختم نبوت" زندہ باد

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ختم نبوت کے بعد ناموس صحابہؓ کے مسئلے پر بھی نوجوانوں نے بالکل اسی طرح قربانی دی۔

۱۹ جون ۱۹۸۷ لیہ کے ریگزاروں میں سپاہ صحابہ کے جلسے سے امیر عزیمت کا خطاب تھا۔ پولیس نے جلسے پر فائرنگ کر دی۔ جس سے تین نوجوان موقع پر شہید ہو گئے۔ بیسیوں زخمی ہو گئے اسی دوران ایک پولیس والے نے ایک 14' 15 سالہ نوجوان پکڑا اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر کہا کہ جس ای کے تحفظ کے گن گاتے ہو اب اس سے کہو کہ وہ تمہیں بچائے ان سرفروش نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ

"میرے لئے اس سے بڑی کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ میں اپنی امی عفیفہ کائنات کے تحفظ کے لئے جان دے رہا ہوں۔"

اس ظالم نے یہ الفاظ سنے اور اس کو گولی مار کر شہید کر دیا ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دین متین کے لئے تیل کے تپتے کڑاہوں میں ڈالا گیا اس کی چمڑیاں ادھیڑیں گئیں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے 12 ٹکرے کر کے مثلہ کیا گیا۔ جناب خباب کی کھال اتاری گئی۔ سمیہ رضی اللہ عنہا کو دولخت کیا گیا۔ لبینہ رضی اللہ عنہا کی چمڑی اتاری گئی زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں نکالی گئیں خبیب رضی اللہ عنہ کو تیر سے چھلنی کیا گیا یہ سب قربانیاں سنا تو کرتے تھے مگر عملی شکل بہت کم نظر آتی تھی۔ مگر آج سپاہ صحابہ کے سرفروشوں نے ان قربانیوں کو پھر سے تازہ کر دیا ہے۔

اگر سپاہ صحابہ کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں نظر آئے گا کسی دیوانے کے جسم میں ڈرل مشینوں سے سوراخ کئے جا رہے ہیں کسی کی انگلیاں کاٹی جا رہی ہیں کسی کے لاش کے ٹکڑے کر کے سنت سید الشہداء کو زندہ کیا جا رہا ہے کسی کا جنازہ مظلوم مدینہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں پڑھنے دیا جا رہا۔ بعض کے جسم کے نازک حصوں پر بجلی کے خوفناک کرنٹ لگا کر ان کو ہمیشہ کے لئے اپاہج بنا دیا۔ حافظ یحییٰ کی طرح الٹا لٹکا کر تشدد کیا جاتا ہے اور پانی مانگنے پر چنگیز کی اولاد ان کو زبردستی شراب پلاتی ہے کسی جگہ جعلی من گھڑت پولیس مقابلے میں ہمارے سرفروشوں کو آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر قرآن پڑھتے ہوئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے طرز پر شہید کیا گیا اور کہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حسین بن علیؓ کی طرح قاسم چوہدری کا سر کاٹا جاتا ہے کسی کو چونگ جیسے عقوبت خانوں اور ولائی کیمپوں میں 16'16 دن مسلسل جگا کے اور کھڑا کر کے ان کو ہمیشہ کے لئے ذہنی اور جسمانی معذور کر دیا گیا بعض کو جیلوں میں بند کر کے گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ اور کسی کو لٹریچر رکھنے کے جرم میں 33 اور 38 سال قید تنہائی دی گئی

ایسے ہی سرفروشوں کے بارے میں کسی نے کہا ہے

جلتا ہے جن کا خون چراغوں میں رات بھر
ان غمزدوں سے پوچھ کبھی قیمت سحر

مگر صدہا بلکہ ہزار مبارک باد و تحسین کے مستحق ہیں یہ نوجوان کہ ان مظالم کی وحشت ناک اور ہیبت ناک داستانوں کے باوجود ان کے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہیں آئی۔ اور اپنے مشن پر تمام قسم کے مصائب کے باوجود اسی جذبے سے قائم ہیں

بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد
یہ وہ نشہ نہیں کہ جسے ترشی اتار دے
فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

جواب طلب امور کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس اور اس کا کام

ملک عبدالرشید' سابق ڈپٹی سیکرٹری سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس

اس سے پہلے کہ تنظیمی کام کرنے کے طریقے بیان کئے جائیں مناسب ہو گا کہ ہم یہ بات واضح کریں کہ ہمارا "کام" اصل میں کیا ہے؟ اور یہ کہ ہمارا میدان عمل کون سا ہے؟ ان دو باتوں کی وضاحت کے بعد ہی طریقہ کار کو سمجھنے اور بیان کرنے میں آسانی ہو گی امید ہے کہ کارکن ان چیزوں کو مد نظر رکھ کر تنظیمی کام کے سلسلے میں اپنی کوتاہیوں اور کمی بیشی کو دور کریں گے۔

ہمارا "کام" کیا ہے؟

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اور مکمل ضابطہ حیات بھی ایک لاکھ چوالیس ہزار "کم و بیش" انبیا توحید کی دعوت اور اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ بالآخر نبی آخرالزماں حضرت محمد مشن نبوت کے سردار اور خاتم الرسلین بن کر آئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شریعت عطا فرمائی اسے "اسلام" کا نام دے دیا گیا اور فرمایا "کہ ان الدین عنداللہ الاسلام" یعنی اللہ کے نزدیک دین صرف اور صرف اسلام ہے اور ایک جگہ فرمایا کہ آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کیا اور اپنی نعمتوں کو تمام کیا تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔ یعنی قیامت تک آنے والے انسانوں کی فلاح و کامرانی کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ اسلام پر عمل کریں اس آفاقی مذہب اور نظام حیات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اس دین کا مکمل طور پر نافذ کیا اور اپنے بعد یہ مشن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلاواسطہ سپرد کر گئے۔ چنانچہ خلافت راشدہ کے دور میں مکمل طور پر نافذ رہا یعنی صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین وہ قدسی الاصل ہستیاں ہیں جو انبیا تو نہ تھے لیکن نبی آخر الزماں کے وارث اور ان کے مشن کے حاملین۔ ان ہستیوں نے اسلام کو نبوی طور پر نافذ کر کے اس کو پوری دنیا میں پھیلایا یہی وجہ تھی کہ قرآن مجید نے صحابہ کرام کی مقدس جماعت کو معیار حق قرار دیا اور نبی مہربان نے امت کو اپنے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو امت مسلمہ کے لئے نشان قرار دیا اور قرآن اور حدیث اس مقدس جماعت کی مدح سرائی میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ قیامت تک آنے والی جس جماعت کو معیار قرار دیا گیا اس کی حقیقی پیروی ہی عصر حاضر میں اسلام کے نفاذ کے لئے بہترین راہ عمل ہو سکتی ہے اب چونکہ نبوت کا سلسلہ اختتام پذیر ہو چکا ہے تو اسلام کے نفاذ کی جدوجہد امت مسلمہ کا فریضہ ہے اس فریضے کی تکمیل کے لئے امت کو ایک ایسے پلیٹ فارم کی ضرورت تھی جو ان خطوط پر چل کر جدوجہد کر سکے جو صحابہ کرامؓ ہمیں رکھا گئے ہیں۔ اور یہ کہ اس نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ہی موجودہ زمانے میں امت مسلمہ کی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے اور غلبہ اسلام کے آفاقی نظام کو سمجھنے والے' خوف خدا' عشق مصطفیٰؐ اور حب صحابہؓ ان کی زندگیوں کا خاصہ ہو چنانچہ ایسی جماعت کی تیاری کا کام عصر حاضر میں امت مسلمہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس اس عظیم مشن کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہے جس کا کام ایک ایسی صالح جماعت تیار کرنا ہے جو انہی صفات و کردار کی حامل ہو جو صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت میں پائی جاتی تھیں' تاکہ یہ جماعت آگے چل کر نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں کردار ادا کر سکے۔ اور چونکہ صحابہ کرامؓ معیار حق اور آئیڈیل ہیں اس لئے اس مقد جماعت سے مکمل محبت و عقیدت ضروریات دین میں سے ہے اگر اس جماعت کے کردار کو مشکوک کرنے یا ان کی توہین و تنقیص کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ اساس دین' پر براہ راست حملہ تصور ہوگی یہی وجہ ہے کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ناموس صحابہ کے تحفظ کو اپنے مشن کا حصہ تصور کرتے ہوئے مدح صحابہؓ کا علم لیکر میدان میں اتری ہے۔ المختصر یہ کہ مدح صحابہؓ اور ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے ذریعے نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی راہ ہموار کرنا ہمارا نصب العین اور یہی ہمارا کام ہے۔

میدان عمل

ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے ہماری اس جدوجہد کا واحد اور ایک ہی بلند ترین مقصد ہے وہ ہے رضائے الٰہی کا حصول' اسی طرح ہر کام کا ایک میدان عمل ہوتا ہے جہاں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے

کی جدوجہد کی جاتی ہو بالکل اسی طرح ہمارے کام کا میدان "نسل نو" ہے جو آج کل کے لادینی معاشرے میں اپنے مقصد سے ہٹ کر بے مقصدیت کا شکار ہے اس نوجوان نسل بالخصوص طلباء کو مقصدیت کی طرف بلانا امت مسلمہ کے مستقبل کو تابناک بنانے اور اسلام کے غلبہ کی جدوجہد کا واحد ذریعہ ہے۔ چونکہ نوجوان نسل کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوا کرتی ہے اس لئے ہمارا کام بھی اس اعتبار سے اہم اور میدان عمل اتنا ہی وسیع ہے ہماری بدقسمتی سے ایک اسلامی مملکت ہونے کے باوجود ہمارے ملک میں اسلام کسی شعبے میں اپنی اصلی حالت میں نافذ نہیں یہی وجہ ہے کہ جو نوجوان نسل آج ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں میں پرورش اور تربیت پا رہی ہے وہ صرف نام کی مسلمان ہے۔ اسلام ان کی عملی زندگی میں ختم ہوتا جا رہا ہے۔ غیراسلامی اور فرسودہ نظام تعلیم نے اس نسل کو جو ہمارا عظیم سرمایہ تھی ضائع کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نسل کو صرف اسی صورت میں بچایا جا سکتا ہے کہ ان اداروں میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے' اور ان کو سیرت النبی اور سیرت صحابہ سے روشناس کر کے ان کی اس طرز پر تربیت کی جائے کہ اگر کوئی ڈاکٹر پیدا ہو رہا ہے تو صرف ڈاکٹر ہی نہ ہو بلکہ ساتھ ساتھ ایک مکمل مسلمان اور اسلام کا سپاہی بھی ہو جس کے دل میں جب دین اور حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ لہٰذا یہ تعلیمی ادارے ہمارا میدان عمل ہیں۔ جہاں ہم نے تحفظ ناموس صحابہ ؓ کے ذریعے نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی راہ ہموار کرنی ہے۔

اب ہم تعلیمی اداروں میں کام کرنے کے طریق کار پر مختصر سی روشنی ڈالتے ہیں تاکہ اس کے مطابق ہم اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو سکیں۔ اور اس راستے میں ہمیں کوئی مشکل پیش نہ آئے کہ کس موڑ پر کس طرح کام کرنا ہے۔

سکولوں میں کام

عام طور پر سکولوں پر ہم توجہ نہیں دیتے حالانکہ ابتدائی نرسریاں بہت ہی اہم ہوتی ہیں جہاں بچہ داخل ہونے کے بعد جو سیکھتا ہے عمر بھر اسی پر عمل پیرا ہوتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اس عمر میں بچے نہ تو اچھی طرح سے کوئی کتاب پڑھ سکتے ہیں کہ اسے لٹریچر دیا جائے اور نہ تو وہ کسی پیچیدہ مسئلے کو سمجھنے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ شاید اب اس لئے سمجھیں کہ یہاں کام کرنا مشکل ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں آپ مندرجہ ذیل طریقوں سے ان تک اپنی دعوت پہنچا سکتے ہیں۔

(۱) اول یہ کہ ہم میں سے ہر ایک کو داعی بننا پڑے گا اور داعی کو اپنی دعوت اور نصب العین پر مکمل عبور حاصل ہونا چاہئے۔ سکول میں کام کرنے کیلئے آسان پیرائے میں اپنی دعوت ازبر کر کے طلباء میں پھیلائی جائے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آٹھویں جماعت سے لیکر دسویں تک کے طلباء جو نسبتاً سمجھدار ہوتے ہیں ان میں چند ایک کو منتخب کر کے ان پر محنت کی جائے سکول کے طالب علم کیلئے سکول کے اندر دعوت پھیلانے اور کام کو وسعت دینے میں عام آدمی کی نسبت زیادہ آسانیاں ہیں۔ اگر ہم ان تین کلاسوں کے چند طلبہ کو اپنی دعوت سمجھا کر کارکن یا متفق بنانے میں کامیاب ہوئے تو پھر وہ طلباء اپنے ماحول اور حالات کے مطابق اپنا کام خود ہی آگے بڑھا سکیں گے۔ اسی طرح جو طالب علم سکول میں ہی ہمارے مشن سے منسلک ہوگا' کالج کی سطح تک پہنچ کر وہ ہمارے لئے مزید کارآمد ہوگا۔

(۲) اسی طرح چونکہ ہمارا محسن مدح صحابہ ؓ اور سیرت النبی و سیرت صحابہ ؓ کو اجاگر کرنا ہے استاد ہمیں اپنا ہمنوا ملے گا ہم استاد سے صرف اتنا کام لیں کہ وہ طلبہ کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت و محبت اور صحابہ کرام ؓ کی عظمت بٹھانے کیلئے اپنے لیکچر میں طلباء کو اس طرف متوجہ کرے۔ استاد کی بات سب سے زیادہ متاثر ہو سکتی ہے۔

(۳) جو طلبہ ہماری دعوت سے متاثر ہوں ان میں عقیدے کی پختگی اور دعوت سمجھانے کیلئے تحریری' تقریری مقابلے کرائے جائیں اسی طرح یوم ولادت مصطفیٰ اور ایامہائے خلفائے راشدین پر کوئی پروگرامات بھی منعقد کرائے جا سکتے ہیں جنمیں ہر سنی طالب علم کو شرکت کی دعوت عام ہو' اس سے نہ صرف ہماری دعوت پھیلے گی بلکہ تنظیم بھی متعارف ہوگی اور عام طلبہ بھی اس سے مستفید ہونگے۔

کالجوں میں کام

کالج میں کام کرنا جتنا مشکل سمجھا جاتا ہے اتنا آسان بھی ہے لیکن اس کیلئے منصوبہ بندی اور طریقہ کار کا خیال رکھنا ضروری ہے عموماً کالجوں میں کام کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب داخلے شروع ہو رہے ہوں۔ جو طلباء آپ نے سکولوں میں تیار کئے جن پر محنت کی وہ میٹرک پاس کر کے جب کالج پہنچتے ہیں تو دوسری تنظیمیں انہیں اپنا ہمنوا بنا لیتی ہیں یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ ہم داخلوں کے وقت سستی کر جاتے ہیں کالج کے اور علاقے کے ماحول کے مطابق کالج میں داخلے کے وقت کیمپ وغیرہ لگا کر طلباء کے داخلوں میں مدد دینا اور انہیں صحیح رہنمائی فراہم کرنا طلباء کے دلوں کو جیتنے کے مترادف ہوتا ہے بالخصوص

فرسٹ ائیر کے طلباء بالکل خالی الذہن ہوتے ہیں انہیں اسی طرح سے اپنی طرف متوجہ کرایا جا سکتا ہے۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے مرکز کی طرف سے ہر سال خوش آمدید کے پوسٹر باقاعدہ چھپتے ہیں ان پوسٹرز کو کالج میں نمایاں جگہوں پر لگا کر نئے آنے والے طلباء میں اپنا تعارفی لٹریچر تقسیم کیا جائے اور انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ آپ کی ہر ممکن مدد کے لئے ہم تیار ہیں۔

(۲) جن طلباء سے اس مہم میں رابطہ ہو ان کے نام اور پتہ نوٹ کر کے ان پر محنت کی جائے' لٹریچر اور کیسٹ سننے اور پڑھنے کیلئے انہیں دیں' تاکہ وہ ہمارے پروگرام اور مؤقف کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ ضروری نہیں کہ پہلی دفعہ ہی تمام طلباء آپ کے ساتھ جڑ جائیں۔ بلکہ ایک مخصوص ٹارگٹ رکھ کر اس پر منصوبہ بندی کے ساتھ جدوجہد کریں۔ اس لئے کہ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ ہم بہت سے لوگ جمع کر کے جلسہ جلوس اور اپنی کثرت اور نام کی دھاک بٹھادیں بلکہ منصوبہ بندی کے ساتھ آگے چلنا اور مثبت انداز میں جدوجہد کرنا ہمارا مقصد ہے جس کے لئے کثرت تعداد نہیں بلکہ مضبوط اور نظریاتی احباب کی ضرورت ہے۔

(۳) کالجز اور یونیورسٹیوں میں عموماً بہت ساری طلبہ تنظیمیں ہوتی ہیں ان میں کچھ سیاسی قومی اور علاقائی بنیادوں پر قائم جبکہ کچھ مذہبی کہلاتی ہیں' ہماری پالیسی اس ضمن میں یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنا کام مثبت انداز میں جاری رکھیں۔ کسی کے ساتھ بے ٹکراؤ اور مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی نقصان دہ وہ فائدہ ہوا کرتی ہے۔ ہاں جہاں تک بات ہے شیعہ طلباء تنظیموں کی تو ان کے ساتھ ہمارا بایں مقابلہ معنی ہے کہ ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں' لیکن یہاں بھی ٹکراؤ اور منفی رویے نے ہمیشہ ہی نقصان پہنچایا ہے اس لئے اعتدال اور میانہ روی سے اپنا کام مثبت انداز میں جاری رکھیں یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہمارا کسی بھی علاقائی' سیاسی اور اسلامی تنظیم کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں۔ اور نہ انہیں یہ تاثر دینا کہ ہم ان کے مخالف ہیں۔

استقلال اور تسلسل!

کام ہمیشہ اس انداز سے کرنا ہے کہ اس میں نہ تو کمی آ جائے کہ ایک دم عروج اور پھر ٹھس ہو کر بیٹھ گئے' جن تنظیموں کا ایک نصب العین اور مقصد ہوتا ہے ان کیلئے اپنے کام میں استقلال اور تسلسل پیدا کرنا ضروری ہے کام بے شک تھوڑا ہو لیکن مستقل ہو۔ مثلاً کسی کالج' یونیورسٹی یا یونٹ میں اگر طے کیا جائے کہ روزی تربیتی پروگرامات اور نشستیں ہو رہی ہیں تو ظاہری طور پر یہ اچھی بات ہے لیکن پھر کچھ دنوں بعد اکتا کر سب کچھ چھوڑ دیا جائے۔ اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کے برعکس اگر ہفتہ' دس یا پندرہ دن بعد کی نشست طے ہو اور اس میں تسلسل ہو تو وہ نتائج کے اعتبار سے بہتر ہے ہمارا دعوتی اور تنظیمی کام ہمیشہ اور مستقل انداز میں تسلسل کے ساتھ جاری رہے اس کی منصوبہ بندی کریں اور پھر اس پر ڈٹ کر عمل کریں جو لوگ استقامت کے ساتھ خدا کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں اللہ کی نصرت اور مدد ہمیشہ ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

تعلیم کو فوقیت!

یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ یہ نوجوان نسل تب ہی ہمارے کام کی ہے جب یہ تعلیم کے زیور سے مکمل طور پر آراستہ ہو اور کسی عملی میدان میں پہنچے جبکہ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والا نوجوان صرف اور صرف تعلیم کو اولین مقصد بنا کر آتا ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ سے تعلیم کو فوقیت دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کل لوگ طعنے دیں کہ تنظیم کی وجہ سے تعلیم میں کمزور ہو گئے۔ اسی طرح اگر آپ کے کارکن اور ذمہ دار تعلیمی لحاظ سے قابلیت کے حامل ہوں گے تو اساتذہ' والدین طالب علم ہر ایک آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا' اس لئے تعلیم کو ہمیشہ فوقیت دیں۔

یہ چند چیزیں جو ہم نے بیان کی ہیں وہ عموماً کسی ادارے یا علاقے میں کام اٹھانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں اس کے علاوہ جو چیز سب سے زیادہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ہر علاقے کے اپنے حالات اور ماحول ہوتا ہے اسی ماحول کے مطابق کام کرنا علاقے کے ذمہ دار احباب کی بصیرت اور ان کی صوابدید پر منحصر ہے۔ امید ہے کہ ان باتوں کو سامنے رکھ کر کام کا آغاز کیا جائے تو کام میں ترقی ہوگی۔

شاہ ولی اللہ سے لیکر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تک
تحریک آزادی ہند کی مختصر سرگزشت
تحریک آزادی ہند کے نامور سپوت
ہدیہ -/40 روپے
از قلم علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کارکردگی کے آئینہ میں

سال 99-1998ء

خضر حیات عثمانی
نگران صوبہ پنجاب

تنظیمی سیشن سال ۹۹۔۱۹۹۸ کی کارکردگی جیسے مرکزی مجلس شوریٰ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے اپنے اجلاس منعقد 12 جولائی 1999 کو منظور کیا۔ قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

تنظیم سازی:۔ تنظیم سازی پر رواں سال کافی توجہ دی گئی چنانچہ کافی جدوجہد کے بعد نامساعد حالات کے باوجود چاروں صوبوں کی باڈیاں سب سے پہلے مکمل کرلی گئیں۔ اس سلسلے میں مرکزی رہنماؤں نے طے شدہ پروگرام کے تحت ملک بھر کے دورے کئے۔ بلوچستان سرحد اور پنجاب میں تنظیم سازی مکمل کرلی گئی۔ جبکہ شمالی علاقہ جات کی باڈی بھی عمل میں لائی گئی۔ سندھ میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر تنظیم سازی مکمل نہ ہو سکی تھی۔ جسے قائد طلبا نے صوبائی کنونیز کے ہمراہ طویل دورے کے بعد 28 مئی 99 کو مکمل کیا۔ اسی طرح سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی ذیلی یعنی ضلعی ڈویژنل اور تحصیلی سطح کی تنظیم سازی پورے ملک میں مکمل کرلی گئی۔

رکنیت سازی مہم

ملک بھر میں نو منتخب باڈیوں کی نگرانی میں یکم تا 11 دسمبر" عشرہ رکنیت سازی " منایا گیا۔ اس دوران میں مختلف اضلاع میں تعلیمی اداروں اور رہائشی علاقوں میں بڑے زور شور سے رکنیت کیمپ لگائے گئے۔ لاکھوں طلبانے نے رکنیت سازی میں حصہ لیا۔ اسی طرح لاکھوں طلبا تک مشن جھنگوی پہنچانے کے علاوہ انہیں جماعت میں شامل کرنے کا ایک تاریخ ساز عمل میں لایا گیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ کراچی سے خیبر اور گلگت تک رکنیت سازی کا ایک ہی موسم میں مکمل کرنا اگرچہ ایک چیلنج تھا' مگر مرکزی صوبائی مقامی ذمہ داریوں کی کاوشوں سے یہ ناممکن عمل بڑے اہتمام سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ صوبہ بلوچستان میں موسم سرما کی تعطیلات کے سبب رکنیت سازی مہم موخر کردی گئی جو اپریل 99ء میں مکمل ہوئی۔ رکنیت سازی مہم کے موقع پر ملک بھر میں پوسٹرز اور چاکنگ کے ذریعے تشہیری مہم بھی چلائی گئی جو ایک نئی روایت تھی۔

دفاع صحابہ و پاکستان ریلی

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ضلع جھنگ کے زیر اہتمام 6 ستمبر یوم تاسیس سپاہ صحابہ و یوم دفاع پاکستان کی مناسبت سے ایک عظیم الشان ریلی "دفاع صحابہ و پاکستان ریلی کے نام سے نکالی گئی۔ جو جھنگ کی تاریخ کی ایک عظیم الشان ریلی تھی۔ ریلی میں جھنگ کے علاوہ پورے پنجاب سے قافلوں نے شرکت کی جبکہ ریلی کی قیادت قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی نے کی۔ ریلی میں ہزاروں طلباء اور کارکنوں کی شرکت نے ذرائع ابلاغ اور حکمرانوں سمیت دشمنان صحابہ کے ان دعوؤں کی نفی کردی جو سپاہ صحابہ کے وجود کے خاتمے کا ڈھنڈورہ پیٹتے نہیں تھکتے تھے۔ ریلی کے اختتام پر کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس سے قائد طلبا کے علاوہ پیر طریقت خلیفہ عبد القیوم قائم مقام نائب سربراہ سپاہ صحابہ اور مسجد نبوی کے نائب امام شیخ خلیل احمد سراج نے بھی خطاب کیا۔

تربیتی پروگرامات

چاروں صوبوں میں ڈویژنل' ضلعی' تحصیلی مقامی اور صوبائی تربیتی پروگرامات ہوئے۔ ان مختلف پروگراموں میں کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی دعوت کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی بھرپور اہتمام کررکھا ہے کیونکہ ایک منظم اور تربیت یافتہ جماعت ہی انقلاب برپا کرسکتی ہے۔ چنانچہ پنجاب کا صوبائی کنونشن جھنگ' سرحد کا ایبٹ آباد' پشاور' بلوچستان کا کوئٹہ اور سندھ میں کراچی حیدرآباد وغیرہ مقامی سطح کے پروگرامات منعقد ہوئے۔

تعلیمی اداروں پر بھرپور توجہ

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس وہ واحد طلبا تنظیم ہے جس کا وجود دینی مدارس کے علاوہ کالجز' یونیورسٹیوں میں بھی ہے اس سلسلے میں امتیازی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے رواں تنظیمی سال میں تعلیمی اداروں پر

Scanned with CamScanner

بھرپور توجہ دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے مشہور معروف یونیورسٹیوں اور کالجز میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اپنا وجود رکھتی ہے جھنگوی شہید کے مشن کو تعلیمی اداروں میں پھیلانے کا عزم لے کر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تعلیمی اداروں میں کلاشنکوف کلچر' مغربی تہذیب' فرقہ واریت اور سپاہ صحابہ کے خلاف سرگرم عمل ہے اور وہ دن دور نہیں جب آنے والی نسل نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی جدوجہد میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔

شمالی علاقہ جات پر توجہ

ملک میں شمالی علاقہ صرف پاکستان اور جنوبی ایشیا میں ہی نہیں دنیا بھر میں اہم حیثیت کا حامل ہیں یہاں اہل تشیع کو بھارت ایران اور پاکستان متعصب بیوروکریسی اور آغا خانیوں کو درپردہ امریکہ و اسرائیل کی مکمل سرپرستی حاصل ہے تحریک جعفریہ ان علاقوں کو سیاسی طور فتح کر چکی ہے۔ جبکہ اب بہت ساری تنظیمیں بھی جڑ پکڑتی جا رہی ہیں۔ حالانکہ اب سے چند برس قبل ان علاقوں میں الیکشن سے لے کر کھیل کے میدان تک سنی شیعہ آمنے سامنے تھے اور اہلسنت کی اکثریت سپاہ صحابہ کے بننے سے پہلے ہی سپاہ صحابہ کا کردار ادا کر رہی تھی۔ مگر ہماری عدم توجہی سے (بوجوہ) آج وہاں کے حالات بدلے ہوئے ہیں رواں سال بھی گزشتہ سال کی طرح علاقوں پر خصوصی توجہ دی گئی اس سلسلے میں قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی صاحب اور مرکزی سیکرٹری اطلاعات حبیب اللہ مجاہد تفصیلی دورے کر چکے ہیں۔ الحمد للہ ان دوروں کی بدولت وہاں باقاعدہ طور پر نہ صرف سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس بلکہ سپاہ صحابہ کی تنظیم سازی بھی مکمل ہو چکی ہے۔

دستار فضیلت کانفرنس

گزشتہ تین سالوں کی طرح اس سال بھی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام مدارس عربیہ کے فضلاء کی دستاربندی کرائی گئی اس طرح سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے تقریباً 250 علما کی کھیپ سپاہ صحابہ کے حوالے کی۔ دستار بندی کا یہ سلسلہ فضلائے مدارس عربیہ کی حوصلہ افزائی کے علاوہ انہیں عملی زندگی میں مشن سے بھی وابستہ رکھنے کے لئے اہم ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ اس سال نومبر میں ہونے والی تیسری سالانہ علی معاویہ کانفرنس میں 250 فضلاء کی دستار بندی کرائی گئی۔ امام حرم شیخ عبد الحفیظ نے فضلاء کی دستار بندی کی جبکہ قائدین صحابہ و سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے بھی اس موقع پر خصوصی شرکت اور خطاب کیا ہے۔ کہ آئندہ چاروں صوبوں میں دستار بندی کرائی جائے گی جس کے انتظامات سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کرے گی۔

احتجاجی پروگرامات میں بھرپور شرکت

سپاہ صحابہ کے تحت ہونے والے مختلف احتجاجی پروگراموں میں بھرپور شرکت کی گئی جبکہ اسلام آباد اور لاہور کے مظاہروں میں گرفتار شدگان میں کئی بلکہ بیشتر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے ذمہ دار تھے۔ جبکہ مرکزی سیکرٹری جنرل حاجی فیصل ندیم چوہدری بھی گرفتار ہوئے تھے۔ [illegible] بھرپور شرکت کر[illegible] سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے قائدین [illegible] کی رہائی کے لئے جاری احتجاجی تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔

افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف احتجاج

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے ملک گیر سطح پر امارات اسلامی افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف یوم احتجاج منایا۔ اس موقع پر کراچی سمیت ملک بھر میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرے ہوئے جن کی مرکزی و صوبائی رہنماؤں نے قیادت کی اور امریکی حملوں کو عالم اسلام کی غیرت کو للکارنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے سخت الفاظ میں مذمت کی ۔ اس سلسلے میں پاکستان کی تمام مذہبی سیاسی پارٹیوں میں سبقت لے جاتے ہوئے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے کراچی میں سب سے پہلے ایک عظیم احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس سے سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما مولانا مسعود الرحمان عثمانی نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں میں بھی احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے جن میں کوئٹہ' حیدر آباد' اسلام آباد' جھنگ' گلگت سرفہرست ہیں۔ ان مظاہروں کو عالمی میڈیا نے خوب کوریج دی۔

سپاہ صحابہ کے مرکزی تربیتی کنونشن میں کردار

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا ہے کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا گزشتہ تین سالوں سے مسلسل مرکزی تربیتی کنونشن ہوا کرتا ہے اس سال سپاہ صحابہ اس اہمیت کے پیش نظر اسی طرح کا مرکزی تربیتی کنونشن "ناموس صحابہ کنونشن" کے عنوان سے کروایا جس کی تیاریوں کے سلسلے میں قائد طلبا نے آزاد کشمیر شمالی علاقہ جات اور سرحد کے بعض علاقوں کے دورے کئے علاوہ ازیں ڈاکٹر خادم حسین صاحب سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ سے مکمل تعاون کیا جبکہ سپاہ سٹوڈنٹس کے مقامی

Scanned with CamScanner

عہدیداران اور کارکنوں نے انتظامات کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا جبکہ قائد طلبا کو سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی سونپے گئے تھے جنہیں انہوں نے خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے رہنما ملک عبد الرشید نے اس موقع پر کارکن کی ذمہ داریوں کے عنوان پر پر مغز خطاب کیا جسے بہت سراہا گیا۔

قائد طلبا کے ملک گیر دورے

قائد طلبا حافظ اقرار احمد عباسی صاحب نے مختلف مراحل میں تقریباً ملک بھر کا دورہ کیا۔ اسی دوران انہوں نے مختلف کانفرنسوں کے علاوہ تربیتی اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس سلسلے میں قائد طلبا بعض ایسے علاقوں میں بھی گئے جہاں پہلے مکمل رابطہ نہیں تھا یا تھا لیکن ان میں تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ ان دوروں کے اثرات بھی ملک گیر طور پر جماعت کو منظم کرنے میں اہمیت اور دور رس نتائج کے حامل ہیں۔

لٹریچر کی اشاعت پر توجہ

اس دوران جماعتی دعوتی لٹریچر کی اشاعت پر بھی بھرپور توجہ دی گئی جبکہ بعض اہم کتابیں مثلاً نذیر احمد صاحب کی شہرہ آفاق تصنیف "ایران افکار" اور شیخ حذیفی کا "خطبہ حج" چھپوایا گیا۔ جس سے باشعور، تعلیم یافتہ اور بیوروکریسی سے تعلق رکھنے والے افراد تک مشن جھنگوی پہنچانے میں مدد ملی۔ خطبہ مفت میں اور کتاب لاگتی قیمت پر فروخت کر دی گئی۔ لیکن ابھی اس میدان میں بہت کمی باقی ہے۔ اس تشنگی کو دور کرنے کے لئے مستقبل میں ایک مستقل شعبے کے قیام کی ضرورت بہت حد تک محسوس کی جا رہی ہے۔

تعلیمی پالیسی

وزارت تعلیم پاکستان کے نام سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کی طرف سے نصاب تعلیم کے بارے میں تجاویز بھیجی گئیں جن میں موجودہ افسردہ اور بے مقصد نصاب تعلیم اور طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے اور اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ جبکہ سرحد بورڈ کی طرف سے ساتویں جماعت کے معاشرتی علوم میں مسٹر خمینی کے بارے میں متنازعہ مضمون کی اشاعت پر سخت احتجاج کر کے اسے نصاب سے خارج کرایا گیا۔

وفاق المدارس کے نام خط

مدارس عربیہ کے نصاب میں مناسب تبدیلیوں کی خاطر وفاق المدارس العربیہ کے نام ایک طویل خط بھیجا گیا جس میں نہ صرف نصاب کے حوالے سے تجاویز دی گئیں بلکہ ان سے ملاقات کے لئے وقت بھی مانگا گیا تاکہ بالمشافہ بات کی جا سکے۔ خط میں یہ باور کرایا گیا کہ ہمیں اکابر کے طرز تعلیم سے اختلاف نہیں بلکہ ہم موجودہ حالات کی مناسبت سے چند ضروری مضامین نصاب میں شامل کرانے کے خواہش مند ہیں۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے چند نمایاں کارنامے

یوں تو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے قیام کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ لیکن اس تھوڑے سے عرصے میں جس انداز سے مقبولیت اس کو حاصل ہوئی اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ چند طلبا نے مل کر آج سے دس سال قبل جس جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ آج وہ ملک کے طول و عرض میں اس طرح پھیلی ہے کہ سینکڑوں یونٹیں قائم ہیں اور ہزاروں طلبہ اس عظیم دعوت اور مشن سے مستفید ہو رہے ہیں ناموس صحابہ کے تحفظ نظام خلافت راشدہ کے نفاذ اور اسلامی نظام تعلیم کی راہ ہموار ہوتی جا رہی ہے جو نوجوان اور طلبہ مقصد زندگی سے بالکل نابلد دین سے ناواقف تھے وہ دین کے سپاہی بن رہے ہیں جن کی راتیں اور دن ٹی وی وی سی آر اور اس طرح کے خرافات میں گذر رہے تھے وہ آج عظمت صحابہ کا پرچم تھامے کردار اور عمل صالح کا نمونہ بن کر میدان عمل میں مصروف کار ہیں۔

یہ کہنا تو مشکل ہے کہ منزل کو پا چکے ہیں لیکن منزل کی طرف رواں دواں ضرور ہیں یہی وجہ ہے کہ منزل سے قریب تر ہوتے جا رہے

ہیں دس سالہ تاریخ پر ایک نظر دوڑانے سے ہمیں چند ایسے کارنامے نمایاں نظر آتے ہیں جو یقیناً قابل تحسین اور حوصلہ افزا ہیں اس لحاظ سے بھی کہ طلبا تنظیموں میں اس طرح کے کارناموں کی مثال عنقا ہوتی جارہی ہے جبکہ ہم ان کارناموں کے ذریعے نہ صرف منزل کی طرف جدوجہد اور سعی میں مصروف ہیں بلکہ طلبہ تاریخ میں بھی ایک نمایاں حیثیت کے حامل بنتے جارہے ہیں ایک مضمون میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے لیکن چند نمایاں کارنامے درج کئے جارہے ہیں۔

نظام تعلیم کی اصلاح

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اب تک انگریزی نظام تعلیم نافذ ہے جو نہ صرف فرسودہ ہے اس اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اوقات دشمنان اسلام اپنے ایجنٹوں کے ذریعے نقب لگا کر اس تعلیمی نصاب میں ایسی مضامین داخل کرتے ہیں جو اولاً تو متنازعہ ہوتے اور ثانیاً اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کا سبب بھی اور یہ سب کچھ ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت ہوتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ گذشتہ دور حکومت صوبہ سرحد ٹیکسٹ بورڈ نے جماعت ہفتم کی معاشرتی علوم کے اندر ایک ایسا مضمون شامل نصاب کیا جو متنازعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف تھا عظیم رہنماؤں کے ضمن ایرانی انقلاب کے بانی خمینی کو عظیم اسلامی رہنما لکھتے ہوئے یہ بھی لکھا گیا تھا کہ خمینی نے انقلاب کے ذریعے ایران میں جاری ڈھائی ہزار سالہ شہنشائیت کا خاتمہ کیا۔ حالانکہ تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایران فتح ہوا تھا اور اسلامی کے دور خلافت کا حصہ بنا تھا اس کے بعد کئی سو سالوں تک مسلمان حکمران رہے یہاں تک کہ پھر بادشاہت قائم ہوئی۔ اس طرح منازعہ مضامین کے ذریعے نوجوان نسل کے دل سے اسلامی تاریخ اور اسلاف کے کارناموں کو نکال پھینکنے کے ساتھ ساتھ اسلام سے دوری کا جذبہ پیدا کرنا مقصود تھا چنانچہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے زبردست احتجاج کے بعد حکام سے مذاکرات کے ذریعے وہ مضمون نصاب سے نکال دیا اسی طرح ۱۹۹۷ میں ملک بھر میں اصلاح نظام تعلیم مہم چلائی گئی اور چاروں صوبائی اور وفاقی وزرات تعلیمات کو اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ اور موجودہ نصاب تعلیم کے اصلاح کے لئے سفارشات پیش کردی گئی۔ جبکہ ۱۹۹۸ میں تعلیمی پالیسی کے تشکیل نو کے موقع پر وفاقی وزرات کو سفارشات پیش کی گئیں۔

تربیتی اجتماعات

سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس نے ایک شگوفے اور ایک کونپل کی طرح اس جہاں گلزار و خارزار میں آنکھ کھولی۔ باد سموم اور صرصر کی سختیاں جھیلیں نامساعد حالات کا پامردی سے مقابلہ کیا اسے مسلسل کروب واستبداد کی بھٹی میں رہنا پڑا اور رونق زنداں بڑھانے میں اسلاف کی پیروی بھی کرنا پڑی۔ یہ اس لئے ممکن ہوا کہ سپاہ سٹوڈنٹس نعروں اور جذبات نہیں بلکہ تربیت اور نظریات کے اسلحہ سے لیس ہے تربیت یہاں ہمیشہ اولین ترجیح رہی۔ یونٹ سے لے کر مرکز تک ہر سطح کے تربیتی اجتماعات اس کی قابل فخر روایات بن چکی ہے چنانچہ ہر یونٹ میں ہفتہ وار ضلع میں پندرہ روز اور ہر ڈویژن میں ماہانہ ہر صوبے میں سالانہ اور مرکزی تربیتی کنونشن سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ہی کا طرہ امتیاز ہے۔ جس کی بنا پر طلبہ تنظیموں میں نمایاں حیثیت اختیار کرتی جارہی ہے

پندرہ روزالایثار کا اجرا

یہ ان دونوں کی بات ہے جب ملک بھر میں سپاہ صحابہ اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ظالم حکمرانوں کے عتاب کا شکار تھی قیادت کی مسلسل گرفتاری اور اور ملک بھر کے میں آئے روز حکومتی آپریشنوں نے کارکنوں کو ایک طرح سے مایوس کردیا تھا ساتھ ساتھ ملکی اخبارات کی مسلسل یہ کوشش (حکومتی اور مخالفین کے اشاروں پر) کہ اولاً تو اس جماعت کو دہشت گرد قرار دلوا کر پابندی لگوائی جائے یا پھر یہ تاثر دیا جائے کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔ ایسے میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے کارکنوں کے ذہنی انتشار کے خاتمے اور جماعتی مشن اور کاز کو پھیلانے کے لئے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے موجودہ مرکزی سیکرٹری جنرل حبیب اللہ مجاہد کے زیر ادارت پندرہ روز الایثار کے نام سے اخبار جاری کیا جو ابھی تک نامساعد حالات کے باوجود کامیابی سے شائع ہو رہا ہے پاکستان کی طلبہ تنظیموں میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے پندرہ روز خبرنامہ جاری کیا ہے۔

اس کے علاوہ چند نمایاں کارناموں میں ۱۹۹۱ میں ملک گیر سنی طلبہ امن ریلی ۱۹۹۹ کو انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس کے موقع پر ملتان میں عظیم الشان ریلی یوم دفاع پاکستان کے موقع پر جھنگ میں سالانہ دفاع صحابہ پاکستان ریلی اور مختلف اقسام کے لٹریچر اور کتب کی اشاعت وغیرہ شامل ہیں جبکہ کے مدارس عربیہ کارکن فضلاء کے لئے دستاویزات فضیلت کا سلسلہ اب ملکی سطح پر شروع کیا جارہا ہے جو کراچی میں گذشتہ پانچ سالوں سے جاری ہے

Scanned with CamScanner

پندرہ روزہ الایثار کراچی

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا ترجمان

تعارفی تحریر.......... محمد جہاں یعقوب کراچی

یہ ذرائع ابلاغ کا دور ہے' جس میں جنگیں دو بدو محاذوں پر تیر و تفنگ کے جلو میں کم اور تشہیر و پروپیگنڈہ کے ذریعے زیادہ لڑی جا رہی ہیں۔ ذرائع ابلاغ بالخصوص پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے عوام الناس پر اثرات کسی سے مخفی ہیں نہ محتاج بیان اہل باطل اپنے جدامجد ابلیس خناس کی سنت مذعومہ ومذمومہ پر عمل کرتے ہوئے انہی ذرائع کو بروئے کار لاکر اہل عالم کی رائے اپنے مذموم مقاصد کے حق میں ہموار کرنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے بلکہ اہل حق اہل اسلام کو بھی اپنا سبق پڑھا کر عظمت رفتہ کے حصول سے دور اور میراث اسلاف سے باغی و بیزار کرنے کی ہر ممکن سعی کر رہے ہیں اور رد عمل کے طور بحمد للہ اہل حق بھی ان ہتھیاروں سے نہ صرف اپنی مدافعت کر رہے ہیں بلکہ اس ازلی سچائی کو چہار دانگ عالم میں پہنچا رہے ہیں' جس سچائی کے دامن میں چین ہی چین ہے' امن و سکون و آشتی ہے' بھائی چارہ کا فروغ ہے' اسلامی اقدار کی حفاظت ہے' انسانی رشتوں کا تقدس ہے الغرض فلاح دارین کا راز پوشیدہ ہے۔ وطن عزیز پر ہی ایک نگاہ طائرانہ دوڑایئے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ہمارے معاشرے کی بناؤ سنوار اور بگاڑ میں دور رس اثرات ہیں پھر الیکٹرانک میڈیا سے پرنٹ میڈیا مؤثر اور زود اثر ہے اخبارات و رسائل ہی وہ چیز ہیں جسے ہر کس و ناکس امیر و غریب ' مالدار اور درمیانے طبقہ سے متعلق فرد نہ صرف پڑھتا ہے' بلکہ ان کا اثر بھی لیتا ہے اور اس کے شب و روز کے اندر اس اثر کا اظہار بھی ہوتا نظر آتا ہے۔ جہاں پھول وہاں کانٹے کی مصداق ہمیں اگر اس صرف میں "ضرب مومن" جیسا سو فیصد دینی رنگ میں مزین و مرصع اخبار نظر آتا ہے تو وہیں اہل حوس و ہوا اپنی قطعاً ناحق ضربیں "ضرب حق" کے نام سے لگاتے نظر آتے ہیں۔ جہاں عوامی' قومی اور صوبائی سطح پر روزنامے اشاعت پذیر ہوتے نظر آرہے ہیں' جو وطن عزیز کے باسیوں کو کسی قدر حالات حاضرہ سے اخلاقی حدود میں رہ کر باخبر کر رہے ہیں تو وہیں حیا سوز شرم دوز' بے حیائی' فحاشی' عریانی اور جنسیت کا پرچار کرتے زہریلے پرچے بھی چوک' چوراہوں پر بکتے اور ہر گلی کوچے کی زینت بنتے نظر آتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق ہم پر اس حقیقت کو قدم قدم پر منکشف کر رہے ہیں کہ اپنے کاز" نظریہ اور مقصد کو عوام میں روشناس کرنے اور ان سے تائید سمیٹنے نیز مخالف ہواؤں سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہر تحریک' مشن اور جماعت نے پرنٹ میڈیا بالخصوص پمفلٹ' اخبار' رسالہ اور اشتہار کو زینہ بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرف وطن عزیز ہی پر غور کریں تو ہر جماعت اور تنظیم کا ہم خیال ہم مقصد اور نمائندہ جریدہ یا پرچہ نہ صرف شائع ہو رہا ہے بلکہ عوام کے دلوں کو کھینچنے کی کوشش میں قدرے کامیاب بھی نظر آتا ہے۔ رسائل چونکہ تاخیر سے شائع ہوتے ہیں' اس لئے اگرچہ وہ کسی بھی مشن یا کاز کی اشاعت کا اہم ذریعہ ہیں تاہم ایک تو اسے پڑھنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے' دوسرے مصروفیات کی بناء پر سرسری نگاہ دوڑانے ہی پر اکثر اکتفا کر لیا جاتا ہے یا اگر بغور مطالعہ کیا بھی جائے اس سے نظریاتی پختگی تو آتی ہے مگر اس مشن اور کاز کی تازہ سرگرمیوں اور پل پل کی خبروں کے معاملہ میں تشنگی بہرحال برقرار رہتی ہے ار متعلقین تازہ احوال سے غالباً" ناواقف رہ جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب مورخ اسلام شہید ملت اسلامیہ حضرت اقدس مولانا محمد ضیاء الرحمان فاروقی شہید" نے خون جگر صرف کر کے وفادار ساتھیوں کے تعاون سے مشن جھنگوی کا علمبردار ماہنامہ "خلافت راشدہ" جاری فرمایا تو ایک اخبار کی ضرورت بھی شدت محسوس فرمائی اور عارضی طور پر اس ضرورت کی تکمیل وقتاً فوقتاً خبرناموں کے ذریعہ ہوتی رہی' مگر تشنگی بدستور باقی تھی' چنانچہ سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس نے معرض وجود اور منصہ شہود میں آکر جہاں دیگر کئی کارہائے نمایاں انجام دیئے وہیں اس نکتہ پر بھی قلب و نظر اور سوچ و فکر کے زاویئے پھیلائے اور ہر ممکن تگ و دو جاری رکھی...... وسائل کی نایابی' مالی حالات کے فقدان سے بظاہر یہ امر محال نہیں تو کار مشکل ضرورت تھا' لیکن جب نیت نیک ہو' عزائم جواں ہوں تو "ہمت مرداں" پر "مدد خدا" آہی جاتی ہے' ان نوجوانوں کی سوچ و بچار' دوڑ دھوپ اور تگ و دو رنگ لائی اور رب لم یزل نے مشن جھنگوی" پر احسان و انعام کی موسلا دھار بارش فرماتے ہوئے

اخبار کی دیرینہ ضرورت اور تشنہ تعبیر خواب کو زیور تعبیر سے آراستہ فرمایا اور قائد طلباء حضرت مولانا حافظ اقرار احمد عباسی صاحب' ادیب و خطیب نوجوان حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب' ایڈیٹر "الایثار" اور حضرت مولانا سیف الرحمان عباسی صاحب کی انتھک دوڑ دھوپ کا ثمر عطا فرماتے ہوئے حضرت جرنیل اعظم مرشد محترم قائد اہل سنت مولانا محمد اعظم طارق صاحب' مدظلہ العالی سے تحریری مشورہ کے بعد جرنیل اول حضرت مولانا قاری محمد ایثار القاسمیؒ شہید کے نام نامی اسم گرامی سے موسوم' ان کی یادوں میں مہکتا' شہداء کے خون سے معطر' قائد محترم حضرت فاروقی شہیدؒ کے مبارک تجلیات کی عملی تصویر' اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا حقیقی محافظ' اتحاد اہل سنت کا داعی اور مشن جھنگویؒ کے ہر رہنماء کارکن اور حامی کے دل کی آواز پندرہ روزہ "الایثار" کو ۱۹۹۷ء کے اوائل میں منصئہ شہود پر جلوہ گر فرمایا' جس سے جہاں ایک طرف اہل حق کی دل کی کلی کھل گئی اور اہل سنت اکثریت نے سکون کا سانس لیا اور سجدہ شکر بجالایا وہیں رفض و سبائیت کے ایوانوں پر کھلبلی مچ گئی' ان کی رات کی نیندیں اور دن کا آرام ان پر حرام ہو گیا اور اب وہ نظریاتی محاذوں پر اپنی موت کو یقینی دیکھ رہے ہیں اور انہیں خمینی جنمی ازم کے زمیں بوس ہونے میں اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ ابتدائی چند اشاعتوں کے بعد آپ کا یہ محبوب پرچہ نہ صرف تعطل و تاخر کا شکار ہوگیا' بلکہ کئی مرتبہ تو اس کا دوبارہ اجراء محض خواب لگنے لگا اور بارہا حالات نے اس امر پر مجبور کیا کہ ٹوٹی کمر سمیت سجدہ ریز ہوکر ہتھیار ڈال دیئے جائیں...... جس کی وجہ جہاں وسائل کی کمی تھی تو سونے پر سہاگہ ایجنسی ہولڈر اور معاون حضرات نے بھی وصولیوں میں بے رخی اور بے اعتنائی کا ثبوت دیا تھا' جس کی وجہ سے "الایثار" نہ صرف لمبے تعطل کا شکار رہا بلکہ اس کو وہ دھچکہ لگا جس کے اثرات اب بھی بدستور برقرار ہیں۔ بارہا یوں محسوس ہوا کہ اب اس آواز کا گلہ عدم وسائل کا عفریت گھونٹ کے رکھ دے گا..... اس ذریعہ اظہار کو ہم سے اپنوں کی بے اعتنائی اور عدم تعاون چھین لے گی..... مگر سبحان تیری قدرت! یہ شہید وفا جرنیل اعظم حضرت ایثار القاسمیؒ کے جواں خون کا اثر تھا یا قائد فاروقیؒ کا بلندئی تخیل کہ...... تمام تر پریشانیوں اور مالی بدحالی کے باوجود اب بھی یہ پرچہ پوری شان' بان اور آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے اور کفر کے ایوان اس سے لرزہ براندام ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اللہ نے چاہا تو روکھی سوکھی کھاکر' ہر آزمائش کا مردانہ وار مقابلہ کر کے اور تمام مخالف روشوں سے نبرد آزما ہو کر آپ تک اس ذریعہ اظہار کو پہنچاتے رہیں گے' مگر ٹھہریئے...... آپ کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں' جرنیل اول حضرت قاسمیؒ شہید کا رشک عنبر لہو آپ سے بھی کچھ مانگ رہا ہے...... فقط آپ کا مالی تعاون..... ذمہ داریوں کا احساس...... وقت پر رقم پہنچانے کا مطالبہ...... اگر آپ کی بے اعتنائیاں برقرار رہیں تو...... خدا نخواستہ آپ سے یہ ذریعہ اظہار چھن بھی سکتا ہے...... مشن جھنگویؒ کے پرچار کا یہ عظیم وسیلہ اگر نہ رہا تو...... روح قائد کو کیا جواب دو گے؟ قاسمی شہید نے اگر یہ گلہ کیا کہ تم نے غفلت کیوں دکھائی..... فاروقی شہید نے اگر روز محشر پکڑ لیا تو بتائیے کوئی جواب ہے...... کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کفر و رفض کے گماشتے الایثار کے تعطل پر قہقہہ بار ہوں...... نہیں تو دست تعاون بڑھایئے۔ اللہ ہمارا حامی ناصر ہو۔

اسباب کی حد تک اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اس جھمیلے سے آپ کے محبوب اخبار کا دامن' بالکل خالی ہے کیونکہ نہ اپنا کوئی پریس ہے' نہ کمپیوٹر' نہ کوئی کمپوزنگ کا سسٹم' نہ پیسٹنگ کا انتظام اور نہ رقم کی کوئی مستقل صورت فقط ساتھیوں کا اخلاص' جہد مسلسل اور دوڑ دھوپ ہے' جس کی بناء پر محض اللہ رب العزت کی امداد و تعاون سے آپ کا یہ محبوب اخبار کبھی وقت پہ اور کبھی تقدیم و تاخیر سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جاتا ہے۔ یقین جانیئے اس چار روپے مالیت کا اخبار شائع کرنے کے لئے صبر آزما اور طویل مراحل سے گزرنا پڑتا ہی' بڑی تگ و دو کرنا پڑتی ہے' قرضے بھی لینے پڑتے ہیں۔ الغرض ہر وہ قدم اٹھانا پڑتا ہے اور ہر اس گھاٹی سے گزرنا پڑتا ہے اور ہر وہ کڑوا گھونٹ پینا پڑتا ہے جس کے تصور سے قلب و بدن کانپنے لگتے ہیں۔ مگر تحسین و آفریں ہو سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کے بظاہر بے دست و پا مگر دولت اخلاص و تقوی سے آراستہ اور عزم و ہمت کے ہتھیار سے مسلح و مرصع نوجوانوں کو بطور خاص حضرت مولانا سیف الرحمان عباسی اور دیگر تعلیم کار ساتھیوں کو کہ تمام تر باد ہائے مخالف کی تندہی کے پوری کامیابی سے اپنے فرائض نہ صرف انجام دے رہے ہیں بلکہ حق ادا کر رہے ہیں اور باوجود باقاعدہ نمائندوں کے نہ ہونے کے کسی مجلس مشاورت و ادارت کے نہ ہونے کے اور سب سے بڑھ کر قلت اوقات کے آپ کی خدمت میں ہر وہ مواد پیش کر رہے ہیں' جس کی آپ تمنا کرتے ہیں یا جو مشن حقہ کی ترویج و اشاعت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں خصوصی اشاعت' مستقل سلسلہ مضامین اور مصدقہ خبروں کی فراہمی آسان نہیں۔ اگر آپ کا تعاون برقرار رہا تو آپ کی طرف سے قبول و استفادہ کی موافق ہوائیں چلتی رہیں تو ہم محض ذات ربانی پر کامل بھروسے سے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی ہر ضرورت کی تکمیل کر لی جائے گی اور انشاء اللہ

آپ کے تعاون سے منزل مقصود پر پہنچنے تک یہ سفر جاری رہے گا بلکہ خوب سے خوب تر کی تلاش بھی بدستور جاری رہے گی اور اہل سنت کا نمائندہ یہ اخبار حکومتی ایوانوں پر دستک دیتا رہے گا۔ تاکہ شیعہ کے کفر کا اسی طرح اعلان ہو جائے' جس طرح کہ قادیانیوں کو جسد مسلم آئین کی تیز دھار تلوار کے ذریعے کاٹ کر پھینک دیا گیا تھا.......الایثار سے انشاء اللہ تادم آخر امریکہ اور اس کے گماشتے بالعموم اور کفر رفض کے ایوانوں بالخصوص لرزہ براندام رہیں گے.....الایثار وطن عزیز میں خمینی ازم کی اشاعت کی راہ میں انشاء اللہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر حائل رہے گا اور ...... ہم خون جگر صرف کر کے بھی آپ تک آپ کی جماعت' مشن اور کاز کی پل پل کی خبریں..... جہادی تنظیموں اور سرفروش مجاہد رہنماؤں اور کارکنوں کی کارکردگی کی رپورٹیں....... رفض شکن مضامین...... قائدین و اکابر کے ایمان افروز انٹرویو..... الغرض وہ سب کچھ پیش کرتے رہیں گے' جس کی آرزو رکھتے ہیں۔

یاد رکھئے......الایثار مشن جھنگوی کے پرچار و اظہار اور اشاعت اور تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے' اس کے وسائل کی فراہمی اور اس کے ساتھ ہر ممکن عملی' مالی' قلمی اور نظریاتی تعاون کرنا امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کے ہر روحانی فرزند پر لازم ہے۔

میری مشن حقہ کے تمام متعلقین' کارکنوں' رہبروں اور حامیوں سے گزارش ہے کہ اس کی اشاعت میں اپنا کردار ضرور ادا کریں کیونکہ...... اس کی اشاعت مشن جھنگوی کی اشاعت......دین کی بہترین خدمت...... علمائے حقہ سے لازوال تعاون........ صحابہ کرام سے حقیقی محبت کا اظہار اور سب سے بڑھ کر وقت کی آواز ہے۔

وما علی الاالبلاغ و صلی اللہ تعالی خیر خلقہ محمد النبی الامی الہاشمی الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین۔

سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کے سالانہ تربیتی اجتماعات

محمد فاروق اعظم مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے قیام کے وقت اگرچہ ملکی حالات ساز گار تھے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ میں امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی کی شہادت کا جانکاہ سانحہ پیش آیا ایک طرف بذات خود حضرت کی جدائی کسی طرح بہت بڑے نقصان سے کم نہ تھی کہ ایک تحریک ابتدا ہی میں بانی' مربی' اور قائد کی شفقت اور سایہ عاطفت سے محروم ہوتی ہے تو دوسری طرف ملکی حالات بھی یکایک تبدیل ہو گئے۔ مخالفین زور پکڑتی گئیں شہادتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلا اور حکومت کی طرف سے گرفتاریوں' تشدد اور ریاستی پابندیوں نے کارکنوں اور رہنماؤں کا جینا دوبھر کر دیا اور امتحان کی ایک کڑی اور آزمائشوں کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا۔ لیکن جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بلند کرنے والو کا پایہ استقلال میں کوئی مغرش نہ آسکی۔ بلکہ جماعت کا مشن جھنگوی کی سوچ افکار اور نعرہ روز بروز زور پکڑتا گیا دیکھتے ہی دیکھتے ملک بھر میں سینکڑوں یونٹوں کا قیام عمل میں آیا۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے ابتدائی چھ سال انتہائی سخت ترین ثابت ہوئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں شیعہ غنڈہ گردوں اور دیگر گروپوں نے راستے روکنے اور قدم نہ جانے دینے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے آزمانا شروع کر دئے تھے دوسری طرف وسائل کی عدم موجودگی میں ملک بھر میں رابطے اور تنظیمی کام کے چلانے میں شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا ان حالات میں بانی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ملک عمر فاروق اور ان کے رفقاء نے جس انداز سے کام جاری رکھا' اور ساتھیوں کو منظم کرنے کی سعی کی اس کی مثال ملنی مشکل ہے دیکھتے ہی دیکھتے تمام تر مخالفتوں' عداوتوں اور پابندیوں کے باوجود ملک بھر کے طلبہ اس دعوت اور مشن سے متاثر ہو کر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس سے منسلک ہو گئے اس دوران جہاں دعوت کو پھیلانے کی بھرپور کوشش کی گئی وہاں کارکنوں کی تربیت کو بھی بہت زیادہ اہمیت دی گئی۔ لیکن حالات اور وسائل کی کمی کے باعث ملکی سطح پر کوئی تربیتی اجتماع ممکن نہ ہو سکا۔

کیم جنوری ۱۹۹۶ کو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی مرکزی مجلس شوری کا اجلاس مرکزی آفس لٹن روڈ لاہور میں ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے ڈاکٹر ہارون القاسمی ایڈووکیٹ کو صدر منتخب کیا گیا ان کی قیادت میں مرکزی باڈی نے جماعت کے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ تربیت کا باقاعدہ نظام مرتب کیا چنانچہ انہی کے دور میں

رکنیت سازی برائے حبیب بھی ہوئی جس میں ملک بھر کے ہزاروں طلبہ کی رکنیت سازی ہوئی اسی سال کے اختتام پر مرکزی مجلس عاملہ نے سالانہ کنونشن منعقد کرایا یہ کنونشن سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی تاریخ کا پہلا مرکزی تربیتی کنونشن تھا ۳۱ دسمبر تا یکم جنوری ۹۷ جامعہ محمودیہ گلشن جھنگوی شہید جھنگ میں ہونے والے اس کنونشن میں چاروں صوبوں اور شمالی علاقہ جات کے طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی کنونشن سے معروف سکالرز، علما اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے رہنماؤں نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا جنہیں معروف سکالر عالم دین حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی حضرت مولانا شیخ الحدیث عبد الرحیم صاحب اور صدر مدارس اس جامعہ محمودیہ میں پروفیسر حفیظ الرحمن سپاہ صحابہ کے سابق صدر شیخ حاکم علی جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد اور بانی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ملک عمر فاروق خاص طور پر قابل ذکر ہیں جبکہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے اس وقت کے صدر ڈاکٹر ہارون القاسمی ایک حادثے میں شدید زخمی ہونے کے باوجود کراچی سے سفر کر کے شریک ہوئے ۹۶ کے بعد سے اب تک اللہ کے خصوصی فضل سے تربیتی کنونشن ہر سال منعقد ہوتے رہے ہیں۔

دوسرا سالانہ تربیتی کنونشن

دوسرا سالانہ تربیتی کنونشن ۱۲، ۱۳ جولائی ۹۸ کو پر فضا مقام ایوبیہ میں منعقد ہوا کنونشن میں شرکا کی تعداد قابل دید تھی جبکہ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے طلبا اتحاد و اخوت کی اعلیٰ مثال پیش کرتے ہوئے باہم شیر و شکر بن کر اس اجتماع میں شریک ہو کر یہ بتلا رہے تھے کہ ہر طرح کہ فرقہ واریت گروپ بندی اور حسد بغض سے پاک یہ طلبا مستقبل میں ملک کی فضا کو تبدیل کر کے رکھیں گے۔ اس کنونشن سے بھی معروف علما سکالرز، اور طالب علم رہنماؤں نے معلوماتی تربیتی اور تنظیمی و دعوتی موضوعات پر خطاب کیا۔

تیسرا سالانہ تربیتی کنونشن

۱۰ تا ۱۳ روزہ تیسرا سالانہ تربیتی کنونشن بھی ملک کے پر فضا مقام ایوبیہ مری میں ہوا جس میں چاروں صوبوں کے علاوہ شمالی علاقہ جات کے طلبا کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کنونشن سے سپاہ صحابہ و سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے قائدین معروف علما اور مذہبی سکالرز نے اپنے خطاب کے ذریعے طلبہ کی نظریاتی تربیت کی کنونشن سے پروفیسر عبد الرشید، مولانا عبد الغنی، پیر طریقت خلیفہ عبد القیوم بانی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ملک عمر فاروق، قائد طلبا حافظ اقرار احمد عباسی نے خصوصی خطاب کیا۔ کنونشن میں شریک طلبا و کارکنوں کا شوق دیدنی تھا قلم اور کافی اہم پوائنٹس نوٹ کرتے رہے اور تقریباً ہر مقرر سوالات کا وقفہ دیتا جس میں طلبا ان سے سوالات کرتے اس موقع پر جو سب سے زیادہ خوش آئندہ تھی وہ یہ بات تھی کہ تمام ترشبہات اور نفرتوں سے پاک ایک بستی قائم ہو چکی تھی اور ملک کے طول و عرض سے آتے ہوئے کارکن ایک گھر کی افراد کی طرح رہ رہے تھے۔ ان میں اکثر وہ طلبا تھے جو انتہائی دولت گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے لیکن ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود "وایاز" کی عملی تصویر نظر آرہی تھی اسی طرح دینی مدارس کے بھی بہت سے طلبا شریک تھے جو ملک کی معروف جامعات میں زیر تعلیم تھے اور کالجوں کے طلبا بھی گویا ایک عجیب روح پرور منظر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سنی قوم کے یہ باشعور نوجوان جو تربیت کی مالا میں پروئے جا رہے ہیں در حقیقت قوم کا اصل سرمایہ کہلانے کے قابل ہیں چوتھا سالانہ روزہ تربیتی کنونشن ۷ تا جولائی 2000ء ایبٹ آباد .... میں ہوگا۔

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

مرسلہ:- حافظ اکرام الحق معاویہ

انسانی تاریخ کبھی بھی قیادت سے خالی نہیں رہی ہے چاہے ان کی قیادت موثر ہو یا غیر موثر لیکن ہمیشہ کسی نہ کسی قسم کے افراد قائدانہ رول ادا کرتے رہے ہیں۔ انسان کی اجتماعی زندگی کی اہم ترین ضرورت موثر اور درست قیادت ہے کیونکہ قیادت ہی سے معاشرے کی ترقی اور فلاح وابستہ ہوتی ہے۔ معاشرہ یا کسی اجتماعیت کی صحیح سمت میں موثر پیش رفت کا انحصار قیادت پر ہوتا ہے قیادت کا دائرہ بہت وسیع اور ہمہ گیر ہوتا ہے۔ اسے محض سیاسی پہلو تک محدود رکھنا صحیح نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں قیادت کی ضرورت ہوتی ہے

قیادت رہنمائی کا نام ہے اور رہنمائی ہر شعبہ حیات میں مطلوب ہے۔

قیادت کا مظہر

قیادت کے لئے عمر کی قید کبھی بھی نہیں ایک فرد کی قائدانہ صلاحیتوں کا اظہار بچپن ہی سے ہوتا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ قائد بنتے کم اور پیدا زیادہ ہوتے ہیں بچوں کے گروہ کی قیادت کرنا کلاس میں ساتھیوں کو متاثر کرنا۔ کھیل کے میدان میں ہم عمروں کو لانا اور پھر ان کی دلچسپی پڑھائی کی طرف موڑ دینا یہ اور اسی طرح کے کئی کام چند گنے چنے لڑکے انجام دیتے ہیں۔ ہم جولیوں کا بھی اپنا ایک لیڈر ہوتا ہے جو ان کی ساری سرگرمیوں کو رخ دیتا ہے ہر مرحلے میں جو جوانوں کی ٹیم کا کبھی باقاعدہ اور اعلان کے ساتھ اور کبھی بے قاعدہ اور بغیر اعلان کے ایک رہنما ہوتا ہے۔ جس کے اشارے پر سارے نوجوان متحرک رہتے ہیں۔ اسی طرح معاشرہ میں کچھ لوگ اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے نمایاں طور پر جانے جاتے ہیں غرض زندگی کے ہر مرحلے میں کام کرنے والے مختلف گروپس کے لیڈر ہوئے ہیں۔

ایک اچھے لیڈر کی خصوصیات دراصل کامیاب شخصیت کی خصوصیات ہیں یہ خوبیاں اگر کسی میں موجود نہ ہوں تو نہ صرف وہ کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا بلکہ تعمیر شخصیت کے بھی بہت سے اوصاف سے محروم رہتا ہے۔

لیڈر شپ کے لئے بنیادی اجزاء

(۱) علم سے مراد متعلقہ میدان میں مہارت پیدا کرلینا ہی نہیں بلکہ دوسرے ماہرین میں سبقت کر جانا۔

☆ علمی صلاحیت اس سطح کی ہو کہ اس کے ذریعہ وہ اپنے ساتھیوں کو متاثر کرسکے۔

☆ مخالف نظریات کا گہرا علم رکھنا ماحول اور معاشرہ کا صحیح علم رکھنا موافق افکار و نظریات کا گہرا علم و شعور رکھنا۔

(۲) تقویٰ قائد کی دوسری خصوصیت تقویٰ ہوتی ہے۔

☆ ذاتی شہرت اور نمود و نمائش سے پاک کرنا۔

☆ امانت دیانت اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اجتماعی امور انجام دینا۔

☆ مخلصانہ جدوجہد کے ساتھ حالات کو مقصد کے حصول کیلئے سازگار بنانا۔

☆ خود پسندی سے دور مزاج اور طبیعت میں انسان دوست ہونا۔

☆ خدمت کو اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے خوف خدا کے ساتھ لوگوں کی بھلائی کے کام انجام دینا۔

انتظامی صلاحیت

یہ صلاحیت ایک کامیاب قیادت کے لئے ضروری ہے نظم و نسق کا پہلا اصول افراد سے کام لینا ہے۔ اس لئے قائد کام کرنے والے کو نہیں بلکہ کام لینے والے کو کہتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ کام کرنا معمولی بات ہے لیکن کام لینا حسن و سلیقہ سے غیر معمولی بات ہے یہ غیر معمولی صلاحیت جن رہنماؤں میں موجود ہو وہ سارے انسانی وسائل سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں ہر وجود کارآمد ہے کام کا مطالبہ کرتا ہے حسن و خوبی سے کام لینے اور حکمت و دانائی کے ساتھ کام تقسیم کرنے سے اثرات اور نتائج میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ انسانی وسائل سے استفادہ اور اس کا فروغ ان طریقوں سے ہی ممکن ہے۔

تخیل اور جدت فکر

قیادت کیلئے بلند تخیل کا مالک ہونا اور فکر کی جدت کا پایا جانا ضروری ہے۔ ہے لکیر کے فقیر قسم کے لوگ جو بدلتے حالات اور نئی ضروریات کے مطابق اپنی سوچ اور فکر کو بدلنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں قیادت کے اہل نہیں ہوتے۔ نئے خیال نئی اسکیموں نئی تدابیر اور نئے راستوں کی تلاش و جستجو کا عمل جدت فکر کہلاتا ہے۔

انصاف

قیادت کے لئے انصاف لازمی شرط ہے قائد کے لئے ضروری ہے کہ وہ جانبداری اور طرف داری سے دور رہے نسل ذات فرقہ گروہ، علاقہ، عمر، جنس، مزاج وغیرہ کے امتیازات سے ہٹ کر سب کے ساتھ یکساں اور مساوی برتاؤ کرے۔ سب کی بھلائی کا متمنی رہے کوئی گروہ اسے دیگر کیمپ سے متعلق نہ سمجھے۔ اس کی شخصیت سے ہر ایک کو انصاف کی توقع ہو۔ اور وہ بھی سب کو انصاف دلائے۔

تنوع اور ہمہ گیری

قائد کی دلچسپیاں نہایت متنوع ہوتی ہیں وہ کسی ایک فیلڈ کا ماہر یا کسی مخصوص دلچسپی و مشغلہ سے متعلق نہیں ہوتا۔ اس کے

مشاغل و دلچسپی کی دنیا بڑی وسیع ہوتی ہے اور اسی اعتبار سے اس کے تجربات اور صلاحیتوں کی فہرست بھی بڑی طویل ہوتی ہے۔

متوازن جذبات کا حامل

قائد لوگوں کے جذبات میں ضرور ہلچل پیدا کرتا ہے' لیکن خود جذباتی نہیں ہوتا حادثات اسے متاثر نہیں کرتے' محبتوں اور نفرتوں کا تاثر اس کے طرز عمل میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کرتا وہ گرم جوش ہوتا ہے لیکن جوشیلا نہیں ہوتا اس کے قلب کے پاس پاسبان عقل ضرور موجود رہتا ہے اس کے جذبات اس کے کنٹرول میں ہوتے ہیں سوچ سمجھ کر جو ارادہ کر لیتا ہے کوئی جذباتی کیفیت اس کی تکمیل میں مانع نہیں ہوتی۔

منصوبہ بندی

منصوبہ بندی لیڈر کی نمایاں صفت ہوتی ہے اس کا ذہن بنیادی طور پر ایک منصوبہ ساز سلجھا ہوا اور مفکر ذہن ہوتا ہے۔

خودداری اور وقار

قائد خوددار ہوتا ہے لیکن خود پسند نہیں ہوتا غیرت مند ہوتا ہے۔ بردبار باوقار ہوتا ہے شائستہ اور مہذب ہوتا ہے وہ ظریف ہوتا ہے لیکن معیار کا وزن بھی چھوڑتا ہے۔

فیصلہ کی صلاحیت

قائد کے اندر فیصلہ کی قوت ہونی چاہئے فوری فیصلہ کرنا فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا' ایک اچھے قائد کی نشانی ہوتی ہے اس میں حد سے زیادہ تاخیر نہیں کرتا۔ غور و فکر کے بعد فیصلہ کرنے سے گھبراتا ہے نہ ہچکچاتا ہے رسک لیتا ہے فیصلہ کی ذمہ داری قبول کرتا ہے اور اس کے ہر اچھے یا برے نتیجے کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہتا ہے لیکن یہ سب سوچ سمجھ کر اور مشورہ کرنے کے بعد کرتا ہے۔

خود اعتمادی

قائد یا لیڈر مغرور نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنی صلاحیتوں پر مطمئن اور قانع ہوتا ہے لیکن احساس کمتری سے بھی پاک ہوتا ہے اس لئے اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کا علم ہوتا ہے اور کمزوریوں اور خامیوں کا بھی ادراک رکھتا ہے اس لئے اسے خود پر اعتماد ہوتا ہے اور بھرپور اعتماد ہی اس کی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے۔

پرجوش

قائد پرجوش اور گرم جوش ہوتا ہے۔ وہ سرد جذبات کا حامل اور قانع طبیعت کا مالک نہیں ہوتا۔ آسمان کو چھو لینے کی امنگیں اس کے دل میں مچلتی ہیں اس کے خواب بہت اونچے ہوتے ہیں اس کی نظر انتہا بلندیوں پر ہوتی ہے وہ جہاں جاتا ہے اپنی گرمجوش طعیت سے پورے ماحول کو گرما دیتا ہے۔

اثر انگیزی اور اثر پذیری

قائد اثر ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس کے خیالات اس کے خواب اس کے جذبات و احساسات اس کی امنگیں اور خواہشات اس کے منصوبے اور اس کا منہاج و طریقہ کار صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے اس کا فیض عام ہوتا رہتا ہے وہ جہاں جاتا ہے نظریات سے کئی لوگوں کے قلوب کو رول دیتا ہے اس کے متبعین اس کے شخصیت کا پرتو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ 11

طلباء رہنما خطاب کرتے ہیں' جبکہ تعلیمی اداروں میں مشاعروں' تقریری' تحریری' مقابلوں اور کوئز پروگراموں کا بھی ایک بہت بڑا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے اس سلسلہ میں ایک اور اہم ترین پروگرام کراچی کے بعد اب ملک بھر میں شروع کیا جا رہا ہے وہ ہے مدارس عربیہ کے فضلا کو دستار فضیلت پہنانے کا یہ کسی طلباء تنظیم کا پہلا سلسلہ ہے جو باقاعدگی کے ساتھ کراچی سے چار سال قائم رہا اب اس کا دائرہ کار ملک بھر میں پھیلایا جا رہا ہے چنانچہ دس سال پنجاب بھر کے وفاق المدارس کے فضلا کو دستار فضیلت پہنائی گئی جبکہ یوم تاسیس ۱۱ جنوری ملک بھر میں یوم تجدید عزم کے طور پر ہر سال منایا جاتا ہے۔

تربیت کے میدان میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے ایک وسیع پروگرام پر عمل کر کے اہداف کے حصول کا کام جاری رکھا ہوا ہے اس سلسلے میں چاروں صوبوں میں سالانہ تربیتی کونشنز ہر سطح پر یونٹ سے صوبہ تک ماہانہ سہ ماہی تربیتی پروگراموں کا انعقاد سال بھر جاری رہتا ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ ہر سال مرکزی تربیتی کونشن ہوا کرتا ہے جس میں ملک کے کارکنوں اور ذمہ داران کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔ اب اس پروگرام کو وسعت دینے کا ارادہ ہے اس طرح کارکنوں کے ساتھ ساتھ ذمہ داروں کی تربیت کیلئے تربیت گاہوں کا سلسلہ بھی جاری کیا جا رہا ہے جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مخصوص تربیتی نظام پر سختی سے عمل اور ان پروگراموں کی باقاعدگی اس بات کو یقینی بناتی جا رہی

باقی صفحہ 47 نمبر 12

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تعلیمی اداروں میں پرامن ماحول کی داعی ہے

ہماری پوری تاریخ میں کالجز اور یونیورسٹیوں میں ہنگامہ آرائی کی کوئی مثال نہیں

طبقاتی اور فرسودہ نظام تعلیم کا خاتمہ کئے بغیر ملک ترقی کی راہیں اختیار کر سکتا ہے، نہ ہی خوشحالی آسکتی ہے

قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی سے زبیر احمد صدیقی کا انٹرویو

س: سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس سے واقفیت کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: جب ہم قرآن مجید حفظ کر رہے تھے اس وقت ہمارے استاد محترم ہمیں مولانا حق نواز کے بارے میں بتایا کرتے تھے ان کی عزیمت اور جرات کے اظہار کے قصے سن سن کر ہم میں فطری طور پر ان سے محبت پیدا ہوئی تھی لیکن جب ہم نے باقاعدہ تعلیم شروع کی تو اس وقت سپاہ صحابہ سے واقفیت ہوئی اور چھوٹے موٹے پروگراموں میں شمولیت بھی کی پھر جب میں کراچی میں منتقل ہوا وہاں جامعہ بنوریہ میں ہمیں پنجاب کے مدارس کی بہ نسبت اور طرح کی فضا دیکھنے کو ملی جہاں طلبہ سپاہ صحابہ کا باقاعدہ کام کرتے تھے۔ اس طرح ہم بھی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے جب ۱۹۹۶ء میں کراچی کی عدالت نے چند بوگس مقدمات میں سپاہ صحابہ کے رہنما حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ سمیت تیرہ افراد کو سزائے موت سنائی تو وہ دن ہم سب کے لئے انتہائی غم والم کے دن ثابت ہوئے۔ چنانچہ مقامی جماعت کی اپیل پر ہم نے صرف دو دن کی کال پر جامعہ بنوریہ کے طلباء کے ساتھ مل کر ہزاروں روپے چندہ کیا۔ اسی اثنا میں کراچی میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا کام شروع ہو رہا تھا چند ساتھیوں نے ہم سے رابطہ کیا کہ ہمیں تنظیمی معلومات نہیں۔ س ان ساتھیوں کی محنت اور اخلاص نے ہمیں باقاعدہ یونٹ بنا کر کام کرنے پر مجبور کیا پھر ہم باقاعدہ یونٹ بنا کر کام کرنے لگے جب ساتھیوں نے ہر مدرسے اور کالجز میں یونٹیں قائم کر لیں تو ڈویژن باڈی کے قیام کا اجلاس بلایا جس میں مجھے ڈویژنل صدر منتخب کیا گیا۔ میرے لئے ایک نیا تجربہ تھا یوں جو تعلق دوران حفظ قائم ہوا تھا وہ بڑھتا گیا اور ذمہ داریوں کا دائرہ کار صوبہ اور پھر مرکز تک وسیع ہو گیا میں نے دیکھا کہ اور تنظیمیں بھی مصروف عمل تھیں لیکن ان کے پاس کوئی واضح پروگرام نہ تھا صرف سپاہ صحابہ ایک نصب العین لے کر منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ پھر قائدین کی قربانیاں یہ ایسی چیزیں ہیں جو عموما نوجوان اور طلبا کی اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔

س: آپ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے دوسری بار صدر منتخب ہوئے ان دو سالوں میں آپ کی کیا ترجیحات رہیں۔

ج: جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ میں ڈویژنل اور پھر صوبائی ذمہ دار رہ چکا تھا ان دو ذمہ داریوں پر کام کرتے ہوئے مجھے کافی تجربہ ہوا تھا چنانچہ میں نے جو کمی محسوس کی اس کو دور کرنے کی جدوجہد کروانے کو ترجیح دی مثلاً ہمارے ہاں تنظیمی سوچ کا فقدان تھا ہم نے اس فقدان کو ختم کرتے ہوئے ہر ادارے میں تنظیم سازی پر زور دیا صوبائی ڈویژنل اور ضلعی باڈیاں بنوائیں ہیں اور کام کو منظم کیا جبکہ دوسری بڑی کمی ہم نے تربیت کی محسوس کی تھی چنانچہ تربیت ہماری ترجیحات میں شامل رہی اور ہم نے اس سابقہ دور میں نچلی سطح پر ترجیحی نظام واضح کیا اس میں ہمیں کافی کامیابی ہوئی اس کے بعد حالیہ دور میں ہم نے نہ صرف نچلی سطح پر بلکہ اعلیٰ سطح پر بھی تربیت گاہیں قائم کیں، چنانچہ ہماری تاریخ میں پہلی بار سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے مرکزی اراکین شوریٰ اور صوبائی ذمہ داران کی دو تربیت گاہیں منعقد ہوئیں اسی طرح ڈویژنل اور ضلعی سطح کے ذمہ داروں کی تربیت کا اہتمام کیا یوں تربیت کے فقدان پر کنٹرول کرتے ہوئے تنظیم کو قابل اور باصلاحیت افراد مہیا کئے تیسری چیز جو ہماری ترجیحات میں شامل رہی وہ عصری تعلیمی ادارے تھے جہاں بہت سی لادین لابیاں سرگرم تھی لیکن ہمارا کام نہ ہونے کے برابر تھا اس کمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے تعلیمی اداروں پر خاص توجہ دی یہی وجہ ہے کہ اب ملک کی تقریبا تمام یونیورسٹیوں اور کالجز میں ہمارا کام ایک مخصوص انداز سے جاری ہے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ہم نے اس کام کو اوپن نہیں کیا بلکہ حالات کو مدنظر رکھ کر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح لٹریچر نشر اشاعت تعلیمی مسائل میں طلبا کی امداد وغیرہ بھی ہماری ترجیحات میں

Scanned with CamScanner

شامل ہیں۔

تحریک جعفریہ اور ایران کی پروردہ طلباء تنظیم نے غنڈہ گردی کی انتہا کردی تھی۔۔۔ لیکن ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا

س: آپ کا دوسرا دور صدارت تقریباً ختم ہو رہا ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ان دو سالوں میں آپ کس حد تک ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنا سکے؟

ج: اگرچہ بڑا سخت سوال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں ہم میں سے ہر ایک کو یہی چیز مدنظر رکھنی چاہئے کہ گذشتہ کل کیسے گذرا؟ آئندہ کے بارے میں ہم بہت کچھ سوچتے ہیں لیکن گذشتہ کل کے بارے میں غور کرنا تک گوارہ نہیں کرتے حالانکہ گذشتہ کل کے آئینے میں اپنا چہرہ نظر آجاتا ہے مایوسی تو نہیں لیکن پورے یقین کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ہم اپنی تمام ترجیحات پر پوری طرح عمل نہ کر سکے ہمارے ہاں (بالخصوص دو سال سے) سال کے شروع میں ایک منصوبہ بندی اور لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے جبکہ شوریٰ کا ہر اجلاس اس وقت تک ایجنڈے پر بات شروع نہیں کرتا جب تک سابقہ فیصلہ جات پر رپورٹ پیش نہ کی جائے کوئی عمل قابل تحسین ہے تو اس (Appriciate) کیا جاتا ہے بصورت دیگر پکڑ بھی ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہی اصل وجہ ہے کہ ہم کامیابی کے مراحل طے کرتے جارہے ہیں اس کے باوجود اللہ کے فضل سے پرامید ہیں کہ جو کام ہم سے ہو سکا، وسائل کی کمی اور مسائل کی بہتات کے باوجود احسن طریقے سے سرانجام دینے کی پوری کوشش کی۔ کوتاہیاں تو ہر انسان میں ہوتی ہیں اس سلسلے میں (Coaprat) تعاون کیا ہے۔

س:۔ صوبوں کی کارکردگی سے آپ مطمئن ہیں؟

جواب:۔ اس سے قبل صوبے محض اس لئے فعال نہیں تھے کہ مرکز براہ راست نچلی سطح تک رابطہ رکھے ہوئے تھا اگرچہ اس کے کچھ فوائد بھی تھے لیکن صوبائی باڈیاں بے معنی سی ہو کر رہ جاتی تھیں، ہم نے صوبوں کو فعال بنانے کیلئے تمام نچلی سطح کے رابطے، پروگرامات اور تنظیم سازی صوبائی باڈیوں کے ذریعے کیں، جہاں ضرورت پڑی مرکز نے صوبے کو متوجہ کیا یوں نہ صرف صوبائی باڈیاں فعال ہوئیں بلکہ ان کی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ پہلے صدر پوری طرح سے صوبے تک رسائی نہیں رکھ سکتا تھا ایک طرف عدم وسائل اور دوسری طرف حالات آڑے آتے تھے ہم نے اس سلسلے میں چند عبوری اقدامات کئے مثلاً صوبہ پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا، شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب سے دو دو نمائندے لئے جن پر ایک نگران مقرر کیا جو اس کام کی نگرانی کے علاوہ اپنے علاقے میں کام کی نمائندگی بھی کرے گا یوں کچھ بہتری کی صورت بنی ہے اس کے علاوہ صوبائی انتخابات سالانہ کراتے جس سے کام میں مزید فعالیت آئی اس وقت بحمدہ تعالیٰ چاروں صوبوں اور شمالی علاقہ جات کی کارکردگی تسلی بخش ہے البتہ اس میں مزید بہتری کی ضرورت باقی ہے۔

س:۔ فی الحال طلبہ کونسلز سے الیکشن پر پابندی ہے، اگر یہ پابندی ختم ہو تو آپ انتخابات میں حصہ لیں گے؟

ج:۔ مارشلاء دور میں طلبہ یونینز کے انتخابات پر بعض وجوہات کی بنا پر پابندی لگائی گئی تھی جس میں بعض تنظیموں کی تعلیم دشمن سرگرمیاں، تعلیمی اداروں میں غنڈہ گردی، بیرونی عناصر کی مداخلت کے الزامات حقیقت پر مبنی تھے، جبکہ اب ایسی کیفیت نہیں رہی، سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تعلیمی اداروں میں پرامن ماحول کی داعی ہے، ہماری پوری تاریخ میں کبھی کسی کالج یا یونیورسٹی میں کسی تنظیم سے لڑائی یا غنڈہ گردی کی کوئی مثال نہیں ملتی اگرچہ تحریک جعفریہ اور ایران کی پروردہ طلباء تنظیم نے دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی انتہا کردی تھی لیکن ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ اب اگر طلباء یونینز پر پابندی ختم ہوئی تو ہم حالات کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

ملک کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں اور کالجز میں ہمارا کام جاری ہے

س:۔ موجودہ فوجی حکومت کے سات نکاتی ایجنڈے میں تعلیم شامل نہیں کیا آپ اس بات سے واقف ہیں؟ حالانکہ تعلیم ہی ہماری اولین ضرورت ہے۔

ج:۔ نواز شریف حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد جنرل مشرف جب برسراقتدار آئے تو اس نے سات نکاتی ایجنڈا پیش کیا اگرچہ مجموعی طور پر اب تک حکومت کی کارکردگی تسلی بخش ہے لیکن بعض چیزیں شکوک و شبہات پیدا کر رہی ہیں، اسی طرح سات نکاتی ایجنڈے میں تعلیم کی عدم شمولیت حکومت کی ملکی مسائل سے عدم واقفیت اور چشم پوشی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ بات ہمارے نوٹس میں ہے ہم نے اس بارے میں جنرل مشرف کو کئی خطوط لکھے اور ان کی توجہ دلانے کی

کوشش کی کہ تعلیم اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے' جبکہ نظام تعلیم اس سے بھی بڑا ہے کہ طبقاتی اور فرسودہ نصاب نظام تعلیم کا خاتمہ کیئے بغیر ملک ترقی کی راہیں طے کر سکتا ہے نہ ہی خوشحالی آسکتی ہے' ہمارا حکومت سے اب بھی مطالبہ ہے کہ بجٹ میں تعلیم کے لئے 25% کم از کم حصہ مقرر کیا جائے' اور موجودہ فرسودہ و طبقاتی نظام تعلیم ختم کر کے اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ یکساں نظام تعلیم رائج کیا جائے۔

س:۔ اسلامی نظام تعلیم کے حوالے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عصر حاضر میں اس کا نفاذ ممکن نہیں اس سلسلے میں آپ کیا کہیں گے؟ نیز آپ کے پاس موجودہ نظام تعلیم کے متبادل کوئی نظام ہے؟

جواب:۔ یہ تو سراسر سیکولر اور مغربی ذہن رکھنے والوں کی اختراع ہے کہ اسلامی نظام تعلیم ناقص ہے حالانکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور قیامت تک آنے والی انسانیت کی نجات اسی پر مکمل عمل کرنے میں ہے عصر حاضر میں تعلیم کا جو بنیادی مقصد ہے وہ مادی ترقی قرار پائی ہے جو کہ تعلیم کا بنیادی مقصد تو نہیں البتہ جز ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نظریہ تعلیم پر غور کریں۔ رہی یہ بات کہ متبادل نظام تو اس وقت عالم اسلام کے بہت سے ایسے ادارے ہیں جہاں مکمل اسلامی نظام رائج ہے وہ ادارے بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں اس میں دین و دنیا کی طبقاتی تفریق کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اسلام نے مکمل اسلامی نظام تعلیم دیا ہے۔ اور ہمارے ملک میں ایسے ماہرین تعلیم اور علماء موجود ہیں کہ جو چند دنوں میں ہی ایک انقلابی نصاب تعلیم تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ یہ دراصل بہانے ہوا کرتے ہیں استعماری قوتوں کے پروردہ عناصر اس طرح کے بہانوں سے اپنا نمک حلال کرتے ہوئے اقتدار کی مدت پوری کر جاتے ہیں۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے بھی اس سلسلے میں ایک کمیشن قام کیا ہے جس میں اعلیٰ ماہرین تعلیم علماء اور اسکالرز شامل ہیں ایک اسلامی نظام تعلیم وضع کرنے کا کام بڑے احسن انداز سے سرانجام دے رہی ہے۔

س:۔ سپاہ صحابہ و سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس میں اشتراک عمل کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟

جواب:۔ الحمد اللہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے سرپر قائدین سپاہ صحابہ کا مکمل ہاتھ ہے اور مکمل اشتراک عمل بھی۔ ہمارے ہاں صرف میدان عمل میں فرق ہے' باقی یک جان دو قالب کی کیفیت ہے ایک سربراہ اور سرپرست کی حیثیت سے علامہ علی شیر حیدری صاحب اور علامہ اعظم طارق صاحب جس طرح ہمارا فکری' روحانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں اس پر نہ صرف مجھے بلکہ ہمارے ہر ساتھی کو فخر ہے' قیادت کی اسی توجہ اور ہمارے ساتھیوں کی انتھک محنت کی وجہ سے آج اللہ کے فضل سے تھوڑے سے عرصے میں ہم پورے ملک میں ایک کام اور مقام رکھتے ہیں۔ سپاہ صحابہ کے تمام پروگراموں میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس ماضی میں بھی ہراول دستہ کا کردار ادا کرتی رہی ہے جبکہ آئندہ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ (انشاء اللہ)

:۔ موجودہ مرکزی مجلس عاملہ کی کارکردگی کیسی رہی ہے؟

جواب:۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی روایت ہے کہ ہر سال دستور کے مطابق نئے انتخابات ہوا کرتے ہیں جس میں نئی مجلس عاملہ منتخب ہوا کرتی ہے گزشتہ سال ۱۲ جولائی ۹۹ء کو میں دوسری بار صدر منتخب ہوا اس بار جو کابینہ بنی وہ اپنی مثال آپ تھی۔ اس کی کارکردگی بھی انتہائی تسلی بخش رہی ہے۔ تقریباً ہر ساتھی نے انتھک محنت کی ہے اور ہر طرح سے تعاون کیا ہے لیکن' بالخصوص موجودہ سیکرٹری جنرل حبیب اللہ مجاہد نے قدم قدم پر میرا ساتھ دیا اور کٹھن سے کٹھن مراحل میں بھی نہ گھبرانے والے اس ساتھی نے کسی بھی مرحلے میں مجھے مایوس نہ کیا۔ ہمارے آپس میں اللہ کے فضل سے بھائی چارگی والا رشتہ قائم ہے اور یہ مستقبل میں بھی رہے گا۔ یہاں خاص طور پر ان کے ناقابل فراموش کارنامے کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی جو کہ "خلافت راشدہ" کا خصوصی نمبر نکالنا ہے۔ اس میں بنیادی محنت انہی کی اور بنیادی سوچ بھی انہی کی کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ سب ساتھیوں کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین

آل رسول خاندان نبوت اور سیدنا علی المرتضیٰؓ
کی مقدس تعلیمات کی حقیقی تصویر
عالم اسلام کو بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنے والی کتاب
تلاش حق کی جستجو کرنے والوں کیلئے حقائق ولطائف کا گنجینہ
تعلیمات آل رسول
ہدیہ:200روپے صفحات:464
ناشر: اشاعت المعارف
ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون:640024

Scanned with CamScanner

انقلابی تحریکوں میں نوجوان کا کردار

تاریخ کے ہر دور میں نوجوان ہر انقلابی تحریک کا ہراول دل دستہ رہے ہیں انبیا و رسل نے جب کبھی انسانوں کے سامنے اپنی انقلابی دعوت پیش کی ان کی آواز پر سب سے پہلے اور کثیر تعداد میں لبیک کہنے والے نوجوان ہی تھے۔ دعوت اسلام کی ابتدا میں دار ارقم میں جمع ہو کر جن افراد نے ایک انقلابی جماعت کی تشکیل دی وہ نوجوانوں کی جماعت تھی۔ چنانچہ آقا علیہ السلام کو نبوت کے عطا ہونے کے وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ سے تین برس چھوٹے تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عمر ستائیس سال تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عمر میں آپ سے چھوٹے تھے تو حضرت علی تو سب سے چھوٹے تھے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ارقم، حضرت سعید بن زید، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت بلال، حضرت عمار بن یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ سینکڑوں حضرات نوجوان ہی تھے۔

اور یہ نوجوان ہی تھے جنہوں نے اپنے سامنے دو عظیم سلطنتوں فارس و روم کو شکست فاش دی۔ اور جن کا عظیم سایہ مشرق سندھ کے شہروں اور شمال میں آرمینیا اور روس تک پھیلا۔ جن کا عدل انصاف شام، مصر، طرابلس، اور افریقہ تک پہنچا اور دور خلافت راشدہ میں 64 لاکھ 65 ہزار مربع میل اراضی اسلام کے زیر نگیں آگئی۔ ایک نوجوان تابعی حضرت عقبہ بن نافع مغرب کے بالکل آخری سرے تک جا پہنچے وہ گھوڑے پر سوار تھے۔ جس کی ٹانگیں دریا میں تھیں اور فرمایا تھا کہ خداوند اگر درمیان میں یہ سمندر حائل نہ ہوتا تو میں اعلائے کلمہ اللہ اور دین حق کی سربلندی اور احیاء کے لئے ساری دنیا کو فتح کرلیتا۔ ایک نوجوان قتیبہ باہلی مشرق کے آخر تک چلے گئے جب انہوں نے چین میں داخل ہوئے بغیر واپس ہونے سے انکار کر دیا تو ایک ساتھی نے ازراہ شفقت کہا آپ ترکوں کے علاقے میں بہت دور نکل گئے ذرا احتیاط کیجئے دور تک نہ جائیے ایمان کے نشہ سے چور اس نوجوان نے کہا میں اللہ کی مدد و نصرت کے اعتماد پر دور تک چلا گیا ہوں اور جب وقت پورا ہو جائے تو حفاظت کا ساز و سامان کا کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ فارغ التحصیل ہو کر نکلنے والے نوجوان نے آزادی کا علم اس وقت بلند کیا جب دوسری قومیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اور عقیدہ توحید لوگوں میں اس وقت پھیلایا جب عقل جاہلیت کے طوق پہن چکی تھی۔ انہوں نے عدل انصاف کا بازار گرم کر دیا اور اعلیٰ کارناموں میں مال و دولت کو صرف کر دیا۔ انہوں نے عزتوں اور آبروؤں کی حفاظت کی۔ ان کی پیشانیاں اللہ کے آگے جھکتی تھیں اور غیر اللہ کے سامنے بلند ہوتی تھیں ان کے عقول حق پر ایمان لائے انہوں نے باطل کو ترک کر دیا۔ انہوں نے دنیا کو عظمت سلامتی کی عظیم نعمت دی۔ اور حوادثات کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کیا ان پر جس نے ظلم کیا انہوں نے اسے تازیانہ عبرت بنا دیا ان کی نظر میں شہداء کا خون عطر سے زیادہ پسندیدہ تھا۔ دین کے لئے موت کے منہ میں چلے جانا ان کی عورتوں اور بچوں کے ترانے تھے شہیدوں کے قافلے ان کے سامنے خوشی اور شادی کا منظر پیش کرتے تھے۔ ان کی یہ ہی عزت ایمانی اسلام کی بقاء، تبلیغ اور ترویج کا سبب بنی۔

مفادات کی آگ میں شعلہ زن ہو تو آدمی خلوص اور صدق شعاری سے ہی محروم نہیں ہوتا اخلاقی جرات اور غیرت ایمانی بھی جاتی رہتی ہے

غیرت مند مسلمان نوجوان طلبا ساتھیو! دعوتی تحریکی زندگی کامیابی کی شرط اور نتیجہ خیزی کے لئے قربانی لازمی اور ضروری ہے ہمیں ہر چیز کی قربانی دینا پڑے گی۔ اپنے ذاتی مفادات کو جماعتی مفادات پر قربان کرنا ہوگا۔ کیونکہ اپنے ذاتی مفادات کو درمیان میں لانے سے جماعت کو شدید نقصان ہوگا۔ مفادات کی آگ دل میں شعلہ زن ہو تو آدمی خلوص اور صدق شعاری سے ہی محروم نہیں ہو جاتا اخلاقی جرات اور عزت ایمانی بھی جاتی رہتی ہے۔ آنکھیں پٹ ہو جاتی ہیں کچھ نظر نہیں آتا کہ وہ کیا قدم اٹھا رہا ہے۔ اور اس کے عواقب کیا ہوں گے۔ ایسے عالم میں اپنے بیگانے اور بیگانے اپنے بن جاتے ہیں وہ ان کے ہاتھوں میں کھیلنے لگتا ہے اور ان کے عزائم کی آبیاری کرنے

میں ذرا بھی شرم ساری محسوس نہیں کرتا اس کا یہ طرز عمل خود اس کے لئے دینی اور دنیوی نقطہ نظر سے کس قدر تباہ کن ہو گا اس کی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔

یاد رہے کہ تحریکی زندگی عام مذہبی زندگی کے مقابلے میں قطعاً مختلف ہے۔ اور دو قدم آگے ہے۔ خاص طور پر دعوت دین لے کر اٹھنے والی دفاع صحابہ کی تحریک تو سراسر پیغمبرانہ جدوجہد کی نقیب ہے اس لئے اس کارکن کا ایثار معاشرے کے عام افراد سے بہر حال مختلف ہونا چاہئے۔ تحریکی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر قدم ایثار و قربانی کا امتحان ہوتا ہے خواہشات کی قربانی اوقات و مشاغل کی قربانی' مال و دولت اور آرام سکون کی قربانی' شخصیت کے پندار اور خاندان کے وقار کی قربانی عزیز و اقارب کے ساتھ اصولی اختلاف کی صورت میں قطع تعلق سے خونی رشتوں کی قربانی مشن کی ضرورت پر لبیک کہتے ہوئے وطن' قوم گھربار سے دوری کی قربانی سب سے بڑھ کر اپنی خود پسندی کے بت کو توڑ کر وسیع تر مفاد کے لئے "انا" کی قربانی الغرض کوئی بھی تحریک ہو قربانی کے خالص جذبے کو بروئے کار لائے بغیر اس کا منزل مقصود تک پہنچنا ناممکن ہے۔

عزیز ساتھیو! سپاہ صحابہ کا مشن بہت عظیم مشن ہے پیغمبر علیہ السلام کی 23 سالہ شبانہ روز محنت کے نتیجے میں تیار ہونے والی قدسی الاصل جماعت کی راتیں مصلے پر اور دن جہاد میں گزرتے تھے۔ جو ظلم کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے تھے جو تپتے ہوئے صحرا میں گھسیٹے جاتے تھے اور "احد احد" کہنے سے بھی باز نہیں آتے تھے جن کے حلق میں نیزے پیوست کر دیئے جاتے تھے مگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے باز نہیں آتے تھے ہم بھی مسلمان ہیں مگر اسلام کی بلندیوں کا تصور کر کے ہماری زندگی تھک کر گر جاتی ہے آج بھی غیر مسلم ہمارے اسلام پر ہنس رہا ہے ہم مسلمان ہیں مگر ہمارا حال سچ یہ ہے کہ ہم خدا کی جنت کو مفت میں بھی لینا نہیں چاہتے خدا کے حضور پانچ وقت مفت میں سر جھکا دینا ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔ مگر دنیا کی حقیر ترین ٹھیکریوں کے لئے ہم چوبیس گھنٹے بڑے سے بڑے پہاڑ اکھاڑنے اور پاپڑ بیلنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ ہم کن مقدس شخصیات کے نام لیوا ہیں۔ ہم اپنی صورت سیرت سے ان شخصیات کی مخالفت کر رہے ہیں ہمیں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا ہو گا کہ اپنے اقوال و افعال سے خدا نخواستہ اور اصحاب رسول کی بدنامی کا سبب تو نہیں بن رہے؟

آج پھر صنم کدہ جہاں میں غیرت ابراہیمی کی

ضرورت ہے کون ہے جو عشق و محبت کی راہ میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے کے لئے آتش نمرود میں بے خطرہ کودنے کو تیار ہو

ہمیں کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے کچھ اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا ہو گا ان میں سب سے پہلے ہم دل میں خوف خدا پیدا کرنا شریعت اسلام میں مکمل طور پر پابندی ہے۔ فرض تو فرض پیغمبر علیہ السلام کی سنت نہ ہم سے چھوٹنے پائے اس کے ساتھ ساتھ اطاعت ہے جب تک ہمارے اندر نہ ہو گی ہم کامیاب نہیں پنج وقتہ نمازوں میں امام کی اتباع و اقتدا ہمیں اطاعت امیر کا درس دیتی ہے۔ ہمارے اندر خلوص للہیت اور توکل علی اللہ کا ہونا از حد ضروری ہے ہمارا مقصد صرف اور صرف رضائے خداوندی کا حصول ہے۔ اللہ پر توکل اس کی مدد کا طلب گار رہنا ہی سب سے زیادہ قیمتی ہتھیار ہے جب صرف اللہ کی مدد و نصرت کا یقین ہو گا تو پھر اللہ کی مدد ضرور آئے گی نیز ہر ساتھی کو انقلابی نظریاتی سوچ کا حامل ہونا چاہئے۔ جذباتی کیفیت جز وقتی کیفیت ہوتی ہے۔ جذبات وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ جبکہ نظریات تختہ دار پر لٹک کر بھی مزید پختہ اور مستحکم ہو جاتے ہیں ہمیں اپنے موقف پر اتنا پختہ یقین ہونا چاہئے۔ اگر پوری دنیا کے لوگ ایک طرف ہوں ہم میں سے کوئی فرد تن تنہا دوسری طرف تو وہ جرات کے ساتھ اپنے موقف پہ ڈٹ جائے۔ اور حالات کا تغیر و تبدل اس کے کاز اور مشن میں کوئی تبدیلی نہ لا سکے اپنے ساتھیوں اور تمام مسلمانوں کے ساتھ حسن ظن رکھنا اور بدگمانی سے بچنا آپس میں بھائی چارہ کی فضاء قائم رکھنا اور ایک دوسرے کی دل آزاری سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہئے۔ نیز مطالعہ کرنا اور اپنے آپ کو علمی میدان میں بھی تیار رکھنا بھی ضروری ہے خود احتسابی کے ذریعے اپنے شب و روز کا موازنہ کرتے رہنا چاہئے روزانہ رات کو سونے سے قبل اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے۔ یہ محاسبہ کل روز محشر خدا کے حضور کھڑے ہو کر حساب و کتاب کا یقین تازہ کرتا رہے گا۔

عظیم ساتھیو! آج پھر صنم کدہ جہاں میں غیرت ابراہیمی کی ضرورت ہے باطل سامراج کی شکل میں آج بھی ہزاروں نمرود حق کو للکار رہے ہیں۔ کون ہے جو عشق و محبت کی راہ میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے کے لئے آتش نمرود میں بے خطر کودنے کو تیار ہو۔ مسلمان ہر جگہ ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں اسلامی تہذیب کی دھجیاں

Scanned with CamScanner

لڑائی جاری ہیں قوانین الٰہیہ کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے مشاہیر اسلام حضور کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی اور ان کی توہین وتنقیص عام ہو چکی ہے ہمارے سیاسی رہنما نے قوم کو سوئے حرم متوجہ کرنے کی بجائے اپنا قبلہ امریکہ بنالیا ہے۔

نبی آخر الزمان کے غلامو' صحابہ کے سپاہیو اٹھو ایمان اور تقویٰ سے لیس ہو کر دین دشمن کی قوتوں کو للکارو اپنے مفادات کی قربانی دیتے ہوئے جھنگوی شہید کے مشن کی تکمیل کے لئے صحابہ کے سپاہیوں کے قافلے میں شامل ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے آتش نمرود کے الاؤ آئیں یا سبائی منافقت کے پہاڑ تم بڑھتے چلو دفاع صحابہ کے نام پر تم نے شہادت گاہ الفت میں قدم رکھا ہے اس لئے تمہیں مادیت کے سیلاب سے گذرنا ہو گا نفس شیطان کے ہزاروں جال تمہارے قدموں کی زنجیر بنیں گے تمہیں دنیاوی حرص لالچ جاہ منصب اور دولت و ثروت کے بتوں کو توڑنا ہو گا۔ اگر کل قیامت کے دن اپنے آقا کے سامنے شرمندگی سے بچاؤ اور اپنے رب کے سامنے سرخرو ہونا ہے اللہ کی خوشنودی اور رضا درکار ہے تو آؤ صحابہ کے دفاع کے لئے ہمارے ہم سفر بن جاؤ۔ راستہ کٹھن ضرور ہے مگر منزل بڑی دل نشین ہے اگر عارضی دنیاوی خواہشات کی قربانی دے سکتے ہو تو دفاع صحابہ واہل بیت اطہار دفاع قرآن بلکہ دفاع اسلام کے لئے ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

شراب و شیشہ و ذکر بتاں کا وقت نہیں
اٹھو اٹھو یہ خواب گراں کا وقت نہیں
زمانہ ڈھونڈھ رہا ہے عمل کے شیدائی۔
خطا معاف یہ حسن بیاں کا وقت نہیں
روش روش پہ خزاں کے نقیب ہیں یارو
چمن بچاؤ غم آشیاں کا وقت نہیں
بڑھو کہ بڑھتی چلی آرہی ہے شام حیات
عمل کا وقت ہے آہ وفغاں کا وقت نہیں
سنو وہ نغمہ جو روح حیات گرما جائے
سکوں ہو جس سے اب اس داستاں کا وقت نہیں

مثالی کارکن

قائد طلبہ حافظ اقرار احمد عباسی کی راہنما تحریر

ہمارے ہاں کارکن اسی کو کہا جاتا ہے جو جماعت کی ممبر شپ حاصل کرے' جماعت کے نصب العین' پروگرام منشور اور منعقد کو شعوری طور پر سمجھنے کے بعد اپنے آپ کو اس کیلئے پیش کر دینا ہی در اصل ممبر شپ ہے۔ اس کے بعد تھوڑی بہت اس مقصد کیلئے دوڑ دھوپ کرنا' وقت دینا اور اس مقصد کے لئے محنت کرنا کارکن کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جس کارکن کا تصور ہم آج پیش کر رہے ہیں وہ ہے "مثالی کارکن" دراصل یہی وہ مال ہوتا ہے جس پر جماعت کو فخر ہوتا ہے کہ ہماری صفوں میں بہترین مال موجود ہے۔ تنظیموں اور تحریکوں کا اصل سرمایہ یہی کارکن ہوا کرتا ہے اگر ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ ہم مثالی کارکن بنیں یا کہلائیں تو یقیناً چاہئے بھی کہ ہم اس کیلئے کوشش کریں تو آیئے ہم مختصراً آج مثالی کارکن کی تعریف اور اس کی خصوصیات پر نظر ڈالتے ہیں' تاکہ اس کے آئینے میں ہمیں اصلی چہرہ نظر آئے جس کے بعد ہم اپنا محاسبہ فیصلہ کر سکیں کہ ہم مثالی کارکن ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کیلئے ہمیں مزید کتنے پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔

مثالی کارکن وہی ہے جو اپنی پوری زندگی مشن اور نصب العین کیلئے وقف کر دے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو روئے کار لانے میں بخل سے کام نہ لے' جماعت کے مقاصد اور نصب العین اور پروگرام سے اس قدر عشق ہو کہ بس اسی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے ایک مثالی کارکن کی چند اہم اور بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

فہم اسلام

چونکہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری جماعت کا بنیادی مقصد احیائے دین' اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے' اس لئے اس کے کارکن کیلئے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام سے متعلق ضروری معلومات سے آراستہ ہو دین اور ضروریات دین کا صحیح ادراک رکھتا ہو' تاکہ اپنی روزمرہ کی زندگی کو اسلامی اصولوں پر گزارنے میں کوئی دشواری پیش نہ آتی ہو۔ کلمہ' نماز' روزہ کے روز مرہ مسائل کے علاوہ اسلام سے متعلق مکمل معلومات کا ادراک ایک دینی اور مثالی کارکن کا اولین ہتھیار ہوا کرتا

ہے' اور ان چیزوں کا صحیح فہم اور ادراک اسے نہ ہو تو زندگی کے کسی بھی موڑ پر وہ اس تحریک اور مشن سے منحرف ہو سکتا ہے۔ دین کا جتنا زیادہ علم اور فہم اسے حاصل ہوگا اتنا اس کا دین کے ساتھ لگاؤ اور تعلق بھی بڑھتا جائے گا۔ جبکہ اس کے برعکس تعلق میں کمی کسی بھی وقت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ چونکہ ہمارا مقابلہ ایک مکمل اور من گھڑت جعلی مذہب سے ہے اس لئے جب تک ہمیں مذہب حقہ کا مکمل فہم نہ ہوگا ہم باطل کا مقابلہ کیا کریں گے؟ اس لئے مثالی کارکن کیلئے سب سے پہلے دین کا فہم ہونا ضروری ہے۔

طلب صادق اور اعتصام باللہ

جماعت کے مشن ' نصب العین اور پروگرام سے سچی محبت ہو' جتنی محبت میں پختگی ہوگی اتنی عمل میں تیزی آئیگی' طلب صادق نہ ہو اور سچی محبت نہ ہو بلکہ خدانخواستہ جذبات' شہرت' مفادات اور عزت پیش نظر ہو تو دین اور دنیا دونوں میں خطرے کا باعث ہیں۔ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب مکہ کا ماحول شرک و بت پرستی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا اور ہر طرف کفر و شرک کی وبا پھیلی ہوئی تھی ایسے میں ایک نوجوان جس کے دل میں اس ماحول اور طرز عبادت اور ان نظریات سے سخت نفرت تھی اور جو سچے دل سے حق کی طلب میں لگا ہوا تھا' اور اس ماحول سے ہٹ کر ایک غار میں یکسو ہو کر ریاضت میں مصروف ہوتا ہے تو اس طلب صادق کے نتیجے میں نور نبوت سے سرفراز ہو کر پورے ماحول کو توحید کی روشنی سے منور کرتا ہے۔ یہی طلب صادق ہوتی ہے' جو ابو جہل کو باوجود قریبی عزیز ہونے' عزت و شرف والا ہونے کے حضرت ابو بکر ﷺ پر ترجیح نہ دلا سکی کہ ایک طرف ابو بکرؓ کے دل میں طلب صادق تھی تو دوسری طرف ابو جہل اس نبوت کا منکر تھا۔ بہرحال جہاں طلب صادق سچی محبت اور دشمن سے سخت نفرت کی ضرورت ہوتی ہے وہاں کارکن کیلئے اللہ سے تعلق کا مضبوط ہونا بھی ضروری ہے۔ ہم تو صحابہ کے سپاہی ہیں صحابہؓ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ان میں سے ہر ایک طلب صادق کا صحیح نمونہ اور تعلق باللہ کا صحیح حامل تھا اسی لئے اللہ نے کامیابیاں ان کے قدموں میں ڈال دیں۔

مقصد زندگی کا شعور

کسی مشن کو جب اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ہو تو اس کا صحیح طور پر سمجھنا اور اس سے مکمل واقفیت حاصل کرنا مقصد زندگی کا شعور کہلاتا ہے کسی بھی چیز کا صحیح ادراک اور اس کی سمجھ نہ ہو بلکہ جذباتی' عقلاً یا دماغی طور پر کسی دباؤ کے تحت اس کو اپنایا ہو تو اس کے نتائج اچھے نہیں نکلتے یہی وابستگی اگر جذباتی ہو تو سمندر کی جھاگ کی طرح کبھی اٹھ کر آسمان سے باتیں کر رہی ہو گی تو کبھی زمین میں مکمل مل کر رل جائیگی۔ اور اگر دماغی یا عقلی دباؤ کے تحت ہے تو جونہی دباؤ میں کمی واقع ہوگی وابستگی میں کمی پیدا ہوتی جائے گی۔ بالکل اسی طرح جس طرح گاڑی کے ایکسیلیٹر سے ڈرائیور کا دباؤ کم ہونے سے گاڑی کی رفتار کم یا بڑھنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر مقصد زندگی کا شعور ہے اور جماعت یا مشن سے وابستگی شعوری ہے تو پھر آپ کا دل اسی مشن کیلئے دھڑکتا ہے' اس کا اٹھنا بیٹھنا مشن کے بارے میں سوچ میں مستغرق گزرتا ہے اس مشن اور نصب العین کیلئے اس کے اندر جیسے آگ بڑھکتی ہو........ کم از کم اسی طرح جس طرح بیمار بچے کو دیکھ کر ماں کے دل میں بھڑکتی ہے۔ صحابہؓ نے اسلام کو سمجھ کر شعوری طور پر قبول کیا پھر اسی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور قربانیوں کی وہ لازوال داستانیں رقم کیں کہ آج تک ہماری لئے ان کی زندگیاں مشعل راہ ہیں بیٹے کے اسلام قبول کرنے کی خبر سن کر ماں نے کھانا پینا بند کر دیا۔ یہاں تک کہ اس کی موت یقینی ہونے لگی کسی نے بیٹے سے پوچھا کہ اب بھی تو مذہب سے توبہ نہیں کرے گا؟ بیٹے کا جواب تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہے........ بیٹے نے کہا" ایک ماں نہیں بلکہ ستر ماؤں کی جانیں اسی طرح نکل جائیں میاں نے جس دین اور مذہب سے ناطہ جوڑا ہے اس کو توڑنے کا نہیں سوچ بھی نہیں سکتا....." یہ وابستگی جذباتی تھی نہ وقتی دباؤ کے باعث بلکہ یہ شعوری وابستگی تھی...... ان لوگوں نے اسلام کو مقصد زندگی بنایا تھا...... یہی وجہ تھی کہ ان کے سامنے کوئی تکلیف کوئی مشکل اور کوئی رکاوٹ سد راہ نہ بن سکی اور ایسی تاریخ رقم کر گئے کہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے۔ ہمیں ان کی زندگیوں سے ہی سبق ملتا ہے کہ مقصد زندگی کا شعور جب تک حاصل نہیں ہوگا مقصد پر جان دینا مشکل ہوگا۔

سیرت و کردار کا نمونہ

آج کل کے معاشرے میں جہاں بالخصوص نوجوان بے راہ روی ' فحاشی عریانی اور بے مقصدیت کا شکار ہیں ایک دینی جماعت کا کارکن سیرت و کردار کے لحاظ سے ماڈل اور نمونہ ہونا چاہئے۔ کارکن چونکہ تحریک کا ترجمان ہوتا ہے وہ کسی ادارے' کسی دفتر' کسی معاشرے یا کسی سوسائیٹی میں جس طرح کے کردار کا حامل ہوگا لوگ

Scanned with CamScanner

اسی سے اس جماعت اور تحریک کے بارے میں اپنی رائے قائم کریں گے۔ اگر ہمارا کارکن اوصاف کے اعتبار سے انہی خوبیوں کا حامل ہوگا جن کا ایک عام نوجوان حامل ہے اس میں وہ تمام خامیاں پائی جائیں جو ایک عام نوجوان میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں تو معاشرے میں اس جماعت کا اثر روز بروز کم ہوتا جائے گا۔ ایک مثالی کارکن وہی ہوتا ہے جو سیرت و کردار کے لحاظ سے بہترین نمونہ ہو پورے معاشرے کو سیرت کے نور سے منور کر رہا ہو۔ کسی کالج یونیورسٹی یا مدرسے میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کوئی کارکن ہو تو سیرت و کردار ہی اس کی پہچان ہو۔ حسن و اخلاق اور دوسرے کے کام آنا ہی اس کی پہچان کا سبب ہوں۔ تو تب ہی کہا جا سکتا ہے کہ ہم مثالی کارکن ہیں اور ہماری وجہ سے جماعت اور مشن ترقی کرے گا۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے کارکن کو معاشرے میں صحابہ کرام ؓ کی سیرت و کردار اور سنت نبوی ﷺ کا عمل ماڈل اور نمونہ ہونا چاہئے جس کی لوگ مثالیں دے اور ہر باپ کی یہ خواہش ہو کہ میرا بیٹا ان لوگوں کے ساتھ تعلق جوڑے تاکہ ان جیسا فرمانبردار، قابل، مطیع اور لائق بن جائے اور ہر استاد کو ان پر فخر ہو کہ میرا ہر شاگرد ان جیسا بنے..... ایک لمحے کیلئے ذرا سوچیں کیا ایسا ہے؟ اگر ایسا ہے اور واقعی ایسا ہے تو پھر آپ خوش قسمت ہیں اس پر شکر کریں اور دوسروں کو اس لڑی میں پرونے کی جدوجہد کریں اگر خدانخواستہ جواب نفی میں ہے..... تو اس کی فکر کریں۔

آپ کی صلاحیتیں جماعت اور قوم کی امانت

ہم جماعت اور مشن کو وقت بخوشی دیتے ہیں اور حسب استطاعت پیسہ بھی لیکن ان دونوں چیزوں سے جماعت کبھی ترقی نہیں کرتی جب تک دو چیزیں ان میں مزید نہ ملائی جائیں وہ ہیں منصوبہ بندی اور صلاحیت۔ اگر وقت دیں تو منصوبہ بندی کے ساتھ دیں، کہ اس کا نتیجہ اور ثمر نکل آئے منصوبہ بندی کے ساتھ ایک گھنٹہ دینا بغیر منصوبہ بندی کے چوبیس گھنٹوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح آپ کے اندر اللہ نے بے شمار صلاحیتیں رکھی ہیں ان کے بارے میں قیامت کے دن آپ سے سوال بھی ہوگا آپ کی صلاحیتیں جماعت کی امانت ہیں۔ اور جماعت کو ہر کارکن کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہترین اور مثالی کارکن وہ ہے جو اپنی صلاحیتیں تحریک اور مشن کو پیش کر دے اور اس کے تقاضوں کے مطابق ان کو استعمال میں لائے۔ یہ مشن یہ صلاحیتیں یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے پیش کردہ نعمتیں ہیں ان کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا اگر ابھی سے تیاری ہوئی تو اس سوال کا جواب دیکر سرخرو ہونگے ورنہ ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا۔

عصر حاضر میں ناموس صحابہ ؓ کے تحفظ اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی جو عظیم تحریک اٹھی ہے اس تحریک کا بوجھ نوجوانوں نے ہی اٹھانا ہے۔ نوجوان اس تحریک کا پہلا اور آخری سہارا ہیں اور نوجوان ہی اس تحریک کا کل سرمایہ ہیں ایک مثالی کارکن وہی نوجوان کہلا سکتا ہے جو مندرجہ بالا خصوصیات کا حامل ہو اور اپنا آج قوم کے کل کیلئے صرف کر رہا ہو اس جدوجہد ہی کے ذریعے قیامت کے دن پوچھے جانے والے سوال کا جواب تیار کرنا ہے جب ہم سے سوال ہوگا۔ حدیث نبوی ہے عمر کیسے گزاری؟ جوانی کہاں خرچ کی؟ علم (جو تمہیں عطا کیا تھا اس پر) کتنا عمل کیا؟ مال کہاں خرچ کیا؟...... ذرا سوچیں کیا اس سوالنامے کا جواب تیار ہے؟ اگر نہیں تو آج ہی سے اس کی فکر کیجئے۔

ہم مشن طلباء کے لئے چند راہنما اصول

تحریر۔ محمد جہان یعقوب۔ کراچی

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

طالب علم کا مقام

طالب علم کو ہر دور کے لوگوں نے، ہر تہذیب اور سوسائٹی نے، ہر مکتبہ فکر نے اور ہر شعبہ حیات نے ایک عظیم مرتبہ دیا ہے۔ شاید اس لئے کہ اس کی اضافت جس شے سے ہے وہ شے اس قدر بلند

Scanned with CamScanner

و بالا' اعلیٰ و اولیٰ اور اقدم و اوفق ہے کہ جس کو بھی اس سے نسبت حاصل ہوئی وہ قبول عام کے اعلیٰ مدارج پر متمکن ہوگیا مشہور عرب قاعدہ ہے۔ تعرف الاشیاء باضداد ھا........ کسی بھی شے کی جانچ 'پرکھ اور معرفت حاصل کرنی ہو تو اس کی اضداد کا مشاہدہ' معائنہ اور ملاحظہ کرو۔ علم کی فضیلت اور اہمیت اگرچہ احادیث نبویہ ﷺ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے بلکہ رب کا فرمان بزبان قرآن واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہا ہے۔ هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون........ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے بلکہ عالم کو جاہل پر وہ مقام بلند اور فضیلت و اہمیت حاصل ہے کہ جو عرش کو فرش پر' عرشیوں کو فرشیوں پر حضرت انسان کو دوسری مخلوق رب علا پر' خاصان الٰہی کو عام بندگان الٰہی پر اور آفتاب کو ماہتاب پر حاصل ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ علمائے امت محمدیہ ﷺ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو انبیائے بنی اسرائیل کو اپنی امتوں اور تمام لوگوں پر حاصل تھی' جیسا کہ فرما گئے مخبر صادق' امام الانبیاء خاتم المعصومین' شافع روز جزاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ شاہ دو جہاں ﷺ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل........ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کیطرح ہیں۔ علم اور عالم کا ایڑی چوٹی کا ساتھ ہے...... یہ آپس میں لازم ملزوم ہیں..... ان میں علت و معلولیت کا علاقہ ہے' اس لئے ضمناً علماء کا تذکرہ آگیا۔ بات آگے بڑھانے سے قبل ایک نکتہ ذہن نشین کر لیجئے کہ عام طور پر علم کو دو حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ (۱) علوم دینیہ اور (۲) علوم عصریہ مگر حقیقت یہ ہے کہ آیات قرآنیہ سے جس علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے یا سید المرسلین ﷺ نے جس علم کی طلب اور تحصیل ہر مسلمان مرد اور زن پر فرض قرار دیا ہے' وہ علم ہے جس کی بناء پر خالق و مخلوق میں رابطہ بندگی استوار ہو بندہ عابد اپنے معبود واحد کی معرفت حاصل کرے اس کو پہچانے اور اس کے ارشادات عالیہ پر عمل پیرا ہو کر اس کی رضا حاصل کر کے نہ صرف اپنی ابدالاباد زندگی کو گل و گلزار' پر آسائش و انعام اور من چاہے انداز پر استوار کر لے بلکہ معاشرے کے ہر ہر فرد کے حقوق کی ادائیگی کر کے معاشرے کا ایک مفید فرد بھی بن جائے نیز اس کے باطن میں ایک ایسا انداز فکر و عمل پیدا ہو' ایک ایسا احساس ذمہ داری اجاگر ہو اور ایسی جرات دینی و حب الوطنی پیدا ہو کہ جب بھی اسے اس کا دین پکارے یا وطن اس سے قربانیاں طلب کرے تو لمحۃ الانمین سے بے نیاز ہو کر' بے خوف و خطر' مکمل جذبہ و ولولہ کے ساتھ اور پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ ہر قربانی کے لئے خود کو پیش کر کے' باطل سے غیرت دینی کے بل پر یوں ٹکرا جائے کہ راہ میں جتنے بھی کانٹے آئیں بخوشی ان پر چلے...... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں' پیروں میں زنجیریں پہنا دی جائیں تو خندہ پیشانی سے قبول کر لے...... قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑے تو اس سعادت سے قطعاً پیچھے نہ ہٹے........ زخم سہنے پڑیں' دکھ برداشت کرنے پڑیں' جسد نازک کو گولیوں سے چھلنی کرانا پڑے یا قلب غیور کو پرایوں کے الزامات اور اپنوں کے اعتراضات زخمی کر دیں...... اہل و عیال سے دوری اختیار کرنی پڑے یا املاک و منصب سے دستکشی اختیار کرنی پڑے........ الغرض حق کے احیاء' باطل کے ابطال اور دین حقہ کی حفاظت و اشاعت کی اس راہ میں کڑی سے کڑی آزمائش آئے' بڑے سے بڑا امتحان درپیش ہو...... حتیٰ کہ جان سے گزرنا پڑے تو ایک لمحہ کی پس و پیش کے بغیر اسلاف و اکابر کی یاد تازہ کرتے ہوئے یہ قیمتی متاع بھی رب الارباب کی بارگاہ میں پیش کر دے اور ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہو کر رب ذوالجلال کے اس اعلان کا مصداق بن جائے........ جو میری راہ میں فقط میرے دین کی حفاظت' اشاعت و احیاء کے لئے جان دے آئے ہیں انہیں مردہ نہ کہو۔ دنیا والو وہ زندہ ہیں اور تم سے اچھی جگہ کے مکیں بن چکے ہیں' جہاں انہیں باقاعدہ طیب رزق بھی دیا جاتا ہے۔ مردہ تو وہ ہیں' جن کو میں نے مہلت زندگی عطا فرما رکھی ہے' مگر عارضی جہان ناپائیدار کے جھمیلوں میں کھو کر مجھ جیسے محسن و منعم اعظم کا ذکر تک نہیں کرتے۔ شہید مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں اور قومی حیات کے ضامن بھی شہید کی جو موت ہے وہ دین کی حیات ہے۔

علم اور فن کا فرق

خلاصہ یہ کہ جن علوم سے معرفت الٰہیہ حاصل ہو' جو آفاقی علوم کی حیثیت رکھتے ہوں اور جن کا مقصود فلاح دارین ہو' حقیقی علوم وہی ہیں۔ رہے دنیاوی علوم........ تو یہ علوم نہیں بلکہ فنون ہیں' کہ ان کا نفع دنیا تک محدود ہے اور جوں ہی دھوکہ کی یہ آنکھیں بند ہو جائیں گی تو ڈاکٹری' انجینئری' ٹیکنیکل مہارت' سرکاری عہدے' سپروائزری' فورمینی' منیجری........ سب دھری کی دھری رہ جائے گی' بعد از مرگ شروع ہونے والے کٹھن امتحان میں دنیاوی مہارت' ڈگریاں اور ڈپلومہ جات کچھ کام نہ آئیں گے۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا
جب لاد چلے گا بنجارہ

وہاں تو فقط اعمال کام آئیں گے۔ اگر بچپن میں مولوی صاحب کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا ہے ان سے قرآن کے حروف

سیدھے کئے ہیں' نماز سیکھی ہے' مسنون دعاؤں والی کتاب یاد کرلی ہے اور بقیہ حیات میں ان کا اہتمام رہا ہے........ اسلامیات کے (ون کلاس سے لے کر ماسٹرڈگری حاصل کرنے تک) ایک دو مضامین سے کچھ جو ہر دامن میں سمیٹا ہے' کچھ موتی چنے ہیں' رب کی کچھ معرفت حاصل کی ہے' ور دین فطرت کی کچھ سمجھ حاصل کی ہے اور زندگی کے ہر ہر موڑ پر ان پر عمل پیرا رہے ہیں تو وہی کام آئے گا۔

طلبہ کا دائرہ کار

تاریخ اٹھا کر بنظر غایر اس کا مطالعہ کیا جائے تو ہر دور کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ تاریخ سازوں' مہم جوؤں'' فاتحین و قائدین اور رہنماؤں نے طلبہ کو ملک و ملت کا سرمایہ قرار دیا ہے اور ان سے جتنا کام لیا ہے' شاید ہی کسی اور طبقہ فکر سے لیا ہوگا۔ دور کیوں جایئے...... غزوہ بدر میں ننگی تلوار لیکر سرکار دو عالم ﷺ کی پہرہ داری ہر کڑے وقت میں حضور اکرم ﷺ کے ثانی صحابہ ؓ میں سب سے زیادہ بہادر' شجاع اور دلیر امام اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کون تھے؟ غزوہ احد کے ہیرو' کفار پر عذاب الٰہی کی صورت میں ٹوٹ پڑنے والے' کفار کی پر فخر غرور تنی ہوئی گردنوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے والے اور بے جگری سے علانیہ قبول اسلام کا اعلان بدترین دشمن اسلام' امام کفر و باطل' درندہ صفت ابوجہل کا دروازہ کھٹکھٹا کر کرنے والے امیر المومنین امام ثانی حضرت فاروق اعظم کون تھے؟ فرمان نبوی ؐ پر تادم آخر عمل پیرا ہو کر کمال جرات و شجاعت سے باغیوں کا تختہ مستم بن کر اور بڑھاپے میں بھی بھوک' پیاس سہہ کر عبائے خلافت کو اتارنے سے ببانگ دہل انکار کرنے والے اور جان پر کھیل کر مدینتہ النبی ؐ کو جنگ و جدال سے محفوظ رکھنے والے کامل الحیاء والعرفان امام مظلوم سیدنا عثمان ؓ بن عفان کون تھے؟ شب ہجرت جان ہتھیلی پر رکھ کر بستر نبی پر سونے والے' غزوہ تبوک میں خلیفتہ النبی بن کر مدینہ میں بے جگری سے فرائض انجام دینے والے' تمام غزوات میں کفار کا مثلہ بنانے والے' فاتح خیبر' غزوہ احد میں سولہ زخم کھا کر بھی ثابت قدم رہنے والے سیدنا امام علی ابن ابی طالب کون تھے؟ غزوہ احد میں بہترین تیر اندازی کے ذریعہ کفار کے چھکے چھڑانے والے حضرت سعد ابن ابی وقاص ؓ کون تھے؟ ہر غزوے اور سریئے میں ہر اول دستہ کا کردار ادا کرنے والے اصحاب ؓ صفہ کون تھے؟ اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کرنے والے سینکڑوں صحابہ ؓ کون تھے؟ یہ تمام قدسی الاصل حضرات' بچے اور عورتیں اس عظیم یونیورسٹی کے تلامذہ ہی تو تھے' جس کے چانسلر محمد عربی ؐ ہیں اور جس کا نصاب رب الارباب کا ترتیب دیا ہوا ہے اور جو امام الملائک سیدنا جبرائیل کے توسط سے رائج و نافذ ہوا کرتا تھا۔ تاریخ کے چند ورق اور الٹایئے...... یہ تحریک ریشمی رومال ہے' یہ تحریک خلافت ہے' یہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہے' یہ سید احمد شہید ؒ اور شاہ اسماعیل کی تحریک احیاء اسلام ہے...... نظر اٹھا کر دیکھئے........ ہراول دستہ کن پر مشتمل ہے...... سب سے آگے کون ہیں.......... یہ طالب علم ہی تو ہیں جو بے خوف و خطر احیاء دین کی ان تحریکوں کو کامیابی کی دہلیز کے قریب کر رہے ہیں۔ میرے سامنے تحریک ختم نبوت کے ادوار ہیں...... پہلا دور ۱۹۵۳ء کا ہے اور دوسرے دور کا اختتام ۱۹۷۴ء پر قادیانیوں کے کفر کے قانونی اعلان پر ہوتا ہے...... دونوں ادوار خون مسلم سے رنگین ہیں' شہداء میں مجھے اکثریت نوجوانوں کی نظر آرہی ہے' جن میں پلہ طالب علم طبقہ کا بھاری ہے' ہزاروں دینی علوم کے طلباء نظر آ رہے ہیں تو تقریباً اسی کے لگ بھگ کالجز اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس بھی جام شہادت سے سرشار ہیں۔

یہ قیام پاکستان کی تحریک ہے' جو فقط سات برس پر محیط نظر آ رہی ہے مگر اس کی تاریخ کا ہر صفحہ مجھے خون شہیداں سے سرخ نظر آ رہا ہے۔ تاریخ کے اوراق بتا رہے ہیں کہ اس میں بھی ہراول دستہ طالب علم ہی تھے۔

ہم مشن ساتھیو! آپ کے سامنے کامیاب تحریکوں کی مختصر تاریخ پیش کرنے اور اوراق تاریخ' کردار اکابر و اسلاف' کو کھنگالنے کا مقصد فقط اتنا ہے کہ آپ اپنے دائرہ کار کو سمجھیں'' اپنے فرائض کا احساس کریں...... آپ کا دائرہ کار فقط درسی کتب تک محدود نہیں..... آپ کا کام صرف یہ نہیں کہ کتابی کیڑے بن کر رہ جائیں اور گردو پیش سے کبوتر کی مانند آنکھیں بند کر کے نصابی کتاب کی محدود دنیا میں مقید ہو کر رہ جائیں اور جب عملی زندگی میں قدم رکھیں تو اسے نصابی کتب کی محدود دنیا سے یکسر مختلف و متضاد پا کر بکے بکے رہ جائیں اور عالم یہ ہو۔ "آگے کھڈہ پیچھے کھائی" کیا کروں بتا میرے بھائی!

ہماری ترجیح اولین

ہم مشن ساتھیو! آپ کی اولین ترجیح تو آپ کی تعلیم اور نصابی سرگرمیاں ہی ہونی چاہئیں اگر آپ مشن حقہ میں مصروفیت و مشغولیت کی بناء پر اس میدان میں کود رہے ہیں تو آپ کی کمزوری پر مورد الزام مشن حقہ کو ٹھہرایا جائے گا...... حالانکہ آپ کا مشن آپ کو قطعاً

Scanned with CamScanner

ایسی گائیڈ لائین فراہم نہیں کرتا' آپ پر ایسے فرائض عائد نہیں کرتا اور آپ سے ایسے اوقات طلب نہیں کرتا جو آپ کی تعلیمی کمزوری کا پیش خیمہ ثابت ہوں......... اگر آپ تعلیمی میدان میں کمزوری کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو اس میں مشن حقہ بال برابر بھی قصوروار نہیں' بلکہ اور الزام مشن حقہ پر آئے؟ کیا آپ یہ برداشت کرسکتے ہیں کہ آپ کی ذاتی کمزوری پر مشن حقہ کو موردالزام ٹھہرایا جائے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں........ تو عہد کرلیجئے! تعلیمی میدان میں بھی ویسی ہی سرگرمی اور انہماک کا مظاہرہ کریں گے' جو ہمارے اسلام اور اکابر کا طرہ امتیاز رہا ہے اور انشاء اللہ تعلیمی میدان میں کامیابی کے پھریرے لہرا کر' فتح وظفر کے جھنڈے گاڑ کر ثابت کردیں گے کہ ہم اسلاف و اکابر کے حقیقی وارث ہیں۔ اگر آپ طے کرلیں تو یہ کوئی مشکل بات نہیں۔

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

دوستو! یاد رکھو! تمہارا مشن تمہاری تعلیمی سرگرمیوں میں قدم قدم پر تم سے تعاون کرتا نظر آئے گا۔ اساتذہ اور دوسرے طلبہ کے ذہنوں سے اپنے عمل کے ذریعے یہ تاثر نکال باہر کروگے کہ مشن جھنگوی" تعلیم کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا' بدستور کمزوری ہی دکھاتے رہے اور تمہاری اس کمزوری کا نزلہ مشن حقہ پر ہی گرتا رہا تو یاد رکھو...... یہ مشن سے وفاداری نہیں بلکہ بدترین غداری ہوگی...... مبادا روز محشر بانی شہید" پوچھ نہ لیں کہ تم نے میرے مشن سے وفاداری کا یہی صلہ دیا کہ مدارس میں داخلے کے لئے سپاہ صحابہ سے عدم وابستگی کی شرطیں رکھی جانے لگیں!! بتاؤ! اس دن شہید قائد" کو کیا جواب دوگے؟؟؟

ہم مشن دوستو! یہ صرف ہماری بے اعتدالی کا ثمرہ ہے۔ اگر ہم فرمان حبیب پر عمل پیرا ہوکر میانہ روی کی بہترین روش کو اپنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم جہاں عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہترین داعی' ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہترین سپاہی اور مشن جھنگوی کے بہترین رفیق ثابت ہوں وہاں ہم اپنے مدرسے اور جامعہ کے بہترین طالب علم اور اساتذہ کرام کی ہردلعزیز شخصیت بھی بن جائیں۔

آئندہ سطور میں نہایت اختصار سے قائد طلبہ حضرت مولانا اقرار احمد عباسی صاحب کے حسب الحکم مختصراً وہ لائحہ عمل اور طریقہ کار قلمبند کر رہا ہوں' جس پر عمل پیرا ہوکر انشاء اللہ ہم مشن حقہ کے بہترین داعی' بہترین طالب علم' کارآمد مسلمان اور معاشرے کا تعمیری فرد بن سکیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اوقات کی تقسیم

دینی مدارس کے طلباء کا اکثر وقت تعلم' تکرار' اور مطالعہ جیسے مبارک و مسعود مشاغل میں صرف ہوتا ہے' پہلی فرصت میں ضروری ہے کہ ہم اپنے اوقات کو تقسیم کریں' اس کے دو جزو سامنے آتے ہیں۔ (۱) تعلیم' تکرار اور مطالعہ کا وقت (۲) حوائج ضروریہ کے علاوہ فارغ اوقات۔

تعلیم' تکرار اور مطالعہ کا وقت

اس وقت کو مکمل طور پر انہی سرگرمیوں پر صرف کریں جن کی خاطر انتظامیہ نے ان اوقات مختص کر رکھے ہیں۔ یہی فرض شناسی کا تقاضہ بھی ہے اور مدرسے کے قوانین کا مقصود بھی' جن پر عدم عمل کرنا ہر طالب علم کے لئے ازحد ضروری اور کامیابی کی اولین سیڑھی ہے۔ اور جن پر عمل فقط نمک حرامی ہے اور کچھ نہیں۔

ہم مشن ساتھیو! ہمیں شیطان ان قیمتی اوقات میں فضولیات میں مشغول کردیتا ہے' جسے وہ مشن حقہ کی بہت بڑی خدمت کے طور پر مزین کرکے ہمارے سامنے پیش کرتا ہے' حالانکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو ان میں وقت کے ضیاع کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتا' مثلاً (۱) تپائیوں پر نعرے لکھنا' (۲) قائدین کے بیانات پر تبصرے کرنا' (۳) دوسری مذہبی تنظیموں پر تنقید و تبصرے کرنا (۴) ادھر ادھر کی' ایران توران کی مارنا وغیرہ یہ امور فقط قیمتی وقت کا ضیاع ہیں اور ان کی بناء پر مشن حقہ کی کوئی خدمت تو کیا ہو' آپ عنداللہ مدرسہ کے اوقات میں خیانت کے مرتکب ہوکر مجرم ضرور بنیں گے۔

فارغ اوقات

ان اوقات میں ہمارے اکثر ساتھی کھیل کود اور دیگر مباح مشاغل میں مشغول نظر آتے ہیں اور مشن کی ہوا انہیں دور سے بھی نہیں چھوتی' حالانکہ یہ ہے وقت کام کرنے کا' چندہ کرنے کا' ذہن سازی کا...... شیطان کے مکرو فریب کی وجہ سے ہم ان قیمتی اوقات کو لایعنی مصروفیات میں گزار دیتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ" کے سپاہی کا تو روز و شب مطمع نظر ہی یہ ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مشن حقہ کے کام آسکے۔ آپ کا مشن آپ کو کھیل کود سے فرحت بخش چہل پہل وغیرہ سے نہیں روکتا' مگر اپنی ذات کے نفع کے ساتھ لازم ہے کہ کچھ مشن حقہ کی بھی فکر کی جائے۔ کھیل کود کے ساتھ ساتھ آپ مشن حقہ کی خدمت

بھی کر سکتے ہیں' اس سے قبل ایک ضروری امر' جس سے اکثر ہم سب ساتھی غافل ہیں' وہ ہے محاسبہ' پھر اس کے بھی دو جزو ہیں۔

(۱) اس بات میں اپنا محاسبہ کیا واقعتاً میں صحابہ کا سپاہی کہلانے کا حقدار ہوں۔

(۲) اس بات میں اپنا محاسبہ کہ کیا میں جس مشن سے وابستگی کا اظہار کر رہا ہوں' کیا میرا اپنا نظریہ اس کے موافق ہے؟ کیا مجھے مشن حقہ کی حقیقت سمجھ میں آ چکی ہے؟ اب ہم مختصراً دونوں اجزاء پر تھوڑی سی بحث کرتے ہیں۔

کیا ہم واقعتاً صحابہ کے سپاہی ہیں؟

اس امر کا جواب طلب کرنے کے لئے آپ کو پہلے لفظ "سپاہی" کا مفہوم سمجھنا ہوگا۔ سپاہی اس کو کہا جاتا ہے جو ملت کے تمام قوانین اور قواعد و ضوابط پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو اور اس کا ظاہر اور باطن دونوں اس بات کا بین ثبوت فراہم کریں کہ وہ جس ملت کا سپاہی ہونے کا دعوی کر رہا ہے' اس کے قوانین پر خود بھی دل و جان سے عمل پیرا ہے۔ اگر اس کا ظاہر و باطن اس کا غماز نہ ہو تو اسے سپاہی نہیں کہا جاتا' نہ اسے سپاہی کے طور پر فرائض سونپے جاتے ہیں اور نہ ہی اسے کوئی تنخواہ دی جاتی ہے۔ ہم مشن ساتھیوا ہم صحابہ کرامؓ علیہم رضوان کے سپاہی ہونے کے بڑے طمطراق سے دعوی کرتے ہیں لہٰذا ہم اس دعوی میں اسی وقت سچے کہلائیں گے' جبکہ ہمارا ظاہر و باطن بھی انہی نفوس قدسیہ کے کردار پر عمل کا غماز ہو۔ صحابہؓ صرف گفتار کے غازی نہیں تھے' بلکہ کردار سے بھی اسلام و شعائر اسلام و پیغمبر اسلامؐ سے محبت کا واضح ثبوت فراہم کرتے تھے۔ ان کی ایک صفت اگر اشداء علی الکفار ہے تو اسی قرآن میں دوسری صفت رحماء بینھم بھی آئی ہے جس کا ترجمان حقیقت حضرت ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اپنا محاسبہ کیجئے..... کیا ہم میں رحماء بینھم والی صفت موجود ہے..... ہمارا عمل تو اس کی نفی کر رہا ہے۔

☆ ہم تبلیغی جماعت کی کوششوں کو عافیت کوشی کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں'

ہم مجاہدین کی سرفروشی پر یہ کہہ کر خط تنسیخ پھیر دیتے ہیں کہ اصل جہاد تو وہ ہے جو ہم کر رہے ہیں' ان کا جہاد تو مجاز ہے۔

☆ ہم جمیت علمائے اسلام جیسی عظیم جماعت سے خار رکھتے ہیں' الغرض اپنے علاوہ کسی کو مبنی بر حق نہیں سمجھتے' حالانکہ صحابہؓ کا یہ طرز عمل تو نہ تھا۔ وہ تو دین کے ہر شعبہ کا بنفس نفیس دفاع کرتے تھے۔ اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو نرم گوشہ تو رکھیں اپنا نظریہ یہ بنا لیجئے کہ اہل حق جس پلیٹ فارم سے جس انداز میں بھی اسلام کی خدمت کر رہے ہیں' حق پر ہیں اور جو حق پر نہیں ہے اللہ ان کو ہدایت دے۔ ہمیں منصف بنایا گیا ہے نہ ہم سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کے سپاہیوں نے صحابہؓ کی اس عظیم صفت پر عمل ترک کر دیا تو آج عالم یہ ہے کہ دوسری مذہبی تنظیموں کے افراد' باوجود اس کے کہ مشن جھنگویؒ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے' اس کے قریب آنے سے کتراتے ہیں۔ بتائیے........ کیا یہ مشن جھنگویؒ کی خدمت ہے ...... ہرگز نہیں' ضرورت اس امر کی ہے سپاہ صحابہؓ کا ہر کارکن اپنے دل میں اس قدر وسعت پیدا کر لے کہ اس کے اخلاق کی بدولت مقناطیسی کشش سے لوگ مشن حقہ میں شامل ہونا شروع کر دیں۔ صحابہؓ کی شان تو اللہ نے اپنے کلام میں یہ بیان فرمائی ہے کثرت رکوع و سجود اور قیام و قعود کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑ جایا کرتے تھے اور احادیث بتاتی ہیں کہ جہاں صحابہؓ میدان جہاد و قتال کے شہسوار تھے وہاں راتوں کو اس قدر انہماک سے مصروف عبادت ہوتے تھے کہ گمان ہوتا کہ راہب ہیں....... فرائض اور سنن تو دور کی بات' نوافل اور مستحبات کے ترک کو بھی موجب خسران جانتے تھے۔ اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن سے ہر دم رطب اللسان رہا کرتے تھے۔ صحابہؓ کے سپاہیوا صرف صحابہ کی مالا جپنے سے تو بات نہیں بنے گی۔ آج ہم قول سے تو خود کو صحابہ کا بڑا مداح ظاہر کرتے ہیں مگر ہمارے اعمال' افعال اور کردار اس کے قطعاً برعکس' یکسر متضاد اور سوفیصد زبان حال سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ عملاً ہمیں صحابہ سے کوئی محبت نہیں۔ اگر واقعتاً ہمیں صحابہؓ سے محبت ہوتی تو ہم اس دو عملی اور دوغلے پن کا شکار نہ ہوتے۔ یا تو مان لیجئے کہ ہمیں کردار صحابہ سے نفرت ہے اور محبت کا دعوی فقط منافقت ہے یا آج سے صحابہ کرامؓ کی حقیقی محبت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے فرائض'' سنن اور مستحبات پر عمل کو حرز جاں بنا لیجئے....... یہ اللہ کا حکم بھی ہے' رسول اللہ کا طریقہ ہے' صحابہؓ سے دعویٰ محبت کا تقاضہ بھی ہے اور تمہارے ہر دلعزیز قائد جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کا منشاء بھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

حقیقت علم اور طالبعلم کا نصاب زندگی

مرسلہ:- حافظ شکیل احمد مدنی نانپور

تمام حکماء اور عقلاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عقل سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور علم سے بڑھ کر کوئی کمال اور فضیلت نہیں۔ اگر عقل ہے اور علم نہیں تو اس کی مثال عریاں اور برہنہ کی ہے اگر خدانخواستہ عقل ہی نہیں تو پھر زندگی ہی نہیں۔ معاش ہو یا معاد دین یا دنیا سب کا دارومدار علم پر محیط ہے علوم وفنون کی کوئی حد اور شمار نہیں لیکن اصل علم وہ ہے جو آسمان سے آیا ہوا اور جس سے خدا وند قدوس کی معرفت اور اس کی اطاعت اور عبودیت کا طریقہ معلوم ہو مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے علم دین مقصود اول ہے اور علم دنیا مقصود ثانوی کے درجہ میں ہے اور مومن و کافر میں فرق یہی ہے کہ مومن صرف آخرت کو اپنا مقصود سمجھتا ہے اور دنیا کو آخرت کا تابع اور خادم تصور کرتا ہے۔ اس کے برعکس کافر کا مقصود بلکہ معبود ہی دنیا ہے اسی لئے کافر دینوی ترقی کے حصول کیلئے کسی جائز و جائز اور کسی حلال و حرام کی تقسیم کا قائل نہیں حضرات انبیاء کرام نے کافروں سے جو جہاد کیا وہ ہرگز ہرگز دنیا کیلئے نہ تھا بلکہ لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا تاکہ اللہ کا بول بالا ہو اس کا کلمہ اور نام بلند ہو اس طرح حضرات صحابہ کرام نے جو قیصروکسریٰ کا تختہ الٹا اور ان کی مملکت پر قبضہ کیا ان کا مقصود دنیا اور دنیا کی مملکت و سلطنت نہ تھی مقصود تو فقط دین تھا اور یہ تمام تر جدوجہد دین کی حفاظت اور اس کی تقویت و عزت کیلئے تھی۔

مشترک جائیداد

علم دین تمام مسلمانوں کی مشترک جائیداد ہے اور ظاہر ہے کہ مشترک چیز کی حفاظت تمام شرکاء پر لازم اور ضروری ہوتی ہے اگر کوئی خدانخواستہ یہ کہے کہ میں اس جائیداد میں شریک اور حصہ دار نہیں تو ہمارا ایسے شخص سے کوئی خطاب نہیں لیکن کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں کہ وہ یہ کہنا گوارہ کرے انشاءاللہ کوئی بھی اس کو گوارہ نہ کرے گا لہذا معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی مشترکہ جائیداد علم ہے اور اگر کوئی دشمن اس جائیداد کو غصب کرے یا کسی اور ناجائز طریقوں سے ہم سے سلب کرنا چاہے گا تو ہم سب کی ذمہ داری ہوگی کہ اپنی مشترک جائیداد (علم) کی حفاظت و ناموس کیلئے قربانیاں پیش کریں کیا علم ترقی سے مانع ہے؟ جدید تعلیم یافتہ حضرات کا یہ خیال ہے کہ علم دین دنیوی ترقی سے مانع ہے اس کا اجمالی جواب تو یہ ہے کہ صحابہ کرام جو بظاہر دنیوی ترقی کی یورپ بھی اس کو حیرت اور استعجاب کی نظر سے دیکھتا ہے اگر کتاب وسنت اور علم شریعت ترقی سے مانع ہوتا تو حضرات صحابہ کرام کبھی اس طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتے اور قیصروکسریٰ کا تختہ الٹنے کیلئے آگے قدم نہ بڑھاتے تفصیلی جواب یہ ہے کہ دنیوی ترقیکا مدار چار چیزوں پر ہے ایک زراعت دوم صنعت و حرفت سوم تجارت چہارم اجراہ یعنی ملازمت اس وقت تمام حکومتوں کا پہیہ انہی چار چیزوں پر گھوم رہا ہے شریعت نے ان میں سے کسی چیز کو بھی منع نہیں کیا لیکن ان تمام امور کو مسلمانوں کیلئے فرض علی الکفایہ قرار دیا۔

حضرات انبیاء کرام کے کسب معاش می مختلف طریقہ رہے ہیں مثلا حضرت آدم علیہ السلام زراعت فرماتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام اجرت پر بکریاں چراتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے تھے تو خلاصہ یہ کہ شریعت مطہرہ نے جن امور کے کرنے کا حکم دیا ہے اس دائرہ میں رہ کر اگر ہم نے علم حاصل کیا تجارت ملازمت زراعت صنعت و حرفت کی اگرچہ بظاہر ہم کو فوائد اور کامرانی محسوس نہ ہو لیکن درحقیقت حقیقی کامیابی خدوند قدوس کی بارگاہ ایزدی میں یہی ہے۔ یہ کامیابی فالحقیقت ناکامی ہے۔

فنافی العلم شخصیت

حضرت علامہ انور شاہ کشمیر نوراللہ مرقدہ کو مرض وفات میں ڈاکٹروں نے سختی سے منع کر دیا کہ آپ مطالعہ نہ فرمایا کریں۔ آپ کی صحت اور طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوگا۔ مگر جب ڈاکٹر حضرات چلے جاتے تو آپ فوراً مطالعہ میں مستغرق ہو جاتے حضرت کو زیادہ فی العلم کی دھن لگی ہوتی تھی اس کے ساتھ ساتھ حق تعالیٰ شانہ نے حافظہ اتنا قوی دیا تھا کہ جو چیز ایک بار دیکھ لیتے عمر بھر کیلئے کافی ہو جاتی خود فرمایا

کرتے تھے کہ جو چیز نظر سے گزر جاتی ہے پھر فراموش نہیں ہوتی۔ دوران سبق معروف و مشہور کتب تو درکنار غیر متعارف نادر کتب کا حوالہ بقیہ صفحات و سطور اس طرح دیتے محسوس ہوتا کہ شاید مولانا نے گزشتہ رات ہی ان کا مطالعہ کیا ہو لیکن اس قدر قوت حفظ ہونے کے باوجود حضرت نے تیرہ بار فتح الباری کا اول تا آخر مطالعہ کیا تھا۔

جدوجہد اور علمی مجاھدے

عزیزو! علم آدمی کو محنت سے اور دھن سے ملتا ہے یہ دھن ہمارے اندر موجزن ہونی چاہئے کہ ہمیں علم حاصل کرنا ہے اور اس کو سود در سود کر کے بڑھاتے ہی چلے جانا ہے یہ دھن اور جذبہ تب پیدا ہوگا جب زیادہ سے زیادہ کتب بینی پر وقت کو صرف کیا جائے گا۔ اور جب آپ کتب بینی کے عادی ہو جائینگے تو پھر آپ کے اندر تفقہ پیدا ہوگا اور جب تفقہ پیدا ہو جائے گا تو پھر آپ کسی شے کے فقط حکم ہی پر قناعت نہ کرینگے۔ بلکہ اس کی حکمت کو بھی معلوم کرنے کی سعی کریں گے اور جب حکمت معلوم کرلیں گے تو پھر علت معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوگی اور جب علت آپ کے علم میں آجائے گی تو پھر اس پر قناعت نہیں کرو گے بلکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ اس علت کا ربط اللہ کی کس صفت کے ساتھ ہے جب یہ صورت حال اور ملکہ پیدا ہو جائے گا تو پھر آپ کے صدور پر رحمت الہیہ کی بے بہا باراں ہوگی جس کی وجہ سے ہمہ قسم کے علوم آپ پر منکشف ہو جائینگے اور علوم الہیہ کا ادراک شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔

اخلاص نیت

تمام اعمال کی بنیاد اخلاص ہے دین کے نام پر جو کام ہو رہا ہے اگر اس میں اخلاص اور اللہ کی رضا نہ ہو تو وہ خدا تعالی قبول نہیں کرتا تم بھی جتنی ترقی کرلو جتنے بھی بڑے عالم، فاضل، نہایت فصیح و بلیغ خطیب اعلی مقرر بہترین مصنف لاثانی مفتی بن جاؤ اور ان پر یدطولی حاصل کرلو اگر ان میں اخلاص اور خدا کی رضا مطلوب نہیں تو یہ سب صفات اور محمدے بیکار ہیں۔ حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ وہ علم جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو سکتی ہو اگر انسان اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو جنت کی ہوا اسے نہ لگے گی اتنی سخت وعید ہے۔ لہذا طالب علم کو اخلاص نیت کے ساتھ علم حاصل کرنا چاہئے۔

شقی و بدبخت انسان

ایک بچے کے ہاتھ میں قیمتی یاقوت و جوہر ہے اور اسے وہ پتھر تصور کر کے دو پیسوں میں فروخت کر کے گڑ چنے لے آئے تو آپ کہیں گے کہ اس نے کتنا ظلم کیا کہ لاکھوں کی چیز چند پیسوں میں دے دی۔ قسم ہے اللہ کی ذات کی وہ شخص جو بخاری کی حدیث پڑھاتا ہے اور اشاعت قرآن و حدیث میں شب روز کوشاں ہے بایں ہمہ وہ دنیا کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نچلے درجہ کا شقی و بدبخت کوئی نہیں ہے۔

دین کا دفاع

آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ مجاہدین جائیں سپاہی بن جائیں دین کی خدمت کیلئے اور دین کے دفاع کے لئے آپ کو میدان عمل میں آنا ہے طالب علم کے لئے طالب علم کے بعد سب سے پہلا کام دین کی دفاع کے فریضے کو انجام دینا ہے کہ آپ دین کی حفاظت کریں۔

پاکستان میں طبقاتی نظام تعلیم اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کی جدوجہد

تحریر
مفتی منصف غنی
سیکرٹری تربیتی امور
سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس
کراچی

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور حقیقت ہے کہ پاکستان کا قیام ایک خاص نظریے کے تحت عمل میں آیا ہے اور وہ نظریہ ہے اسلام ہمیں چاہئے تھا کہ قیام پاکستان کے بعد فوری طور پر تعلیم پر توجہ دیتے اور انگریز کے تشکیل کردہ نظام تعلیم کو خیر آباد کہہ کر اس کی جگہ نظریاتی تعلیم جو اسلامی اصولوں کے ہم آہنگ ہو اس کا اہتمام کرتے لیکن مقام افسوس ہے کہ آج قیام پاکستان کو تقریباً ۵۳ سال ہو گئے ہیں ہم اس کے نظام تعلیم کو عملاً درست کرنے میں قطعی طور پر ناکام رہے ہیں اس کا نتیجہ بالکل واضح ہے کہ ہم وہ مقصد حاصل نہیں کر سکے جس کے لئے پاکستان وجود میں آیا تھا اور جس کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دیں قیام پاکستان کا مقصد ایک

Scanned with CamScanner

علیحدہ اسلامی مملکت کو وجود میں لانا تھا تاکہ اس میں رہتے میں اپنی ثقافت اور اسلامی اقتدار کا تحفظ کر سکیں اور اپنی زندگی کو اسلامی نظام حیات کے مطابق زندگی گذار سکیں ہمیں ایسے خطہ کی ضرورت تھی جو ہندوں کی دستبرد سے آزاد ہو جہاں ہم آزادی کے ساتھ اپنے مذہب کی تعلیم لے سکیں ہم نے زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا لیکن ہم ذہنی طور پر آج بھی انگریز کے غلام ہیں اور اس کے دیئے ہوئے قانون لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو چلا رہے ہیں قیام پاکستان کے بعد ہمیں چاہئے تو یہ تھا کہ اس مملکت میں اسلامی نظام کا نفاذ جو کہ بطرز خلافت راشدہ ہوتا قیام عمل میں لاتے اور ہمارے بچے اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہوتے ان کی سیرت کردار میں نکھار آتا وہ صحیح معنوں میں مسلمان بن کر تعلیمی درسگاہوں سے نکلتے یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا تھا جب ہم نصاب تعلیم کی تدوین میں اسلامی نظریہ حیات اور نظریہ پاکستان کو مد نظر رکھتے لیکن ہم نے نصاب تعلیم کو اسی طرح برقرار رکھا ہوا ہے جس طرح ہمیں انگریز دے کر گیا تھا ہمارے ملک میں سیکولر نظام تعلیم اور طبقاتی تعلیم رائج تھا اگر یہ ہی فرسودہ تعلیم نظام رائج کرنا تھا تو یہ مقصد متحدہ ہندوستان میں بھی حاصل ہو سکتا تھا علیحدہ مملکت بنانے کی کیا ضرورت تھی ہمارے ملک میں نظام تعلیم میں جہاں دیگر خرابیاں موجود ہیں وہاں ایک بہت بڑی افسوس ناک خرابی نظام تعلیم کی بھی ہے جو ملک میں کئی رنگوں میں تقسیم ہے ہمارے نظام تعلیم کی ایک تقسیم تو دینی اور دنیوی مدارس کی صورت میں ہے اور دوسری بڑی تقسیم انگریزی ذریعہ تعلیم اور اردو ذریعہ تعلیم دو قطعی جداگانہ اور متوازی نظام تعلیم کی شکل میں رائج ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو معاملہ دو رنگی کا نہیں سہ رنگی کا بن جاتا ہے مزید گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو تقسیم در تقسیم کا یہ عمل اتنا دراز ہو جاتا ہے کہ نظام تعلیم کے رنگوں کا شمار اختر شماری جیسا پیچیدہ اور پریشان کن مسئلہ بن جاتا ہے معاشرے میں مروجہ تعلیم کے اثرات کا جائزہ لینے سے قبل یہ ضروری محسوس ہوتا ہے کہ ہم جس حد تک ممکن ہو اس کے متعلق شناسائی حاصل کریں اس شناسائی اور شناخت و آگہی پر ہی اس امر کا انحصار ہے کہ ہم موجود نظام تعلیم کے اثرات و نتائج کا احاطہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں۔

ملک کے تعلیمی اداروں کو ہم چھ بڑے گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں؟ جن میں مختلف طبقوں کو مختلف قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ حکومت کے زیر انتظام یعنی سرکاری خزانے سے چلنے والے تعلیمی ادارے مشنری اسکول اور کالجز مشنری طرز پر قائم کردہ لیکن مقامی افراد یا تنظیموں کے زیر انتظام چلنے والے ادارے 'انگریزی ذریعہ تعلیم کے وہ ادارے جو بڑے شہروں کے رہائشی علاقوں میں حشرات الارض کی طرح ابھرتے ہیں کمیونٹی' اسکول 'اور کالجز دینی مدارس ان میں گروہوں میں صرف عام تعلیم کے ادارے شامل ہیں فنی 'طبی' زرعی اور دیگر پیشہ وارانہ ادارے اس کے علاوہ ہے یہ چونکہ ہماری اصل بحث اور موضوع کے دائرہ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں رکھتے اس لے ہم انہیں اس فہرست سے خارج کرتے ہیں اب صرف پہلا گروپ اور یہ دیکھئے کہ خود حکومت کے زیر انتظام چلنے والے قومی اداروں کی رنگا رنگی کا کیا حال ہے جدا نصاب مخصوص ماحول تعلیمی سہولتوں میں فرق اساتذہ کے مختلف اسکیل اور طالب علم کی طبقاتی حیثیت کے لحاظ سے ان اداروں کی نمایاں اقسام یہ ہیں (۱) اردو ذریعہ تعلیم کے پبلک کے عام پرائمری اور ہائی سکول (۲) انگریزی ذریعہ تعلیم کے ماڈل پرائمری اور ہائی سکولز (۳) انگریزی ذریعہ تعلیم کے عام پرائمری اور ہائی سکول (۴) لارنس کالج موجودہ پائنز سکول اور کالج گھوڑا گلی مری جیسے خصوصی ادارے (۵) کیڈٹ سکول اور مری پٹارہ اور حسن ابدال جیسے خصوصی ادارے (۶) اردو ذریعہ تعلیم اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے جداگانہ کالج پر چھ طبقے صرف ایک گروپ پیش کرتے ہیں

دوسرا گروپ یعنی مشنری اداروں کا طبقہ بھی ایک نہیں ہے ان میں بعض اسکول غربا کے لئے ہیں جہاں دیسی نصاب پڑھایا جاتا ہے اور تعلیم مفت یا فیس کے ساتھ دی جاتی ہے پھر متوسط درجے کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کے اسکول ہیں۔

تیسرے گروپ میں وہ اسکول اور کالج شامل ہیں جو مشن کے زیر انتظام نہیں لیکن مشن ہی کی طرز پر قائم ہیں اور مخصوص طبقاتی کردار کے حامل ہیں مثلاً بیکن ہاؤس یا حبیب سکول وغیرہ

چوتھا گروپ اس گروپ میں انگریزی ناموں کے ساتھ اور انگریزی ذریعہ تعلیم پر مبنی وہ اسکول ہیں جو گزشتہ چند سالوں کے اندر ملک کے تمام بڑے شہروں اسلام آباد' آزاد کشمیر کراچی لاہور راولپنڈی پشاور کوئٹہ حیدر آباد اور دوسرے شہروں کے رہائشی علاقوں میں تجارتی دوکانوں کی طرح سے تیزی سے کھلے ہیں اور تجارت ہی کے اصولوں پر چل رہے ہیں ان کا اپنا مخصوص اور جداگانہ رنگ ہے سنگاپور کی چھپی ہوئی کتاب پڑھانا اور والدین کی جیبوں کا بار ہلکا کرنا ان کا امتیازی وصف ہے

پانچواں گروپ۔ پانچویں گروپ میں مختلف کمیونٹز کے مخصوص تعلیمی ادارے شامل ہیں مثلاً آغا خان بوہرہ کمیونٹی فقہ جعفریہ شیعہ کے اسکول چناب نگر اور لاہور میں قادیان کمیونٹی کے اسکول اور کالجز

چھٹا گروپ دینی مدارس کا ہے ان میں بھی مخصوص نظام تعلیم پڑھایا جاتا ہے اور ان کا اپنا ایک نصاب ہے جس میں بہرحال تبدیلی کی

Scanned with CamScanner

اشد ضرورت ہے ان کا ایک نیا رنگ اور ماحول ہے اس صورت حال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت کوئی قومی نظام تعلیم نہیں پورا طبقاتی گروہی و غیر ملکی اثرات کی زنجیروں اور حد بندیوں میں جکڑا ہوا ہے ہم جب نظام تعلیم کے موجودہ ڈھانچے کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں یہ بات واضح طور موجود ہونی چاہئے کہ یہ ڈھانچہ آزادی سے قبل لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے تیار کردہ تعلیمی پالیسی کی بنیادوں پر استوار کیا گیا تھا ہم جس لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے نصاب تعلیم کو پروان چڑھا رہے ہیں اگر ہم غور و فکر کریں اور اس کے نظریات معلوم کریں کہ اس نے نظام تعلیم کیوں متعارف کرایا اور اس نے اس قسم کا نصاب تعلیم کیوں تدوین کیا میکالے کے چند نظریات جو اس نے اپنی کتاب میں تحریر کئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں (۱) ہم فی الحال اپنے محدود ذرائع کے ساتھ تعلیم کا بندوبست نہیں کر سکتے اس وقت ایک طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہئے جو ہمارے ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض انجام دے سکے جن پر ہم اس وقت حکمران ہیں ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر ذوق طرز فکر اخلاق اور فہم و فراست کے نقطہ نظر سے انگریز ہو پھر اس کام کی ذمہ داریاں اس طبقہ پر چھوڑ دیں کہ وہ اس ملک کی بولیوں کو سنوارے مغربی علوم سائنس اصلاحات لے کر ان زبانوں کو مالا مال کر دے اور آہستہ آہستہ اس قابل بنائے کہ ان کے ذریعے سے ملک کی آبادی کو تعلیم دی جا سکے۔

(۲) عربی مدارس سے شدید نفرت اور اس کے اسباب کے بیان اس طرح فرمایا جاتا ہے۔ عربی سنسکرت کالجوں پر اس وقت جو کچھ خرچ ہوتا ہے وہ نہ صرف صداقت کی حق تلفی ہے بلکہ سرکاری خزانوں سے غلط کاروں کی پرورش کی جا رہی ہے اس رقم سے ایسی پناہ گاہیں تعمیر ہو رہی ہیں جن میں نہ صرف مجبور بے کس بے روزگار پناہ لیتے ہیں بلکہ ان کے اندر ایسے متعصب اور تنگ نظر لوگوں کی بھی پرورش کی جا رہی ہے جو اپنے تعصبات کی بنا پر نئی تعلیم اسکیم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں (۳) معاشرتی زندگی کا مربوط ڈھانچہ توڑ کر اس کی متحدہ قوت پارہ پارہ کیا جائے اور مختلف طبقات کے وجود میں لا کر انہیں باہمی متصادم کر دیا جائے تاکہ ان کا رخ ایک دوسرے کی طرف رہے ہماری طرف نہ ہو ان مقاصد کے حصول کے لئے تعلیمی نظام کا پورا ڈھانچہ تبدیل کر دیا گیا وفادار امراء روسا' راجوں مہاراجوں اور نوابوں کے لئے علاحدہ نصاب اور اعلی سہولتوں کے تعلیمی ادارے قائم ہوئے انگریزی تعلیم کے مشنری اداروں کا جال پھیلایا گیا تاکہ انگریزی کے ذریعہ یقینی ترقی کی ضمانت ہندووں مسلمانوں اور دوسرے طبقون کے ذہنی بچوں کو کھینچ کر ان کی گود میں پہنچا دیا جائے اور پھر انہیں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تہذیب مغرب اور عیسائیت کا درس دیا جائے جو عیسائی بن سکے تو کم سے کم ذہن اس کا عیسائیوں والا ضرور ہو جائے ان اقتباسات سے یہ بات کسی بھی طرح سے ڈھکی چھپی نہیں رہ جاتی کہ اس نظام تعلیم کے نفاذ سے انگریزوں کا مقصد کیا تھا اور وہ اس نظام تعلیم کے ذریعہ کس قسم کی نسل تیار کرنا چاہتے تھے لارڈ میکالے کے یہ اقتباسات کسی تبصرے کے محتاج نہیں ہیں میکالے اپنی اس رپورٹ میں علوم مشرق کے خلاف جس اندھے تعصب اور بغض کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقائق کو بری طرح مسخ کیا ہے اس پر ہمیں کچھ کہنا نہیں مشرق اور بالخصوص اسلام کے ساتھ یہ بغض تو انگریزوں کے خمیر میں شامل ہے ایک موروثی روگ کی طرح اس بے چارے کو بھی ورثے میں ملا تھا لیکن ہمیں کہنا صرف یہ ہے کہ ان اقتباسات سے حقیقت صاف پڑھی جا سکتی ہے کہ اس نظام تعلیم کی بنیاد مشرقی علوم مشرقی مذاہب اور مشرقی تہذیب و معاشرت سے نفرت و عداوت پر رکھی گئی تھی اور اس نظام کے بانیوں کی تصریح کے مطابق اس کا مقصد ایسے کالے انگریز پیدا کرنا تھا جو زندگی کے ہر شعبے میں مغرب کی اندھی تقلید کو اپنا شعار بنا کر زندگی کے آخری سانس تک انگریزوں کے غلام بنے ہیں اور کبھی بھی ان کی اس اسکیم پر صدائے احتجاج بلند نہ کریں چنانچہ اس نظام تعلیم کے رگ و ریشہ میں مشرقی علوم اور مشرقی تہذیب سے نفرت کے تصورات بری طرح چھائے ہوئے ہیں اور اس نظام تعلیم کے ذریعے کر جو ذہن تیار ہوتا ہے وہ نفرت کے مقرر کئے ہوئے دائروں سے باہر نکلنے کی مطلق جرات نہیں رکھتا انگریز اور بالخصوص مسلمانوں میں سے علوم کے اعلی درجے کے ماہرین پیدا کئے جائیں یہ نظام صرف ایسے سرکاری ملازم پیدا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا جو بقول میکالے ہمارے ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض انجام دے سکیں جس پر ہم حکمران ہیں اس لئے یہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کا معیار ہمیشہ سے انتہائی پست رکھا گیا ہے ورنیکلر اسکول کے نام سے غریبوں اور ناداروں کے لئے مقامی زبانوں کے ذریعے تعلیم پر مشتمل ایسے مدارس کھولے گئے ہیں۔ جہاں منشی پٹواری اور ڈاکئے وغیرہ تیار ہو سکیں اور عام گورنمنٹ ہائی اسکولز کا سلسلہ قائم ہوا تاکہ وہاں نسبتاً کم پسماندہ خاندانوں کے بچے تعلیم پا کر کلرک اور متوسط درجے کے دوسرے ملازمین کی صورت میں ڈھل ڈھل کر نو آبادیاتی دور کی مشینری کے کل پرزے بن سکیں فوج میں کمیشن صرف اعلی خاندانوں کی اولاد کا اعزاز و استحقاق ہے اور بس ان اور ان کے لئے مخصوص تربیتی ادارے قائم ہوئے غرض پوری قوم طبقات میں تقسیم کرنے کے لئے ہر بچے کی تعلیمی

Scanned with CamScanner

زندگی کا نقطہ آغاز اور اس کے خاندان پس منظر اور معاشرتی حیثیت کے مطابق الگ الگ مقرر کر دیا اور اسے قدم بڑھانے کے لئے مخصوص راستے مہیا کر دیئے گئے اور ہر راستے کی سہولتیں اور راحتیں جدا زادِ راہ جدا مسافت جدا اور منزل جدا تعلیم جنس خریداری بن گئی اعلیٰ اور ادنیٰ میں تقسیم ہو گئی اور اس تقسیم نے تقسیم در تقسیم کا ایسا چکولا چلایا کہ روایتی خاندان منقسم ہو کر معاشی اور معاشرتی خاندان وجود میں آگئے نئی تہذیبی اکائیاں وجود میں آگئیں ایک ہی قوم کے افراد الگ الگ مداروں میں گردش کرنے لگے ان کی بستیاں جدا ہو گئیں ان کے معاشرتی روابط کا دائرہ بدل گیا ان کے بازار تفریحی مقامات دلچسپوں کے مراکز طرز بود باش کا انداز گفتگو لباس و آداب کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقے استعمال کی اشیاحتی کے فکر و نظر کے پیمانے سب جدا ہو گئے ہم آہنگی یگانگت کے اشتراک و تعاون کے رشتے مخصوص طبقاتی حدود میں سمٹ کر رہ گئے اور اس کے گرد اختلاف تصادم اور عداوت کی کانٹوں بھری باڑھ ابھر آئی ہے ایک ہی پیشے سے وابستہ لوگ اونچے اور نیچے ہو گئے پبلک سکول کا استاد عام سکول کے استاد سے علیحدہ مخلوق بن گئی استاد کی حیثیت اس لحاظ سے متعین ہونے لگی کہ وہ خادم کس کا ہے امیروں کے بچوں کا یا غریبوں کے بچوں کا زبان کونسی بولتا ہے لباس کیسا پہنتا ہے رہتا کس حال میں ہے علم کا وزن کہیں قابل شمار نہ رہا اب آزادی کے ۵۳ سال بعد اپنے اردگرد نظر ڈالئے کیا ہمارا پورا نظام تعلیم انہی بنیادوں پر کھڑا ہوا نہیں ہے جو انگریز کے دور میں رکھی گئی تھی کیا ہم اس میں کوئی ادنیٰ سی تبدیلی کر سکے ہیں کیا ہم نے اس کی طبقاتی بنیادیں تبدیل کر دی ہیں اس کا نو آبادیاتی کردار بدل دیا ہے کیا صاحبان اقتدار صاحبان دولت و ثروت اور اعلیٰ مناصب پر فائز عہدیداران ذی وقار اس پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ ان کے بچے اس قوم کے پسماندہ لوگوں کے ہم وطن ہم مذہب بچوں کے ساتھ ایک ہی اسکول کی چھت کے نیچے ایک نصاب تعلیم کے تحت اور یکساں سہولتوں کے ساتھ تعلیم حاصل کریں کیا ان کے طبقاتی تقسیم نے اسلام کے اصول مساوات کے ساتھ کوئی مطابقت پیدا کر لی ہے۔

اسلام نے حصول علم کو تمام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کا فریضہ قرار دے کر اسے ہوا پانی کی طرح بلا قیمت اور حسب توفیق و اہلیت رکھا تھا اسلامی معاشرہ نو آبادیاتی دور سے قبل پوری اسلامی دنیا میں تعلیم کی فیس سے نا آشنا تھے شہزادوں اور عام لوگوں کے لئے الگ الگ مدارس کے قیام سے بیگانہ رہا اس نے تو مسجد کی طرح مدرسے میں بھی کامل مساوات برقرار رکھی شہزادوں کو تاخیر سے آمد پر غریبوں کی جوتیوں کے درمیان بٹھا دیا اور علم کی دنیا سے چھوٹے بڑے کا ہر امتیاز مٹا دیا اسلام کے معلم آخر و اکمل حضرت محمد ﷺ نے مسجد نبوی میں صفہ پر جو مثالی مدرسہ قائم کیا اس کے چشم فیض سے بے سہارا غریب نادار اور کئی کئی وقت کا فاقہ کرنے والے سب سے زیادہ سیراب ہوئے علم غربا کی میراث بنا ہمارے محدثین مفسرین فقہا مورخین ریاضی دان حکما سائنسدان اور مختلف علوم کے ماہرین سب پسماندہ اور متوسط طبقے سے ابھر کر آسمان علم پر ماہتاب اور آفتاب بن کر چمکے اور انگلیوں پر حساب لگا کر دیکھئے کہ ہمارے اکابرین علم میں شہزادوں اور نوبزادوں کا تناسب کیا ہے اور یہ بھی دیکھئے کہ جب تعلیم کتابوں اسٹیشنری' خوراک' رہائش اور دیگر لوازمات کے ساتھ مفت اور بلا فیس تھی تو ہم علمی میدان میں کہاں کھڑے تھے اور آج جب ہم نے اسے جیب کے وزن سماجی رتبے علاقوں اور طبقوں کے استحقاق اور مختلف نصاب و ذریعہ تعلیم اور سہولتوں پر مشتمل تعلیمی اداروں کی زنجیروں میں جکڑ کر اپنے مفادات کا تابع بنایا ہوا ہے تو اس کے اثرات و ثمرات کیا ہیں ایک مخصوص نصاب معلومات طباعت اور کاغذ وغیرہ کے لحاظ ہی سے مختلف نہیں ہوتا اپنے تاثرات کے لحاظ سے قطعی مختلف ہوتا ہے اور اس کے تحت تعلیم پانے والے کے ظاہر و باطن میں ایک مخصوص رنگ جھلکنے لگتا ہے ایچی سن کالج' اور دیال سنگھ کالج لیاری سیکنڈری سکول' اور گرائمر سکول اور اسی طرح انگریزی ذریعہ تعلیم کے سکول و کالج اردو ذریعہ تعلیم کے سکول و کالج کیڈٹ سکول لارنس کالج کے تمام طلبہ ایک تشخص کے حامل ہیں ان کے لباس کی وضع قطع ان کے انداز گفتگو ان کی پشت و برخاست ان کی پسند وفا کے ذہنی رجحانات اسلام کے بارے میں ان کے نقطہ نظر میں ایک دوسرے سے نمایاں فرق نظر آتا ہے ان کے تشخص کا یہ فرق ان کے باہمی تعلقات اور معاشرتی روابط پر بھی اثر انداز ہوتا ہے لارنس کالج گھوڑا گلی کے دو طالب علم کو باہم مل کر جو خوشی محسوس ہوتی ہے اور احساس یگانگت ان کے اندر ابھرتا ہے وہ لارنس کالج اور اردو ذریعہ تعلیم کے دو طالب علموں کی ملاقات میں نظر نہیں آتا ہے دونوں ہم وطن ہیں ہم مذہب رنگ ہیں ان کے اندر محبت کی بجائے منافرت کی دیوار کھنچی ہوتی محسوس ہو گی آخر ان دونوں کو کس نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا ایک ہی وطن میں رہتے ہوئے اجنبی بنا دیا ایک ہی قوم سے وابستگی کے باوجود انہیں ایک دوسرے کا حریف بنا دیا اور کس نے انہیں اسلام سے اتنا دور کر دیا یہ کرشمہ ہے ان سکولوں اور کالجوں یونیورسٹیوں کے مخصوص اور جداگانہ تعلیم کا کیا ان کا مطلوبہ نصاب ان کی تعلیمی سہولتوں کا فرق اور ان کے درمیان نقطہ نظر کے وسیع فاصلے انہیں کبھی ایک قوم بننے کا موقع مہیا کر سکیں گے کیا انہیں ترقی کے یکساں مواقع نصیب ہو سکیں گے کیا انہیں مسابقت

کے میدان میں اپنی خداداد صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کی گنجائش میسر آسکے گی کیا ایک کی محرومی دوسرے کی سرفرازی کا سبب ان کا کوئی ذاتی قصور یا کارنامہ ہوگا یا محض وہ خاندانی پس منظر جس میں ان کا اپنا کوئی حصہ نہیں کیا یہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات میں کبھی شریک ہو سکیں گے کیا ان کے درمیان کبھی رفاقت محبت اعتماد و اشتراک کے رشتے کبھی قائم ہو سکیں گے اور ان تمام اسباب علیحدگی کے ساتھ کیا یہ نعرے کہ عوام اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر سکیں گے قوم متحد ہو جائے وغیرہ وغیرہ کبھی شرمندہ تعبیر ہو سکیں گے اسلام کا حوالہ اس کے نظام عدل کے بغیر اپنی کرشمہ سازیاں نہیں دکھا سکتا۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کی جدوجہد اور تعلیمی پالیسی؟

وزارت تعلیم پاکستان کے نام سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی طرف سے تعلیم کے بارے میں تجاویز بھیجی گئی جن میں موجودہ فرسودہ اور مقصد نصاب تعلیم اور طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے اور اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ اسلامی نظام کے نفاذ کی صورت پر زور دیا گیا جبکہ سرحد بورڈ کی طرف سے ساتویں جماعت کے معاشرتی علوم مسٹر خمینی کے بارے میں متنازعہ مضمون کی اشاعت پر سخت احتجاج کر کے اسے نصاب سے خارج کیا گیا۔

وفاق المدارس کے نام خط مدارس عربیہ کے نصاب میں مناسب تبدیلیوں کی خاطر وفاق المدارس العربیہ کے نام ایک طویل خط بھیجا گیا جس میں نہ صرف نصاب کے حوالے سے تجاویز دی گئیں بلکہ ان سے ملاقات کے لئے وقت بھی مانگا گیا تاکہ بالمشافہ بات کی جا سکے خط میں باور کرایا گیا کہ ہمیں اکابرین کے طرز تعلیم سے اختلاف نہیں بلکہ ہم موجودہ حالات کی مناسبت سے چند اہم ضروری مضامین نصاب شامل کرانے کے خواہش مند ہیں۔

سنی طالب علم بھائیوں آپ اپنے ملک و ملت کے شاہکار ہیں ایک عزم جہاد کے ساتھ جہالت ولانیت کے بتوں کو پاش پاش کر دو اپنے نظام تعلیم کو ان اصولوں کا پابند کر لو کہ جس پیغمبر کائنات نے ہمارے لئے مشعل راہ بتاتا تھا پھر ایسا معاشرہ قائم کرلیں جس کے افراد کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں قرآن و سنت اور اقوال صحابہ کرام کی روشنی میں ہی جلوہ گر ہو کہ ہم سائنسی سیاسی معاشی لحاظ سے دنیا میں کسی سے پیچھے نہ رہ سکیں گے

تو آیئے عزم نو کے ساتھ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان میں شمولیت اختیار کریں اور متحد ہو کر مذہبی حقوق کے حصول کے لئے جہاد کریں

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اور مستقبل کے چیلنجز

سجاد احمد
مرکزی ڈپٹی سیکرٹری
سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس

زمانہ جوں جوں ترقی کے منازل طے کرتا جا رہا ہے مادیت و نفس پرستی بے راہ راوی اور دین سے دوری کا عنصر چڑھتا جا رہا ہے اور لادین عناصر کی سازشیں، مسلمانوں کی بے حسی اور لاپرواہی کی وجہ سے روز بروز عروج کے منازل طے کرتے جا رہے ہیں عالم اسلام کی حالت پر نظر دوڑائی جائے تو ایک مایوسی کی سی کیفیت کا سامنا ہوتا ہے جدید ترقیاتی دور میں دین ذات(persond) تک محدود ہوتا نظر آتا ہے ایک طرف مغربی افکار کی یلغار ہے دوسری طرف روز افزاں نت نئے فتنے پروان چڑھتے جا رہے ہیں یہ دور جو اسلام کے نشاۃ ثانیہ کا دور ہونا چاہئے تھا مایوسی کے اندھیروں میں تاریک ہوتا جا رہا ہے گویا ایک مایوس کن صورت حال ضرور ہے لیکن امید کی ایک کرن پھر بھی باقی ہے..... امت مسلمہ نوجوان نسل سے امید لگائے بیٹھی ہے کہ شاید یہ جوان انھیں اور کل کو آنے والے دور میں اسلام کا دفاع اور عظمت رفتہ کو لوٹانے کا ذریعہ بنیں گے ایسے میں نوجوانوں پر ایک بھاری اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آنے والے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس بھی ان نوجوانوں کا ایک قافلہ ہے جو مایوسی کے ان گھناؤں ٹوپ اندھیروں اور کفر و جل کے تیز جھکڑوں میں امید کی کرن بن کر اس بات پر ڈٹے ہوئے نظر آتے ہیں کہ امت کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلانا ہے اور عظمت رفتہ کی بحالی کا خواب شرمندہ تعبیر کرنا ہے۔

ماضی میں ہم نے کیا کیا؟ ہمارا کردار کیسا رہا؟ کیا ہم اپنی جدوجہد میں کامیاب ہوئے؟ ہماری رفتار سست رہی یا تیز..... ہم

Scanned with CamScanner

حالات کا صحیح مقابلہ کر سکے یا نہیں؟ یہ تو ہم پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں آپ آج مستقبل کے بارے میں سوچیں مستقبل میں ہمیں کون سے مراحل طے کرنا ہے؟ اور کن چیلنجز کا سامنا کرنا ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہماری جدوجہد کا انحصار ہے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کو آنے والے وقت میں جن چیلنجز کا سامنا کرنا ہے اس پر نظر دوڑا کر ہمیں آنے والے وقت کے لئے منصوبہ بندی کرنی ہے۔ مستقبل میں ہمارا کارکن اور ہماری قیادت اگر ان چیلنجز سے آگاہ اور ان کو مد نظر رکھ کر اپنی پالیسیاں وضع کریں تو ہم یقیناً منزل تک پہنچ جائیں گے۔

مغربی تہذیب

جس انداز سے مغرب [illegible] تہذیب و ثقافت کو ہمارے اندر پھیلا رہا ہے اور آئے روز ہمارے معاشرے بالخصوص نوجوان نسل میں مغربی تہذیب و افکار پروان چڑھ رہے ہیں اس سے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مستقبل میں یہ ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج ہو گا۔ ترقی اور جدت کے نام پر بے راہ روی' فحاشی مغربی طرز معاشرت' ہمارے اسلامی معاشرے اور مسلم نوجوان کو گھن کی طرح کاٹ رہا ہے آنے والے وقت میں اسلامی تہذیب و افکار کا فروغ اور زندگی کے ہر شعبے میں دین کا احیاء ایک بہت بڑا چیلنج ہو گا۔ ہمیں تعلیمی اداروں سے لے کر گلی کوچوں' اخبارات اور رسائل سے لے کر الیکٹرانک میڈیا تک ہر جگہ اسلامی رنگ نمایاں کرنے اور ان تمام ذرائع کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے استعمال کرنا آنے والے دور کا اہم کام ہو گا۔

فرقہ واریت

ہمارے معاشرے میں فرقہ واریت کا لفظ جتنا زیادہ استعمال ہو رہا ہے اتنا ہی غلط استعمال ہوتا ہے دین کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں اترنا' اپنے مطالبات عوام میں منوانا فرقہ واریت کہلاتا ہے آج سے کچھ عرصہ قبل ناموس رسالت کے تحفظ کا مطالبہ اور قادیانیوں کو کافر قرار دلوانے والے علما کی چلائی ہوئی تحریک کو فرقہ واریت کہا جاتا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ ایمان و کفر اور اسلام اور کفر کی جنگ [illegible] اپنی [illegible] اصلی حیثیت سے سامنے آیا۔ مستقبل میں ہمیں اس حوالے سے [illegible] طرح کے چیلنج ہیں ایک لفظ فرقہ واریت کے غلط استعمال کو روکنے کا اور دوسرا بذات خود فرقہ واریت کا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ناموس صحابہ و اہلبیت کا تحفظ تمام مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے جبکہ شیعیت کے بارے میں ہمارا موقف بھی امت مسلمہ کا متفقہ موقف ہے یہ ہی وجہ ہے کہ ہمارا پلیٹ فارم تمام مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے ہمیں فرقہ واریت کے خلاف لڑنا ہے اور تمام مسلم فرقوں کو اس موقف اور مشن پر جمع کرنا ہے دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' اور پھر اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل پر بحث مباحثہ میں پڑنا یہ ہماری قوت کو کمزور کرنے کی ایک سازش ہے ہمیں اس چیلنج کا مقابلہ بھی کرنا ہے۔

تنظیم

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اتنا عرصہ گذرنے کے باوجود آج بھی ہم تحریکی مزاج اور طریقہ کار رکھتے ہیں ہمارے اندر تنظیمی سوچ اور طرز بہت کم نظر آتا ہے تنظیم سازی اور تنظیمی رجحان کا فقدان ہمارے لئے ایک چیلنج ہے جماعتی پالیسیوں سے لے کر طرز فکر اور عملی میدان تک ہمیں رہنے کے اندر تنظیم پیدا کرنی ہے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ تنظیم مستقبل میں ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے کہ آنے والے دور میں ہمارے کردار اور منزل کے حصول میں تنظیم سازی اہم حیثیت رکھتی ہے ہمیں اپنی صفوں میں نظم وضبط کا پیدا کرنا ہو گا تاکہ مستقبل کے اس چیلنج کا مقابلہ کر سکیں۔

تربیت

تحریکوں اور تنظیموں کا انحصار اس کے کارکنوں پر ہوتا ہے اور کارکن تربیت کے بغیر کارآمد نہیں ہو سکتا ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تنظیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ نچلی سطح سے لے کر مرکز تک ایک مضبوط اور مربوط تنظیمی نظام وقت کی اہم ضرورت ہے اس پر توجہ دیئے بغیر آگے بڑھنا اندھیرے میں پتھر مارنے کی مترادف ہے اکثر تحریکیں اور تنظیمیں صرف تربیت کے فقدان کی وجہ سے ناکامی کا شکار ہیں۔

شخصیت پرستی

یہ بات [illegible] بیان کے محتاج [illegible] تنظیموں کا انحصار [illegible] بہتر [illegible] پر ہوا کرتا ہے تنظیموں کا عروج و زوال [illegible] سر ہے کہ وہ نظریات قائم رکھتی ہے یا شخصیات کے پیچھے دوڑتی ہیں شخصیت پرستی کا رجحان جوں جوں بڑھتا جاتا ہے تنظیم اپنے مشن اور نظریات سے اتنی ہی دور ہو جاتی ہے اسلام ہمیں درس دیتا

ہے کہ وہ شخصیات کا محتاج نہیں بلکہ یہ شخصیات کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اسلام کے کام آئیں آنے والے دور میں کارکن کو شخصیت پرستی کے اندھے کنویں اور گہری کھائی میں گرنے سے بچانا ضروری ہے شخصیت پرستی مستقبل کے کارکن کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

تعلیمی ادارے

یوں تو ہمارے ملک کا نظام تعلیم ہی ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے لیکن اس طبقاتی نظام میں نظام تعلیم اور فرسودہ نصاب کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ہمیں عصری تعلیمی اداروں میں اپنے قدم جمانا ہے اور ان اداروں میں جتنے کام کی آج ضرورت ہے آنے والے وقت میں اس سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔ گویا ان اداروں میں کام کرنا اور کام کی منصوبہ بندی کرنا ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے حقیقت یہ ہے کہ اب تک اس میدان میں بہت سست واقع ہوئے ہیں ان اداروں کے سازگار ماحول کے باوجود ان میں تنظیم اور مشن کا پھیلانا ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

نشرواشاعت

ہم نے آج تک اپنا سارا زور جلسوں اور جلوسوں پر صرف کیا ہے اور اسی کو اپنا مشن اور کام سمجھ بیٹھے ہیں جبکہ اس جدید دور میں اصل جنگ "میڈیا" کے ذریعے لڑی جاتی ہے اپنے موقف پر مشتمل پمفلٹوں کی اشاعت ہو یا قومی اخبارات و رسائل کے ذریعے لوگوں تک اپنی دعوت پہنچانا اس کو ہم نے ہمیشہ ثانوی حیثیت دی ہے یہ ہی وجہ ہے کہ ہم اس میدان میں بہت پیچھے ہیں اپنے پروگراموں اور موقف کی قومی اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تشہیر اور ان کی نشرواشاعت کے بغیر آنے والے وقت میں نظریاتی جنگ جیتنے کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ ایک مضبوط اور متحرک شعبہ نشرو اشاعت کا کام ہمارے لئے انتہائی ضروری ہو گیا ہے "میڈیا وار" جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے اور اس کو کام میں لایا جائے۔ مستقبل میں اس میدان میں پیش رفت ہمارے لئے ایک ضروری امر ہو گا۔ اور یہی ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

آنے والے کارکن کے سامنے چیلنجز کا مختصر سا تجزیہ قارئین کی نظر کر دیا ہے تاکہ ان سے آگاہ ہو کر ان چیلنج کا صحیح مقابلہ کر سکیں اور منزل کے حصول میں آنے والی دیگر رکاوٹوں کی طرح ان سے بھی نمٹ لیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

بقیہ 12

ہے کہ مستقبل میں اس نظام سے گزرنے والا طالب علم ایک مکمل تربیت یافتہ فرد بن کر نکلے گا جو جماعت کی صحیح فکر نظریاتی قیادت و رہنمائی کیلئے کردار ادا کر سکے گا۔

اگر دس سالہ تاریخ پر سرسری نگاہ ڈالی جائے، کامیابیوں اور منزل کی طرف پیشقدمی کی مختصر سی داستان بھی لکھنے کی کوشش کی جائے تو مزید کئی صفحات درکار ہوں گے۔ لیکن جہاں کامیابیاں اور خوبیاں موجود ہیں وہاں کچھ کمی کوتاہی بھی ہو جاتی ہے ایک نظریاتی تنظیم کیلئے ضروری ہے کہ وہ خامیوں کی تلافی کیلئے کوشش کرنے کے علاوہ ان کا کھلم کھلا اعتراف بھی کرے، سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے فیصلہ کیا ہے کہ ماضی کی تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے خوبیوں اور خامیوں کے گراف میں سے خامیوں کی کمی کا گراف بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں ایک مستقل لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے سالانہ منصوبہ بندی کے عنوان سے اس سلسلے میں پلان بنانے کا سلسلہ جاری ہے مستقبل میں اچھے نتائج کی امید ہے اس کے ساتھ ساتھ دعوت کو وسعت دینے اور تنظیم سازی کو حتمی شکل دینے کے علاوہ دستور میں موجود دیگر اہداف مثلاً طلبہ حقوق نظام تعلیم کی اصلاح کے لئے عمل جدوجہد، بہبود طلباء اور طلباء کے محفوظ مستقبل کیلئے (Planing) پلاننگ کی ضرورت ہے۔

دس سالہ کارکردگی پر نظر دوڑائی جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مسائل، مشکلات، رکاوٹوں، مخالفتوں اور مزاحمتوں کے گھمبیر اور گھٹے ماحول میں اگر عزم و یقین اور جذبہ صادق کے ساتھ جدوجہد کیجائے تو کامیابیاں خود بخود قدم چومتی ہیں۔ آج یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ملک میں پھیلی بدامنی بے چینی کرپشن بے راہ روی، فحاشی بے مقصدیت اور اسلام سے دور کے ماحول میں بھی اگر کوئی امید کی کرن موجود ہے تو یہی طلباء ہیں جن سے توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ آگے چل کر ملک کو اسلامی نظام سے آراستہ کرنے کے یہ مہر تاباں سے جا کہدو کہ اپنی کرنوں کو گن کے رکھے
میں اپنے صحرا کے ذرے ذرے کو خود چمکنا سکھا رہا ہوں

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اٹک کا تربیتی اجتماع

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اٹک کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا اجتماع سے صوبائی سیکرٹری اطلاعات اکرام الحق معاویہ نے خطاب کیا بعد ازاں ایک اجلاس بھی منعقد ہوا اجلاس میں ضلعی باڈی کے قیام پر غور ہوا جس کے بعد طے ہوا کہ جلد ضلعی باڈی مکمل کی جائے گی صوبائی سیکرٹری اطلاعات بعد ازاں ٹیکسلا اور واکینٹ بھی گئے جہاں کارکنوں کے تربیتی پروگراموں میں شرکت کی اور خطاب کیا انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ تنظیمی کام کو فروغ دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

رپورٹ۔ حافظ اکرام الحق صوبائی سیکرٹری اطلاعات پنجاب

★★★★

Scanned with CamScanner

سالانہ کارکردگی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس (بلوچستان)

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تمام صوبوں کی طرح الحمدللہ بلوچستان میں بھی روز بروز بڑھتی اور فعال ہوتی جارہی ہے سٹوڈنٹس کی ایک کثیر تعداد مشن جھنگوی کو سمجھنے لگی ہے اور طلبا سیاسی لسانی قومی اور ذات پات کی سیاست سے مذہب کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور تعلیم کے ساتھ سابقہ ذمہ داریوں کو سمجھنے لگے ہیں۔

بلوچستان کے لوگ چونکہ پاکستان بننے سے پہلے سرداری نوابی خانی اور قوم پرستی کا شکار ہوتے چلے آرہے ہیں کیمونٹی کے نرغہ میں جکڑے ہوئے تھے یہاں پر ان کو گہری سازش کے تحت قوم قبیلے کے نام پر لڑایا جاتا رہا اور سردار خان نواب اپنی سرداری برقرار رکھنے کے لئے انہیں تعلیم کے زیور سے محروم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے ایک وجہ سے ایران کا پڑوس ہونے کی وجہ سے شیعت کا بیج بویا جاتا رہا ایک طرف مرزائی ذکری اور آغا خانی اپنی مذہب کی تخلیق کے لئے جعلی کعبہ بناتے رہے گویا کہ نبوت سے والی عرب کی جاہلیت کے دور کا عکس پیش کر رہا ہے جس نے بلوچستان کے لوگوں کو مذہب سے دور کیا۔

لیکن الحمد للہ تبلیغی جماعت اور خاص کر سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس نے طلبہ کو مذہبی سوچ اور مذہب کے لئے کام کرنے پر پروفیسرز و اساتذہ اور سٹوڈنٹس کو آمادہ کیا سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی بنیاد بلوچستان کی سرزمین پر مولانا عبد الرحیم نے کافی جدوجہد اور محنت کے بعد رکھی جواب بھی الحمدللہ صوبائی مجلس شوریٰ کے امیر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اس کے بعد مولوی محمد رمضان مینگل اور مولانا غلام فاروق تنظیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور مشن کو صوبے کے تعلیمی اداروں میں پہنچانے کے لئے بہت اضلاع کے دورے کئے وہاں پر ان کی باڈیاں بنائی گئی اور سٹوڈنٹس میں پیغام کو عام کرنے کے لئے انہوں نے سالانہ دفاع صحابہ سنی طلبہ کنونشن کے نام سے صوبے کے دارلخلافہ یعنی کوئٹہ میں پروگرام منعقد کئے جو اس سال بھی 11 جون 2000ء کو جامعہ فاروقیہ مینگل آباد میں نہایت شان و شوکت سے منعقد کی گئی اور کثیر تعداد میں بہت سے اضلاع سے سٹوڈنٹس نے شرکت کی اور پچھلے سال کی کنوینگ باڈی (جو کہ آٹھ مہینے رہی) کی جدوجہد سے تنظیم کو کافی پذیرائی ہوئی

(۱) صوبے میں تنظیمی اور دعوتی کام تیز رہا اور تمام اضلاع کے دورے ہوئے ان کے انتخابات اور تربیتی کنونشن منعقد کئے گئے جن کے لئے سپاہ صحابہ ضلع کوئٹہ اور صوبائی قائد کی خدمات بھی حاصل کرلی گئی اور تمام اضلاع میں کامیاب تربیتی کنونشن منعقد کئے گئے۔

تنظیم کی افرادی قوت میں الحمد للہ کثیر تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور خاص کر ضلع کوئٹہ سٹوڈنٹس کی کافی پذیرائی ہوئی اور سٹوڈنٹس کی تقریباً 8 یونٹیں ہیں جن میں ۴ مدارس اور چار سکولوں کالج یونیورسٹیوں کے یونٹ شامل ہیں بہت سے سکولوں اور کالجوں میں انڈر گراونڈ کام ہو رہا ہے جن کی باڈیاں انشاءاللہ جلد بنائی جائیں گی گھمبیر وجوہات کی وجہ سے ابھی تک نہ بن سکی ہے اور باقی اضلاع میں کافی حد تک تنظیم فعال ہو رہی ہیں صوبے میں عام طور پر خواہ وہ کسی بھی سیاسی اور یا مذہبی پارٹیاں یا جماعت سے تعلق رکھتے ہوں انہیں سب سے بڑی مشکل ناقص تعلیمی نظام کی وجہ سے ہوتی ہے اور خاص کر غریب طلبا کو پرائیویٹ اداروں کی یلغار کی وجہ سے پیش آتی ہے کیونکہ سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کی پڑھائی میں بھی کافی فرق ہوتا ہے سرکاری اداروں میں سارا سال سٹرائیکس ہوتی ہیں اور پرنسپل ڈ-لٹز کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے دوسری طرف سیاسی جماعتوں کے جلسوں اور میٹنگوں کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے جبکہ پرائیویٹ اداروں میں یہ چیز نہیں ہوتی

اس وقت اپنے کارکنوں کو کام کرنے میں بہت سے مسائل درپیش ہیں جن میں چند قابل غور زیر قلم کئے جاتے ہیں۔

اہل علم طبقہ یعنی پروفیسر اور اساتذہ کی تنظیم سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں کسی تعلیمی ادارے میں کام کرنے میں کافی دشواری پیش آتی ہے اور ظاہر ہے کہ لٹریچر پمفلٹ اور کتابوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان میں مشن نصب العین اور کاز کی تعمیر نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ کام کرنے میں بہت رکاوٹ بنے ہوئے ہے لیکن الحمد اللہ جن اساتذہ کرام تک ہمارا موقف پہنچا ہے انہوں نے سب سے بڑھ کر تنظیم کی جانی و مالی معاونت کی ہے اور ہر طرح کے پروگرامات میں پیش پیش رہے ہیں

(۲) دوسری رکاوٹ مذہبی جماعتوں میں کچھ مشن سے بغض رکھنے والے ناعاقبت اندیش قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے ساتھیوں کو ہمارے پروگرامات میں جانے سے روکتے ہیں اور انہیں ہمارے خلاف بھڑکانے میں پیش پیش ہوتے ہیں تاکہ تنظیم فعال ہونے کی وجہ سے ان کی سیاسی ساکھ کو نقصان نہ پہنچا سکے اور لوگوں کو صحیح مذہبی کام کی طرف راغب نہ کیا جائے اور دوسرے کچھ سیاسی جماعتیں جو اپنے سیاسی کاز کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کو ہمارے پروگرامات میں آنے سے روکتے ہیں لیکن الحمد للہ ان کی منع کرنے کے باوجود وہ ہمارے

پروگرامات میں آتے رہتے ہیں اور تیسری کمزوری تربیت نہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے صوبے میں تنظیمی کام سب سے زیادہ ضلع کوئٹہ میں مثبت انداز میں ہو رہا ہے جو کہ باقی اضلاع سے کافی بہتر ہے کچھ عرصے پہلے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس یونٹ کے ساتھیوں نے یونیورسٹی لائبریری سے ایک شیعہ مذہب کی کتاب اور حق الیقین جو ایران سے چھپتی ہے قبضے میں لے لی جس میں خلفاء ثلاثہ پر تبرا کیا گیا ہے اور ان کی عظمت کو مجروح کیا گیا ہے بعد ازاں کمیٹی بنائی گئی جنہوں نے لائبریری اسنٹنٹ سے ملاقات کی اور اس کتاب کی شکایات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ کتابیں ایران سے تحفے کے طور پر ہمارے ہاں بھیجی جاتی ہیں لیکن میں ان کے اندر موجود عقیدہ کا علم نہیں تھا اور بعد ازاں انہوں وعدہ کیا کہ آئندہ اس قسم کی کتابیں ہرگز یونیورسٹی لائبریری نہیں رکھی جائیں گی اور کچھ دوسرے اداروں سے اسٹوڈنٹس کے ساتھیوں نے کئی قابل اعتراض کتابیں ضبط کی ہے جو کہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہے نیز سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس بلوچستان کے زیر اہتمام ۱۱جون کو چوتھا سالانہ دفاع صحابہ سنی طلبہ تربیتی کنونشن منعقد کیا گیا جس سے سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کے مرکزی جنرل سیکرٹری حبیب اللہ مجاہد اور مرکزی سیکرٹری تربیتی امور ناصر محمود کے علاوہ سپاہ صحابہ بلوچستان اور کوئٹہ کے قائدین نے خطاب کیا جس میں تمام اضلاع سے آنے والے سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی اور اس کے علاوہ مرکزی قائدین کی موجودگی میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے صوبائی الیکشن کرائے گئے جن کے مطابق صدر: علی احمد جنرل سیکرٹری: حافظ بشیر جان ڈپٹی سیکرٹری: بشیر احمد صدیقی' فنانس سیکرٹری: عبد الکبیر شاکر آفس سیکرٹری: ممتاز احمد نعمانی فلاحی امور: میر مبارک علی تربیتی امور حاجی عبد الباقی منتخب ہوئے

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کردار کے آئینے میں

ویسے تو شروع سے ہی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا قیام کراچی میں عمل میں لایا گیا تھا۔ لیکن منظم اور فعال اتنی جلد نہ ہو سکی۔ بالا خر 30 اگست 1995ء کو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کو کراچی میں منظم طور پر معرض وجود میں لایا گیا اس سلسلے میں مذکورہ بالا تاریخ کو باڈی تشکیل کے لئے پہلا اجلاس جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں منعقد ہوا اجلاس میں سٹوڈنٹس کو باقاعدہ فعال بنانے کے لئے رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی (۱) محترم عثمان عباسی صاحب (۲) محترم تاج محمد حنفی (۳) محترم حبیب اللہ مجاہد (۴) محترم عبد الشکور شہید اس کمیٹی نے چند دنوں میں کراچی کے مدارس کے طلباء سے رابطہ کر کے ایک کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ کیا

پہلا کنونشن

مجوزہ کنونشن بتاریخ 7 ستمبر 1995ء کو جامع مسجد راہ گذر شاہ فیصل کالونی کی بالائی منزل پر منعقد ہوا جس میں کراچی کے دینی مدارس کے طلبہ نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کی باڈی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اگلا اجلاس 26 اکتوبر 95ء کو بلایا گیا۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کا باقاعدہ سطح پر دوسرا اجلاس جامع مسجد راہ گذر شاہ فیصل کالونی 4 میں منعقد ہوا۔ اس وقت کے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا ڈاکٹر ہارون القاسمی صاحب نے خطاب کیا اور اجلاس میں مندرجہ ذیل باڈی کا قیام عمل میں لایا گیا جن حضرات کو کنوینئر باڈی عمل میں لائی گی ان کے اسماء گرامی بمعہ عہدہ درج ذیل ہیں۔

(۱) صدر۔ محمد عثمان عباسی صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی (۲) سیکرٹری شعبہ نشرو اشاعت حافظ اقرار احمد عباسی جامعہ بنوریہ سائٹ (۳) سیکرٹری تربیتی امور ۔ محمد آصف جامعہ نیوری ٹاؤن کراچی (۴) ناظم مالیات۔ حبیب اللہ مجاہد جامعہ فاروقیہ کراچی اس باڈی نے 95'96ء کے تعلیمی سال میں کراچی کے تمام مدارس میں بڑی محنت و لگن کے ساتھ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے یونٹ قائم کئے۔ اور تنظیمی بنیادوں کو گہرا کیا۔

(تربیتی پروگرامات)

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن نے تربیتی پروگرامات کے حوالے سے بھی منفرد کردار ادا کیا ہے اور ایک ترتیب مقرر کی ہے یونٹ اور اضلاع میں ہرماہ تربیتی پروگرام اور ڈویژنل سطح پر ہر دو ماہ میں تربیتی پروگرام منعقد کروانا ضروری ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے مندرجہ بالا کارکردگی کو بغور پڑھ لینے اور پرکھ لینے کے بعد آپ نے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کی کارکردگی سے واقفیت حاصل کر لی ہوگی کہ اتنی کم مدت میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے کراچی کے نہ صرف مدارس بلکہ کالجز یونیورسٹیز میں بھی مقبولیت حاصل کی ہے اور طلبہ کے دلوں کی دھڑکن بننے میں کامیاب ہوئی ہے اور انشاء اللہ العزیز سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کا ایک ایک کارکن ایک ایک عہدیدار اب بھی اپنے دل میں عزم مصمم لئے جانب منزل رواں دواں ہے اور وہ ناموس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے موت و حیات کے فاصلے برابر کر چکا ہے آسمان سے بلند عزائم

پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور بلند و بالا حوصلوں کے ساتھ شہادت کی تمنا لئے مشن جھنگوی شہیدؒ دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزم لئے ہوئے ہے اور دنیا کی کسی بھی کفریہ طاقت سے ٹکرانے کو بے قرار ہے بات اصحاب رسول ﷺ کے ناموس کی ہو یا پیغمبر کی رسالت ختم نبوت کی بات رب کی وحدانیت کی ہو یا قرآن مجید کے تقدس کی وہ دین کے ہر رکن اسلام کے تمام شعائر پر مرمٹنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔ کراچی کے حالات جیسے ہوں چاہے ہنگامے برپا ہوں چاہے کراچی کے گلی کوچے گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہے ہوں چاہے کراچی کی سرزمین بارود اگل رہی ہو وہ کسی چیز کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے صرف رفض کے خرمن میں آگ لگانے کو بے قرار اصحاب رسول ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے سرکاری قانون کی پاسداری کی آس اور امید لگائے بیٹھا ہے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی کی کا روشن کردار کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی کے تربیت یافتہ افراد اس وقت سٹوڈنٹس پاکستان کے مرکزی اور اہم عہدوں پر فائز ہیں جس میں قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی جو اس وقت سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کے صدر ہیں ان کے علاوہ حبیب اللہ مجاہد صاحب جو کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کے جنرل سیکرٹری محمد ناصر صاحب جو کہ اس وقت مرکزی سیکرٹری تربیتی امور کے عہدے پر براجمان ہیں۔

اس کے علاوہ ملک کے مختلف شہروں صوبوں میں اضلاع میں کراچی کے تربیت یافتہ مشن جھنگوی کی تکمیل و ترویج میں سرگرم عمل ہیں جن میں قابل ذکر جناب مولانا تصدق حسین صاحب ہیں جو کہ اس وقت سپاہ صحابہ آزاد کشمیر کے صدر ہیں ان کے علاوہ مولانا اسلم گزگی صاحب ہیں جو کہ اس وقت سپاہ صحابہ خضدار بلوچستان کے جنرل سیکرٹری ہیں اور مزید برآں ملک کے مختلف حصوں میں گلگت شمالی علاقہ جات آزاد کشمیر چترال کے ساتھیوں نے کراچی میں بیٹھ کر وہاں کے کام کو منظم اور فعال کیا ہے اور الحمد للہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کی تربیت یافتہ افراد صرف اندرون ملک نہیں بلکہ اس وقت دنیا کے کئی دیگر بیرون ممالک میں ناموس اصحاب رسول ﷺ کے عظیم مشن کے لئے سرگرم و مصروف ہیں یہ مبالغہ آرائی نہیں ہے بلکہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی ان افراد کا باقاعدہ ریکارڈ محفوظ رکھتی ہے ان ممالک میں سے چند ایک یہ ہے افغانستان، سعودیہ، شارجہ دوبئی، بنگلہ دیش کینیڈا شامل ہیں۔

★★★★

طلبہ تنظیموں میں جو نام ہے مثال کا

مراسلہ = محمد عمر راحیل

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے کمال کا
اللہ کی توحید کی امین و پاسبان ہے
ختم نبوت کی محافظ و ترجمان ہے
تھی اس پہ سایہ ہے رب ذوالجلال کا
عشق رسول کے نشے میں مخمور ہے
نبی کے صحابہ کی دیوانہ بھی ضرور ہے
دل میں احترام ہے مصطفےٰ کی آل کا
محافظ ہے توحید اور رسالت ماب کی
ازواج نبی کی اور پیارے اصحاب کی
خوب پیچھا کرتی ہے رافضی کی چال کا
جھنگوی شہید کی پیاری نشانی ہے
اسی کی جولانی ہے یہ اسی کی روانی ہے
سارا پہ تو ہے اسی کے جلال کا
معاونت طلباء اس کا منشور ہے
نادار طلباء کی حامی یہ ضرور ہے
کرتی اہتمام ہے غیور کے خیال کا
جسمیں ہو تیرا بازی نصاب نامنظور ہے
جاوید جاوید بدلنا اس کو ہمار منشور ہے
غلط ہے نصاب یہی رائج ہم پہ حال کا

رائے جاوید اقبال عمر

رائے = حیدر اقبال -

دور خزاں نے کیسا اپنا اثر دکھایا
چھٹ جائیں گے اندھیرے وقت سحر ہے آیا
حق بات جب بھی کہتے ملتے تھے ہم کو لاشے
ظلم و ستم بھی سہہ کر حق کا علم اٹھایا
سنتا ہے انبیاء کی مصائب میں حق سنانا
راکٹ ہیں ہم پہ برسے جب نغمہ حق سنایا
شہادت ہمارا ورثہ اب بھی ہیں اس پہ قائم
ہم نے بڑی خوشی سے موت کو گلے سے لگایا
محشر میں جھنگ کی گلیو میرے رب سے جا کے کہنا
جب موت سامنے تھی میرا جھنگوی مسکرایا
جاوید یاد رکھنا پیچھے نہیں ہٹنا
دار پہ بھی حق سنانا جھنگوی کی کمایا

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور تفرقہ بازی مت کرو

لو آگیا الایثار آگیا

پندرہ روزہ

الایثار کراچی

سُنّی عوام کا اخبار آگیا

زیرِ سرپرستی: پیر طریقت ولی کامل مولانا ابوانس علی حیدر

- **الایثار** اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا محافظ ہے
- **الایثار** اسلامی تحریکوں کی خبریں عوام تک پہنچاتا ہے کفر... کے بت کدے میں حق کی پکار !
- **الایثار** حق و باطل کے درمیان تمیز عطا کرتا ہے! تمام باطل فرقوں کیخلاف دلائل پیراہن کا انبار ہے۔
- **الایثار** شیعیت کے فتنے کے مقابل حق کی ڈھال، تمام مسلم و عسکری تنظیموں کا نمائندہ ہے.
- **الایثار** ایک مِشن ایک تحریک ایک آواز تحفظِ ناموس صحابہؓ وختم نبوت کا ضامن ہے
- **الایثار** دیوبندی بریلوی اہلحدیث تمام سُنی تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کا موثر ذریعہ ہے

خود بھی پڑھیئے اور اوروں کو بھی دیجیئے

کفریہ طاقتوں کے مقابلے میں حق کے پروانوں کا ساتھ دیجیئے

انچارج الایثار
محمد نعمان عباسی

پتہ برائے خط وکتابت جامع مسجد صدیق اکبرؓ محمدی چورنگی نارتھ کراچی
برائے رابطہ فون نمبر 0290-6905229-698 فیکس نمبر 4551806

MONTHLY "KEHLAFAT-E-RASHIDA" INTERNATIONAL F... ALABAD-PAKISTAN. CPL No. 373

Scanned with CamScanner